e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW روزنامہ

# اودھ نامہ

# avadhnama

Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 344 Thursday , September 17 2026 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۵)شمارہ نمبر(۳۴۴) لکھنؤ، بروز جمعرات ۱۷-ستمبر ۲۰۲۶ء،مطابق ۴/ربیع الآخر-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

### یو پی آئی معاملہ: لین دین پر چارج تاجروں پر اضافی بوجھ: پما

نئی دہلی، (یواین آئی) 2,000 روپے سے زائد کے یو پی آئی لین دین پر فیس عائد کیے جانے کے کسی بھی نظام کو لے کر تاجروں میں تشویش بڑھ رہی ہے صدر بازار باری مارکیٹ ٹریڈرز ایسوسی ایشن کے صدر مسٹر پرمجیت سنگھ پمانے کہا کہ یو پی آئی آج ملک کے کروڑوں تاجروں اور گاہکوں کے لیے ادائیگی کا آسان، تیز اور سہولت بخش ذریعہ بن چکا ہے۔ ایسے میں بڑے یو پی آئی لین دین پر اضافی چارجز لگنے سے تاجروں کے اخراجات بڑھ سکتے ہیں۔ مسٹر پرمجیت سنگھ پمانے کہا کہ خاص طور پر چھوٹے اور درمیانے تاجروں کے لیے تجارت میں منافع کا مارجن پہلے سے ہی محدود ہے۔ اگر ہر بڑی ڈیجیٹل ادائیگی پر تاجر سے فیس لی جاتی ہے تو اس کا براہ راست اثر اس کی بچت اور منافع پر پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ صدر بازار جیسے بڑے تھوک بازاروں میں روزانہ ہزاروں لین دین 2,000 روپے سے زائد ہوتے ہیں، اس لیے فیس کا اجتماعی اثر تاجروں پر نمایاں ہو سکتا ہے۔

### راہل گاندھی کے خلاف ہتکِ عزت کیس میں بحث کا آخری موقع

سلطان پور (یواین آئی) مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ پر قابلِ اعتراض تبصرے کے معاملے میں کانگریس رہنما راہل گاندھی کے خلاف دائر ہتکِ عزت کے مقدمے کی سماعت بدھ کے روز ملتوی ہو گئی۔ ایم پی-ایم ایل اے کی خصوصی عدالت کے مجسٹریٹ شبھم ورما نے شکایت کنندہ کو انتباہ کے ساتھ آخری موقع فراہم کیا ہے۔ اب اس معاملے کی اگلی سماعت 21 ستمبر کو ہوگی۔ واضح رہے کہ لوک سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف اور رائے بریلی سے رکنِ پارلیمنٹ راہل گاندھی کے خلاف ایک مقدمہ ایم پی-ایم ایل اے عدالت میں زیرِ سماعت ہے۔ شکایت کنندہ اور بی جے پی رہنما وجے مشرا کے وکیل سنتوش پانڈے نے عدالت سے بحث کے لیے مزید وقت مانگا اور بتایا کہ وہ مذہبی تقریب میں مصروف ہونے کی وجہ سے تیاری نہیں کر سکے تھے۔ کانگریس رہنما راہل گاندھی کے وکیل کاشی شکلا نے بتایا کہ اس سے قبل بی جے پی رہنما وجے مشرا نے راہل گاندھی کے وائس سیمپل کی فرانزک لیبارٹری سے جانچ کرانے کی عرضی دی تھی، جو ٹرائل کورٹ اور سیشن کورٹ دونوں سے خارج ہو گئی تھی۔

# سیمی کنڈکٹر شعبے کی ترقی کے اگلے مرحلے میں صنعت کی فعال شراکت ضروری: وزیر اعظم مودی

پی ایم مودی نے سیوا تیرتھ میں معروف کمپنیوں کے چیف ایگزیکٹو افسران (سی ای اوز) کے ساتھ سیمی کنڈکٹر راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کی صدارت کی۔ اجلاس کے دوران وزیر اعظم نے ہندوستان کے ٹیکنالوجی کے مستقبل کی تشکیل میں حکومت اور سیمی کنڈکٹر صنعت کے درمیان قریبی تعاون کی اہمیت پر زور دیا

نئی دہلی (یواین آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے بدھ کے روز ہندوستان کی سیمی کنڈکٹر کی ترقی کی خواہشات کو تیز کرنے کے لیے حکومت اور صنعت کے درمیان مزید گہرے تعاون پر زور دیا۔ مسٹر مودی نے آج سیوا تیرتھ میں معروف کمپنیوں کے چیف ایگزیکٹو افسران (سی ای اوز) کے ساتھ سیمی کنڈکٹر راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کی صدارت کی۔ اجلاس کے دوران وزیر اعظم نے ہندوستان کے ٹیکنالوجی کے مستقبل کی تشکیل میں حکومت اور سیمی کنڈکٹر صنعت کے درمیان قریبی تعاون کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے ہندوستان میں دستیاب باصلاحیت افرادی قوت، ٹیکنالوجی کو اپنانے کی صلاحیت اور بنیادی ڈھانچے کی مضبوط بنیاد کو اجاگر کرتے ہوئے صنعت سے ہنرمندی کے فروغ، اختراع اور مصنوعی ذہانت (اے آئی) اور کوانٹم کمپیوٹنگ جیسی ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیوں کے شعبوں میں مزید فعال شرکت کی اپیل کی۔ ایک کروڑ افراد کو اے آئی کی تربیت دینے کے ہدف کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی باصلاحیت افرادی قوت اور عالمی صنعت کے رہنماؤں کے تجربے وصلاحیتوں کا امتزاج بڑے مواقع پیدا کرسکتا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ہندوستان کو ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیوں کے شعبے میں دنیا کے ابتدائی سرکردہ ممالک میں شامل ہونے کا ہدف رکھنا چاہیے۔ انہوں نے سیمی کنڈکٹر شعبے میں ہوئی نمایاں پیش رفت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایکو سسٹم اب بنیادی سطح کی کوششوں سے آگے بڑھ کر بڑے پیمانے پر توسیع اور نئے مواقع کے مرحلے میں داخل ہو رہا ہے۔ وزیر اعظم نے واضح اور فوری ردعمل دینے والے پالیسی ماحول کے لیے حکومت کے عزم کا اعادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ٹیکنالوجی میں پیش رفت اور صنعت کی ضروریات کے مطابق پالیسیوں میں بھی مسلسل تبدیلی ہونی چاہیے۔ انہوں نے صنعت کے رہنماؤں کو پالیسی اور انتظامی اقدامات سے متعلق اپنی تجاویز دینے کی دعوت دی اور یقین دلایا کہ شعبے کو مزید مضبوط بنانے کے لیے آئندہ اقدامات میں ان کی تجاویز پر مناسب غور کیا جائے گا۔ انہوں نے صنعت کے رہنماؤں پر زور دیا کہ وہ ہندوستان میں سیمی کنڈکٹر شعبے کی ترقی کے اگلے مرحلے میں فعال طور پر حصہ لیں۔ سی ای اوز نے ہندوستان میں سیمی کنڈکٹر کی صلاحیتیں فروغ دینے کے لیے حکومت کی مسلسل کوششوں کو سراہا اور مینوفیکچرنگ، ڈیزائن، بنیادی ڈھانچے اور ہنرمندی کے فروغ کے شعبوں میں ہونے والی پیش رفت کا ذکر کیا۔ انہوں نے آئی ایس ایم 2.0 کے تحت ابھرنے والے مواقع اور مینوفیکچرنگ، تحقیق وترقی، جدید ٹیکنالوجیز اور معاون صنعتوں سمیت سیمی کنڈکٹر ویلیو چین کے تمام شعبوں میں صلاحیتیں پیدا کرنے کی ہندوستان کی صلاحیت پر اعتماد کا اظہار کیا۔

## ’شاملی کے آیوش ملک نے اپنی مرضی سے اسلام قبول کیا‘

### الہ آباد ہائی کورٹ نے بحال کی شخصی آزادی

لکھنؤ/شاملی: (ایجنسی) الہ آباد ہائی کورٹ نے شاملی کے دوا تاجر کے بیٹے آیوش ملک کی شخصی آزادی بحال کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ بالغ ہیں اور اپنی زندگی سے متعلق فیصلے خود کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ بی بی سی ہندی پر شائع رپورٹ کے مطابق، عدالت نے یہ فیصلہ آیوش ملک کی جانب سے دائر کی گئی درخواست (ہیبیس کارپس) پر سماعت کے دوران دیا۔ رپورٹ کے مطابق، جسٹس سندیپ جین نے کہا کہ ایک بالغ شخص کو اپنے ضمیر اور مرضی کے مطابق مذہب اختیار کرنے اور اپنی پسند کے شریکِ حیات کا انتخاب کرنے کا آئینی حق حاصل ہے۔ عدالت نے آیوش کی شخصی آزادی پر پابندی جاری رکھنے کے لیے کوئی قانونی بنیاد نہ ہونے کی بات بھی کہی۔ رپورٹ کے مطابق، عدالت کے سامنے آیوش ملک نے بیان دیا کہ انہوں نے 2014 میں اپنی مرضی سے اسلام قبول کیا تھا اور اپنا نام محمد علی رکھا تھا۔ ان کے مطابق مذہب تبدیل کرنے کے فیصلے میں کسی قسم کا دباؤ، دھمکی، ناجائز اثر ورسوخ یا لالچ شامل نہیں تھا۔ انہوں نے چاندنی قریشی سے شادی کرنے کی خواہش بھی ظاہر کی۔ عدالت نے قرار دیا کہ آیوش بالغ ہیں اور انہیں اپنی پسند کی جگہ پر، اپنی مرضی سے منتخب شخص کے ساتھ رہنے، اپنی پسند کا مذہب اختیار کرنے اور ازدواجی زندگی سے متعلق قانون کے مطابق فیصلہ کرنے کی آزادی حاصل ہے۔ خیال ہے کہ یہ معاملہ جون 2026 میں اس وقت سامنے آیا تھا جب آیوش کے والد دیوراج ملک کی شکایت پر شاملی پولیس نے مبینہ طور پر سازش کے تحت مذہب تبدیل کرانے کے الزام میں مقدمہ درج کیا۔ پولیس نے آیوش کی اہلیہ چاندنی قریشی، ان کے والد اسلام قریشی سمیت 9 نامزد افراد اور ایک نامعلوم شخص کے خلاف مقدمہ درج کیا تھا۔ ایک عالم دین کو بھی ملزم بنایا گیا تھا۔

جنتر منتر اور ملک کے دیگر حصوں طلبہ تحریک معاملے

# جسٹس ریڈی پینل کی تشکیل نو سے سپریم کورٹ کا انکار

## عدالت عظمیٰ نے تحقیقاتی کمیٹی پر اعتراض مسترد کر دیا، کمیٹی کے خلاف لگائے گئے الزامات صرف قیاس آرائیوں اور پہلے سے قائم تصورات پر مبنی ہیں

نئی دہلی (یواین آئی) سپریم کورٹ نے دہلی کے جنتر منتر اور ملک کے دیگر حصوں میں 20 جولائی کو طلبہ مظاہرین پر مبینہ پولیس زیادتی کی جانچ کے لیے تشکیل دی گئی 5 رکنی اعلیٰ سطحی تحقیقاتی کمیٹی کی تشکیل نو سے انکار کر دیا ہے۔ چیف جسٹس سوریہ کانت کی سربراہی میں جسٹس جوی مالیا باگچی اور جسٹس وی۔ موہنا پر مشتمل بنچ نے کمیٹی کی تشکیل نو کا مطالبہ کرنے والی عرضیاں خارج کرتے ہوئے کہا کہ کمیٹی کے خلاف لگائے گئے الزامات صرف قیاس آرائیوں اور پہلے سے قائم تصورات پر مبنی ہیں۔ سابق جج جسٹس آر۔ سبھاش ریڈی کی سربراہی والی اس کمیٹی کی تشکیل 18 اگست 2026 کو کی گئی تھی۔ عدالت نے اپنے حکم میں واضح کیا، ان حالات میں ہم کمیٹی کی تشکیل نو میں کوئی تبدیلی کرنے کے خواہش مند نہیں ہیں، خاص طور پر اس وقت جب تشکیل نو کا مطالبہ ایچ پی ای سی کی جانب سے اپنی جانچ شروع کرنے سے پہلے ہی صرف قیاس آرائیوں اور تعصبات کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔

عدالت نے کہا کہ کمیٹی پر الزامات لگانا قبل از وقت کارروائی ہے۔ اس کمیٹی کی تشکیل کسی ایک فریق کی حمایت کرنے کی بجائے منصفانہ، شفاف اور غیر جانب دار جانچ کے ذریعے عدالت کی مدد کرنے کے لیے کی گئی ہے۔ جسٹس ریڈی کے علاوہ اس کمیٹی میں پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس روی شنکر جھا، دہلی ہائی کورٹ کی سابق جج جسٹس شالندر کور، سی بی آئی کے سابق ڈائریکٹر رشی کمار شکلا اور میگھالیہ کے سابق پولیس ڈائریکٹر جنرل ایل۔ آر۔ بشنوئی شامل ہیں۔ اس اعلیٰ سطحی کمیٹی کو پولیس فورس کے نامناسب استعمال، خاتون مظاہرین کے خلاف ہدف بنا کر کی گئی تشدد اور ہراسانی، مظاہرین کو پہنچنے والی چوٹوں، پولیس کارروائی کے پیچھے موجود کمانڈ سلسلے اور موجودہ قواعد یا قوانین کی خلاف ورزی کے الزامات کی جانچ کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔

سپریم کورٹ نے اپنے تازہ حکم میں کہا ہے کہ کمیٹی ابتدائی مرحلے میں پیلٹ گن کے مبینہ استعمال، خاتون مظاہرین کی ہراسانی اور دونوں فریقوں کی جانب سے کیے گئے تشدد اور املاک کو پہنچنے والے نقصان کی جانچ کرے۔ عدالت وسیع تر آئینی سوالات پر مناسب وقت پر غور کرے گی۔ اس کے ساتھ ہی بنچ نے ایچ پی ای سی کو کمزور اور حساس گواہوں کو تحفظ فراہم کرنے اور ان کی شناخت، بیانات اور شواہد کو مکمل طور پر خفیہ رکھنے کی ہدایت دی ہے۔ عدالت نے دستاویزات جمع کرانے کے لیے ایک آن لائن پورٹل بنانے کی تجویز بھی دی۔ اس معاملے میں سینئر وکیل ڈاکٹر مونیکا گوسائیں اور وکیل سی۔ سولومن کو عدالتی معاون مقرر کیا گیا ہے اور کمیٹی سے اپنی پہلی رپورٹ جلد از جلد پیش کرنے کو کہا گیا ہے۔ ایک دیگر اہم ہدایت میں عدالت نے دھمکیوں کے الزامات کے بعد 14 سالہ مظاہرہ کرنے والی بچی اور اس کے اہل خانہ کی حفاظت پر تشویش ظاہر کی۔ عدالت نے دہلی پولیس کو خطرے کا جائزہ لینے، بچی اور اس کے اہل خانہ کو ضروری تحفظ فراہم کرنے اور دھمکی دینے والوں کے خلاف فوری جانچ کرنے کا حکم دیا ہے۔

### یو پی آئی چارج کا معاملہ سپریم کورٹ پہنچا، ایم ڈی آر کے خلاف عرضی دائر

نئی دہلی۔ (ایجنسی) سپریم کورٹ میں یو پی آئی چارج کے خلاف ایک عرضی دائر کی گئی ہے۔ اس عرضی میں مرکزی حکومت کی وزارت خزانہ کی جانب سے 14 اور 15 ستمبر کو جاری کیے گئے ان گزٹ نوٹیفکیشن کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے، جن میں 2000 روپے سے زیادہ کے کمرشیل یو پی آئی لین دین پر چارج لگانے کا اعلان کیا گیا تھا۔ یہ عرضی وکیل انجن دتہ نے اس بنیاد پر دائر کی ہے کہ حال ہی میں اعلان کیے گئے چارج کا اثر بالآخر عام شہریوں پر پڑے گا۔ یہ عرضی مرکزی حکومت، آر بی آئی، نیشنل پیمنٹس کارپوریشن آف انڈیا (این پی سی آئی) اور یو پی آئی کے خلاف دائر کی گئی ہے۔ عرضی گزار نے دلیل دی کہ اگرچہ ان چارجز کو معمولی اور یو پی آئی پلیٹ فارم کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری بتایا جا رہا ہے، لیکن فیس براہ راست پلیٹ فارم یا تاجر پر عائد کی جائے تب بھی اس کا اثر عام لوگوں پر پڑ سکتا ہے۔ عرضی گزار نے یہ بھی کہا کہ یو پی آئی لین دین پر چارج لگانے سے نقد ادائیگی کو فروغ مل سکتا ہے۔ اس سے مشکلات بڑھ سکتی ہیں۔ عرضی میں مرکزی حکومت، ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی)، نیشنل پیمنٹس کارپوریشن آف انڈیا (این پی سی آئی) اور یونیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس (یو پی آئی) سے وابستہ اداروں کو فریق بنایا گیا ہے۔ عرضی گزار نے سپریم کورٹ سے وزارت خزانہ کی جانب سے جاری دونوں نوٹیفکیشن کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ واضح رہے کہ ملک میں 15 اکتوبر سے ڈیجیٹل پیمنٹ سے متعلق ایک بڑی تبدیلی ہونے جا رہی ہے۔ نیشنل پیمنٹس کارپوریشن آف انڈیا (این پی سی آئی) نے منگل (15 ستمبر) کو اعلان کیا کہ 15 اکتوبر سے حکومت چنندہ پرسن ٹو مرچنٹ (پی 2 ایم) یو پی آئی لین دین پر مرچنٹ ڈسکاؤنٹ ریٹ (ایم ڈی آر) نافذ کرے گی۔

## نکسلی حملے کے 10 قصورواروں کو عدالت نے سنائی سزائے موت

بستر (ایجنسی) چھتیس گڑھ کے بستر ضلع میں واقع خصوصی این آئی اے عدالت نے 2013 کے جھیرم گھاٹی نکسلی حملہ کیس میں تمام 10 قصورواروں کو سزائے موت سنائی ہے۔ اس حملے میں 29 افراد مارے گئے تھے۔ عدالت نے رواں ماہ کے آغاز میں تمام 10 ملزمان کو قصوروار قرار دیا تھا اور فیصلے کے لیے 16 ستمبر کی تاریخ مقرر کی تھی۔ جگدل پور میں واقع قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) کی عدالت میں خصوصی جج ابھے سنگھ راجپوت نے اس معاملے میں ملزمان کو قصوروار قرار دینے کا فیصلہ سنایا تھا۔ دفاع کے وکیل اروند چودھری نے بتایا تھا کہ جج نے 2 خواتین سمیت 10 ملزمان کو قصوروار قرار دیا ہے۔ اروند چودھری کے مطابق مقدمے کی سماعت کے دوران 101 گواہوں کے بیانات درج کیے گئے تھے۔ جن 10 قصورواروں کو سزا سنائی گئی ہے ان میں پرمیلا موڈیم، چیتو لیکام عرف منا، سمیتا عرف پونیم موڈیم، مکا مانڈوی، کوسا کواسی عرف کوسارام، آیتا مرکام، مدکامی دیوا، جوگا مدکامی، بنجامی سنا عرف چرو اور مہادیو ناگ شامل ہیں۔ جبکہ اس معاملے میں 11 ویں ملزم کی مقدمے کی سماعت کے دوران موت ہو گئی تھی۔ یہ واقعہ 25 مئی 2013 کو پیش آیا تھا، جب نکسلیوں نے بستر ضلع کے دربھا پولیس اسٹیشن کی حدود میں واقع جھیرم گھاٹی میں ایک قومی شاہراہ پر کانگریس کی ’پریورتن ریلی‘ پر گھات لگا کر حملہ کیا تھا۔

## ترقی اور عوامی سہولیات کے لیے قانون کی بالادستی ضروری: سی ایم یوگی

گورکھپور (یواین آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا ہے کہ کسی بھی گاؤں یا شہر میں لوگوں کے معیار زندگی کا اندازہ وہاں ہونے والی ترقی اور دستیاب عوامی سہولیات سے ہوتا ہے۔ اس لیے ترقی اور عوامی سہولیات کے لیے قانون کی حکمرانی اور بہترین حفاظتی ماحول کا ہونا ضروری ہے۔ مسٹر یوگی نے بدھ کو گورکھپور کے وارڈ نمبر 53 کے تحت جنگل نکھا نمبر-2 میں نو تعمیر شدہ کلیان منڈپم سمیت گورکھپور ڈیولپمنٹ اتھارٹی، دیہی انجینئرنگ محکمہ اور میونسپل کارپوریشن کی تقریباً 40 کروڑ روپے کی لاگت والی 119 ترقیاتی منصوبوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھنے کے بعد کہا کہ 2017 کے بعد گورکھپور اور اتر پردیش میں قانون کی حکمرانی یقینی بنا کر ترقی اور عوامی سہولیات کی نئی سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 2017 کے بعد ریاست میں سکیورٹی کا بہترین ماحول قائم ہوا ہے۔ کرفیو، فسادات، افراتفری اور بدانتظامی سے پاک اتر پردیش اب قانون کی حکمرانی کے لیے جانا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مافیا یا تو جیل میں ہیں یا پھر دنیا سے جا چکے ہیں۔ اتر پردیش میں ہر شخص کی سلامتی اور تہواروں کے لیے بہتر ماحول کی ضمانت ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بہتر ہوئی امن وقانون کی صورت حال کے باعث ریاست میں ترقی ہوئی ہے اور اتر پردیش اب بیمارو ریاست نہیں رہا بلکہ ملک کی معیشت کا گروتھ انجن بن چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 2017 سے پہلے خراب امن و قانون، لوٹ مار اور افراتفری کے باعث باہر کا کوئی شخص اتر پردیش میں کام نہیں کرنا چاہتا تھا، جبکہ آج لوگ یہاں آنے کے خواہاں ہیں۔ ریاست مضبوط بنیادی ڈھانچے، نئی صنعتی اکائیوں اور بہتر رابطہ نظام کے لیے جانی جا رہی ہے۔

## داعش کے الزامات کے تحت گرفتار ملزم محمد ثاقب کی آٹھ سالوں کے بعد ضمانت منظور

نئی دہلی، 16 ستمبر (یو این آئی) سال 2016 کے وسط میں ملک کی راجدھانی دہلی اور دیگر ریاستوں سے دہشت گردی کے الزامات اور ممنوع دہشت گرد تنظیم داعش سے روابط رکھنے کے معاملے میں تفتیشی ایجنسیوں نے ایک درجن سے زائد مسلم نوجوانوں کو گرفتار کیا تھا جس میں ہاپوڑ کے محمد ثاقب بھی شامل تھے۔ گذشتہ کل دہلی ہائی کورٹ کی دو رکنی بینچ نے سخت شرائط کے ساتھ محمد ثاقب کی ضمانت منظور کی۔ جاری ریلیز کے مطابق 26/ دسمبر 2018/ کو محمد ثاقب کی گرفتاری عمل میں آئی تھی۔ جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) نے ملزم کے مقدمہ کی نچلی عدالت اور دہلی ہائی کورٹ میں پیروی کی۔ ایڈوکیٹ صارم نوید اور ان کے معاونین وکلاء نے محمد ثاقب کی ضمانت کی عرضی پر کامیاب بحث کی۔ دہلی ہائی کورٹ کی دو رکنی بینچ کے جسٹس نوین چاؤلہ اور جسٹس رویندر دودیجا نے کمزور ثبوت اور طویل جیل کو بنیاد بنا کر ملزم کی ضمانت منظور کی ہے جبکہ استغاثہ نے ملزم کو ضمانت پر رہا کیئے جانے کی سخت لفظوں میں مخالفت کی تھی۔

دو رکنی بینچ نے اپنے فیصلے میں کہا کہ ملزم کے خلاف پولس اور جج کے سامنے اپنا بیان درج کرانے والے گواہان کی گواہیاں مکمل ہو چکی ہیں اور یہ گواہیاں اتنی پختہ نہیں ہیں کہ ملزم کو مزید جیل میں رہنے پر مجبور کیا جائے۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں مزید تبصرہ کیا کہ گذشتہ دس سالوں میں استغاثہ نے 120/ سرکاری گواہان میں سے صرف 40/ گواہان کو عدالت کے سامنے پیش کیا ہے نیز اگر اسی رفتار سے مقدمہ کی سماعت چلتے رہی تو مستقبل قریب میں ٹرائل کا اختتام مشکل نظر آتا ہے۔ دوران بحث ایڈوکیٹ صارم نوید نے عدالت کو بتایا تھا کہ ملزم محمد ثاقب پر این آئی اے نے جو الزامات عائد کیئے ہیں اس کی بنیاد ہی کھوکھلی ہے، ملزم پر بس اتنا الزام ہے کہ اس نے کشمیر کا دورہ کیا تھا، کشمیر دورہ کیوں کیا تھا اور اس دورے کے دوران اس کی کن لوگوں سے ملاقاتیں ہوئی تھی وہ چارج شیٹ میں واضح نہیں ہے۔ ایڈوکیٹ صارم نوید نے عدالت کو مزید بتایا تھا کہ دہلی ہائی کورٹ میں ملزم کی ضمانت عرضداشت پر دو سال تک سماعت ہوتے رہی لیکن اس درمیان استغاثہ ٹرائل کورٹ میں مقدمہ کی سماعت مکمل نہیں کر سکا لہٰذا سپریم کورٹ کے رہنمایانہ احکامات کی روشنی میں مقدمہ کی سماعت میں ہونے والی تاخیر کی بنیاد پر ضمانت منظور کی جائے۔

## پی ایف کی تنخواہ حد 15 ہزار سے بڑھا کر 25 ہزار روپے

### 51 لاکھ ملازمین کو پی ایف اور پنشن کا فائدہ

نئی دہلی: مرکزی کابینہ نے ملازمین کے پروویڈنٹ فنڈ (پی ایف) سے متعلق اہم فیصلہ کرتے ہوئے بنیادی تنخواہ کی حد 15 ہزار روپے ماہانہ سے بڑھا کر 25 ہزار روپے کر دی ہے۔ اب جن ملازمین کی بنیادی تنخواہ اور ڈیئرنس الاؤنس (ڈی اے) ملا کر 25 ہزار روپے ماہانہ یا اس سے کم ہے، ان کے لیے کمپنی کی جانب سے پی ایف جمع کرنا لازمی ہوگا۔ یہ حد مجموعی تنخواہ یا مکمل سی ٹی سی پر نہیں بلکہ بنیادی تنخواہ اور ڈی اے پر لاگو ہوگی۔ مرکزی وزیر اشونی ویشنو کے مطابق حکومت کے اس فیصلے سے تقریباً 51 لاکھ مزید ملازمین کو پروویڈنٹ فنڈ کی بچت اور پنشن کا فائدہ ملے گا۔ فی الحال ملک میں تقریباً 7.89 کروڑ افراد پی ایف کے دائرے میں شامل ہیں۔ اس سے قبل 2014 میں پی ایف کے لیے بنیادی تنخواہ کی حد 6,500 روپے سے بڑھا کر 15 ہزار روپے ماہانہ کی گئی تھی۔ موجودہ نظام کے تحت اگر کوئی ملازم 15 ہزار روپے سے زیادہ کی ابتدائی بنیادی تنخواہ پر ملازمت شروع کرتا تھا تو وہ لازمی طور پر ای پی ایف کے دائرے میں شامل نہیں ہوتا تھا۔ اس کے نتیجے میں ایسے ملازمین پی ایف، پنشن اور متعلقہ بیمہ تحفظ سے محروم رہ سکتے تھے۔ اب حد 25 ہزار روپے کیے جانے سے 15 ہزار سے 25 ہزار روپے کے درمیان بنیادی تنخواہ پانے والے ملازمین کی ایک بڑی تعداد قانونی سماجی تحفظ کے دائرے میں آ جائے گی۔ نئی حد بڑھنے سے ملازمین کے پی ایف اور پنشن اکاؤنٹ میں ہر ماہ تقریباً 2,400 روپے زیادہ جمع ہوں گے۔ اس میں تقریباً 1,200 روپے ملازم کی تنخواہ سے کٹیں گے، جبکہ مزید 1,200 روپے کی رقم آجر کو اپنی جانب سے جمع کرانی ہوگی۔

## حوثیوں کی مکہ کو نشانہ بنانے کی کوشش کا سعودی دعویٰ

### او آئی سی نے حملے کی مذمت کی، حوثیوں نے الزامات کی تردید کی، رپورٹ کو ’جھوٹ‘ قرار دیا

ریاض (ایجنسی) سعودی عرب میں حوثیوں کے میزائل اور ڈرون حملوں میں 13 شہری زخمی ہو گئے۔ سعودی قیادت میں قائم فوجی اتحاد کا کہنا ہے کہ پیر کے روز حوثی فورسز کی جانب سے سعودی عرب پر بیلسٹک میزائلوں اور ڈرونز کے متعدد حملوں کے نتیجے میں 13 شہری زخمی ہوئے۔ سعودی فوجی اتحاد کے ترجمان میجر جنرل ترکی المالکی کے مطابق حملوں میں خمیس مشیط، ابہا اور طائف شہروں میں شہری تنصیبات کو نشانہ بنایا گیا۔ حملوں کے نتیجے میں 13 افراد معمولی سے درمیانے درجے تک زخمی ہوئے جبکہ 7 مکانات اور 2 گاڑیوں کو نقصان پہنچا۔ المالکی نے ایکس پر جاری بیان میں کہا کہ ان دانستہ اور بار بار کیے جانے والے حملوں کا سلسلہ دہشتگرد حوثی ملیشیا کے طرزِ عمل اور انتہا پسندانہ نظریے کو ثابت کرتا ہے، جس میں کشیدگی بڑھانا اور شہری تنصیبات وشہریوں کو نشانہ بنانا شامل ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اتحادی افواج کی مشترکہ کمانڈ سعودی عرب کی خود مختاری، شہری تنصیبات اور شہریوں کو ان سنگین حملوں سے تحفظ فراہم کرنے کے لیے ذمہ دارانہ اور سخت کارروائی کرے گی۔ ترجمان کے مطابق یہ کارروائی بین الاقوامی قانون اور اقوام متحدہ کے چارٹر میں درج حقِ دفاع کے اصول کے مطابق کی جائے گی۔

ڈرون کو منگل کی شام سعودی وقت کے مطابق چھ بج کر 50 منٹ پر مکہ مکرمہ کے جنوب میں روک کر تباہ کیا گیا۔ یمن میں اتحادی افواج کے ترجمان میجر جنرل ترکی المالکی نے بدھ کی صبح [illegible] بنانے کی کوشش ’ریڈ لائن‘ ہے۔ المالکی نے کہا، ’’حرمین شریفین اور زائرین کی سلامتی ایک ریڈ لائن ہے اور اتحادی افواج کی مشترکہ کمان کسی بھی حملے کے خلاف ضروری اور مؤثر اقدامات کرنے سے دریغ نہیں کرے گی۔‘‘

حوثیوں نے فوری طور پر ریاض کی اس رپورٹ کو ’’جھوٹ‘‘ قرار دے دیا جس میں کہا گیا تھا کہ سعودی عرب نے باغیوں کا ایک ڈرون مار گرایا ہے جو سعودی شہر مکہ کی جانب بڑھ رہا تھا۔ حوثیوں کے ترجمان حزام الاسد نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا، ’’مکہ کو نشانہ بنانے کا الزام ایک پرانا جھوٹ ہے، جو پہلے بھی استعمال ہو چکا ہے اور اب کوئی اس دھوکے میں نہیں آتا۔‘‘ مکہ مکرمہ اسلام کا مقدس ترین مقام ہے۔ دنیا بھر سے مسلمان اس شہر اور اس کے مقدس مقامات کا رخ کرتے ہیں۔ ایران کے حمایت یافتہ حوثیوں کی طرف سے مبینہ طور پر مکہ کو نشانہ [illegible] میں تشویش پیدا ہونے کا امکان ہے۔

57 مسلم ممالک پر مشتمل تنظیم اسلامی تعاون (او آئی سی) نے اسے ’’گھناؤنا‘‘ حملہ قرار دیتے ہوئے اس کی مذمت کی ہے۔ سعودی عرب نے منگل کو مکہ اور یمن سے متصل مملکت کے جنوبی علاقوں کے مختلف حصوں میں ممکنہ حملوں کے حوالے سے مختصر انتباہات جاری کیے تھے۔ خیال رہے کہ سعودی عرب نے پہلے بھی مکہ مکرمہ کے اطراف میں حوثیوں کی جانب سے میزائل داغے جانے کا دعویٰ کیا تھا۔ ریاض کا کہنا تھا کہ اس کے فضائی دفاعی نظام نے 2017 میں یمن کے حوثی گروپ کی جانب سے مکہ مکرمہ کی طرف داغا گیا ایک بیلسٹک میزائل روک کر تباہ کر دیا تھا۔ یہ کشیدگی ایسے وقت میں بڑھ رہی ہے جب وسیع تر امریکہ-ایران تنازع خطے کی سلامتی اور توانائی کے راستوں کو متاثر کر رہا ہے۔ آبنائے ہرمز اور بحیرہ احمر تیل کی ترسیل [illegible]

## الیکشن کی تیاریوں میں اکھلیش سرگرم

### سات اضلاع کے صدور کے ناموں کا اعلان، بی جے پی پر لگائے الزامات

لکھنؤ: سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ منفی مہم بی جے پی کا ہتھیار ہے۔ بی جے پی سماج وادی پارٹی کے رہنماؤں کے خلاف ڈیجیٹل مہم چلا رہی ہے۔ بی جے پی کی زبان غیر جمہوری ہے اور اس کا ایجنڈا معاشرے میں نفرت پھیلانا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی جمہوریت، آئین اور ریزرویشن کی مخالف ہے، جبکہ حکومت نے منافع خوری کے ذریعے مہنگائی میں اضافہ کیا ہے۔ اکھلیش یادو سماج وادی پارٹی کے ریاستی دفتر میں مختلف اضلاع سے آئے کارکنوں سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ 2027 میں پی ڈی اے کے ساتھ سماج وادی پارٹی کی حکومت بننے جا رہی ہے۔ پارٹی کے رہنما اور کارکن متحد ہو کر کام کریں۔ سماج وادی پارٹی جس امیدوار کو بھی نامزد کرے، تمام کارکن اس کی مکمل حمایت کریں اور اسے کامیاب بنا کر اسمبلی پہنچائیں۔ اکھلیش یادو نے شاہجہاں پور میں خستہ حال اسکول کی بیم گرنے سے ایک شکشامتر کی موت کو انتہائی افسوسناک قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ شکشامتر کے اہل خانہ کے گزر بسر کے لیے حکومت مناسب معاوضہ دے۔ ہر شکشامتر کا بیمہ حکومت کی ترجیح ہونی چاہیے۔

## ہندوستان نے پاک چین نام نہاد سرحدی کمیشن کو مسترد کیا

### پاک چین سرحدی تعاون ناقابل قبول، جموں وکشمیر اور لداخ پر بھی موقف واضح

نئی دہلی: (ایجنسی) بھارت نے پاکستان اور چین کے درمیان قائم کیے گئے نام نہاد سرحدی مشترکہ کمیشن کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان اور چین کے درمیان ایسی کوئی تسلیم شدہ سرحد موجود نہیں جسے بھارت تسلیم کرتا ہو۔ وزارتِ خارجہ نے کہا کہ اس معاملے پر بھارت کا موقف پہلے ہی واضح اور مستقل رہا ہے اور نام نہاد مشترکہ کمیشن کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے۔ وزارتِ خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے کہا کہ بھارت نے پاکستان-چین سرحدی مشترکہ کمیشن سے متعلق رپورٹس دیکھی ہیں۔ بھارت کا واضح موقف ہے کہ پاکستان اور چین کے درمیان کوئی تسلیم شدہ سرحد نہیں ہے، اس لیے وہ اس نام نہاد مشترکہ کمیشن کو قبول نہیں کرتا۔ وزارت خارجہ نے 1963 کے نام نہاد چین-پاکستان سرحدی معاہدے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ بھارت نے کبھی اسے تسلیم نہیں کیا اور مسلسل اسے غیر قانونی اور باطل قرار دیتا رہا ہے۔ بھارت نے جموں وکشمیر اور لداخ سے متعلق اپنے موقف کو بھی دہرایا۔ وزارتِ خارجہ کے مطابق جموں وکشمیر اور لداخ کے مکمل مرکز کے زیر انتظام علاقے بھارت کے اٹوٹ اور ناقابل تقسیم حصے ہیں۔ بھارت کا کہنا ہے کہ پاکستان کو ان بھارتی علاقوں کے بارے میں کسی بھی طرح کی کوئی انتظامی یا دیگر کارروائی کرنے کا حق نہیں ہے، جن پر اس کا مبینہ طور پر غیر قانونی اور جبری قبضہ ہے۔ وزارت خارجہ نے کہا کہ بھارتی علاقوں سے متعلق پاکستان اور کسی دوسرے ملک کے درمیان کسی بھی طرح کا تعاون یا انتظام بھارت کے لیے ناقابل قبول ہے۔

## فجی نے ایچ آئی وی کو قومی بحران قرار دے دیا

سووا، 15 ستمبر (یو این آئی) فجی نے ایچ آئی وی کے بڑھتے ہوئے معاملات سے نمٹنے کے لیے سرکاری کوششوں کے تحت اسے قومی بحران قرار دیا ہے۔ صحت و طبی خدمات کے وزیر راتو الونیو لالابالاوو نے منگل کو ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ اندازوں کے مطابق فجی میں ہر 60 بالغ افراد میں سے تقریباً ایک شخص ایچ آئی وی کے ساتھ زندگی گزار رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 2025 کے دوران ملک میں ایچ آئی وی کے 016,2 نئے کیسوں کی تصدیق ہوئی، جبکہ قبل از پیدائش طبی نگہداشت کے لیے آنے والی خواتین میں ایچ آئی وی کی شرح بڑھ کر تقریباً دو فیصد ہوگئی ہے۔ حکومت ایچ آئی وی کی روک تھام کے لیے "سوئی اور سرنج پروگرام" شروع کرنے کی تیاری کر رہی ہے، جسے ایچ آئی وی کی جانچ اور علاج میں توسیع، انفیکشن سے قبل حفاظتی اقدامات تک وسیع رسائی اور طویل مدتی اثر رکھنے والے انجیکشن کے ذریعے ایچ آئی وی سے بچاؤ کے طریقوں کے ساتھ مربوط کیا جائے گا۔ وزیر صحت نے کہا کہ حکومت ضابطہ کار تقاضے پورے کرنے، طبی عملے کو تربیت دینے، طبی سامان کی فراہمی یقینی بنانے اور متاثرہ برادریوں کے ساتھ رابطہ مضبوط کرنے کے اقدامات کرے گی۔ عمل درآمد میں تاخیر کا سبب بننے والے انتظامی اور ضابطہ جاتی مسائل حل کرنے کے لیے پانچ رکنی کابینہ کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ فجی کے پاس سوئیوں اور سرنجوں کا وافر ذخیرہ پہلے ہی موجود ہے، جو دارالحکومت سووا کے ایک گودام میں رکھا گیا ہے، جبکہ حکومت پارلیمنٹ کے آئندہ اجلاس میں ضروری قانونی ترامیم پیش کر سکتی ہے۔

# چین، ایران میں کشیدگی کے دوران اہم سفارتی مذاکرات

## وانگ یی اور عباس عراقچی کی بیجنگ میں ملاقات

بیجنگ، 16 ستمبر (یو این آئی) چین کے وزیر خارجہ وانگ یی نے بدھ کو بیجنگ میں اپنے ایرانی ہم منصب عباس عراقچی کے ساتھ مذاکرات کیے۔ دونوں رہنماؤں نے مغربی ایشیا میں جاری کشیدگی کے درمیان دوطرفہ تعلقات کے علاوہ علاقائی اور بین الاقوامی امور پر تبادلہ خیال کیا۔ عراقچی ایک روزہ دورے پر سفارتی وفد کی سربراہی کرتے ہوئے بدھ کو بیجنگ پہنچے اور وانگ یی کے ساتھ ملاقات کی۔ یہ ملاقات رواں ماہ کے اواخر میں چینی صدر شی جن پنگ اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے درمیان متوقع ملاقات سے قبل ہوئی ہے۔ 28 فروری کو امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے ایران پر حملے شروع کیے جانے کے بعد بیجنگ میں وانگ یی اور عراقچی کی یہ دوسری بالمشافہ ملاقات ہے۔ دونوں وزرائے خارجہ نے جولائی میں کرغزستان میں شنگھائی تعاون تنظیم کے وزرائے خارجہ اجلاس کے موقع پر بھی ملاقات کی تھی، جبکہ رواں ماہ نئی دہلی میں برکس سربراہ اجلاس کے دوران بھی ان کی ملاقات ہوئی تھی۔ عراقچی کے دورے سے قبل ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے کہا تھا کہ عراقچی اپنے چینی ہم منصب کے ساتھ دوطرفہ تعلقات کے ساتھ ساتھ اہم علاقائی اور بین الاقوامی امور پر تبادلہ خیال کریں گے۔ چین اور ایران کے درمیان "جامع اسٹریٹجک شراکت داری" قائم ہے، جس میں اقتصادی اور توانائی کے تعلقات اہم حیثیت رکھتے ہیں۔ چین ایرانی تیل کے بڑے خریداروں میں شامل ہے، جبکہ گزشتہ سال دونوں ممالک کے درمیان دوطرفہ تجارت 41 ارب امریکی ڈالر سے تجاوز کر گئی۔ یہ مذاکرات ایسے وقت میں ہوئے ہیں جب ایران کے خلاف امریکہ کی قیادت میں جاری جنگ ساتویں ماہ میں داخل ہو چکی ہے۔ امریکہ اور اسرائیل نے 28 فروری کو ایران پر بڑے پیمانے پر حملے شروع کیے تھے، جن میں سرکاری عمارتوں، فوجی تنصیبات، میزائل انفراسٹرکچر اور فضائی دفاعی نظام کو نشانہ بنایا گیا۔ ایران نے جواباً اسرائیل اور خطے میں امریکی اڈوں پر میزائل اور ڈرون حملے کیے۔ اس کے بعد تنازع پورے خطے میں پھیل گیا، جبکہ جنگ بندی اور دشمنانہ کارروائیوں کے خاتمے کے لیے سفارتی کوششیں بھی جاری ہیں۔ ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے گزشتہ ہفتے کے اختتام پر نئی دہلی میں منعقدہ 18 ویں برکس سربراہ اجلاس میں ایران کے وفد کی قیادت کی۔ اجلاس کے موقع پر عراقچی اور وانگ یی کو مختصر گفتگو کرتے ہوئے بھی دیکھا گیا۔ چین کے ساتھ حالیہ روابط کے دوران پزشکیان نے بیجنگ کے ساتھ ریت اور گرد کے طوفانوں اور صحرائی پھیلاؤ سے نمٹنے کے لیے پانچ سالہ ایکشن پلان تیار کرنے کی تجویز بھی پیش کی۔ یہ تجویز ایران اور چین کے درمیان 2025 میں لانژو میں دستخط کیے گئے مفاہمت کی یادداشت کے بعد سامنے آئی ہے۔ مجوزہ منصوبے کے تحت صالحیہ ویٹ لینڈ، جو ایران کے البرز، قزوین اور تہران صوبوں کو متاثر کرنے والی گرد کا ایک بڑا ذریعہ ہے اور تباس صحرا کو مشترکہ منصوبوں کے لیے پائلٹ علاقوں کے طور پر شناخت کیا گیا ہے۔ پزشکیان نے ایرانی اداروں پر زور دیا ہے کہ وہ چینی اکیڈمی آف سائنسز کے ساتھ قریبی تعاون کریں اور مجوزہ منصوبے کے تحت تحقیق اور اقدامات کے لیے مالی وسائل فراہم کیے جائیں۔ خشک اور نیم خشک ملک ایران کو مسلسل بڑھتی ہوئی خشک سالی، کم ہوتی بارش اور بڑھتے ہوئے درجہ حرارت کا سامنا ہے، جس کے نتیجے میں صحرائی پھیلاؤ اور گرد کے طوفانوں میں اضافہ ہوا ہے۔ ان حالات نے زراعت، عوامی صحت اور بنیادی ڈھانچے کو متاثر کیا ہے۔ ایران نے اس مسئلے پر بین الاقوامی تعاون بڑھانے کی بھی کوششیں کی ہیں۔ ایرانی سرکاری میڈیا کے مطابق اقوام متحدہ میں ایران کے سفیر امیر سعید ایروانی نے جولائی میں نیویارک میں ریت اور گرد کے طوفانوں سے نمٹنے کے عالمی دن کے موقع پر ایک اعلیٰ سطحی اجلاس کی صدارت کی تھی۔ ایروانی نے گرد کے طوفانوں کو صحت، غذائی تحفظ، نقل و حمل، معیشت اور ماحولیات کو متاثر کرنے والا عالمی چیلنج قرار دیتے ہوئے بین الاقوامی تعاون کو مزید مضبوط بنانے پر زور دیا تھا۔ انہوں نے ترقی پذیر ممالک کے لیے ٹیکنالوجی اور مالی وسائل تک رسائی سمیت دیگر اقدامات کا بھی مطالبہ کیا۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 2023 میں ایران کی تجویز کے بعد 12 جولائی کو "ریت اور گرد کے طوفانوں سے نمٹنے کے عالمی دن" کے طور پر منانے کا اعلان کیا تھا۔

## ہم نے جزیرہ قشم کے اوپر ایک امریکی ڈراون کو گرایا: ایران

تہران، 16 ستمبر (یو این آئی) ایرانی پاسداران انقلاب نے اعلان کیا کہ انہوں نے آبنائے ہرمز میں جزیرہ قشم کے اوپر ایک امریکی ایم کیو- 9 ڈرون مار گرایا ہے۔ سپاہِ پاسدارانِ انقلاب نے ایک بیان میں کہا کہ ایرانی فضائی دفاعی نظاموں نے منگل کی شب جزیرے کے اوپر اس ڈراون کا تعین کرتے ہوئے اسے گرا دیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ جنگ کے دوران گرایا جانے والا اسی قسم کا 52 واں ڈراون تھا۔ امریکی فوج نے اس دعوے پر فوری طور پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ پاسدارانِ انقلاب نے منگل کو بھی اعلان کیا تھا کہ اس نے ہرمز اور آس پاس کے علاقوں میں تین امریکی ایم کیو- 1 ڈراون مار گرائے ہیں۔ 28 فروری کو امریکہ اور اسرائیل نے ایران کے خلاف بڑے پیمانے پر حملے کیے، جن میں حکومتی عمارات، فوجی مقامات، مِسائل کے بنیادی ڈھانچے اور فضائی دفاعی نظاموں کو نشانہ بنایا گیا۔ ایران نے اسرائیل اور خطے بھر میں امریکی اڈوں کے خلاف میزائل اور ڈرون حملوں کے ذریعے جوابی کارروائی کی۔ تب سے یہ تنازعہ خطے میں پھیل چکا ہے اور دشمنی کے خاتمے کے لیے سفارتی کوششیں جاری ہیں۔

## ترکیہ اور آذربائیجان علاقے میں استحکام کے دو جزائر کی حیثیت کے مالک ہیں: ترک وزیر خارجہ فیدان

انقرہ، 16 ستمبر (یو این آئی) ترک وزیر خارجہ حاقان فیدان نے بدھ کو کہا کہ ترکیہ اور آذربائیجان ایک ایسے خطے میں دو استحکام کے جزیرے ہیں جو متعدد چیلنجز کا سامنا کر رہا ہے۔ آذربائیجان کے دورے کے بعد ترک سوشل میڈیا پلیٹ فارم NSosyal پر ایک بیان میں فیدان نے کہا کہ انقرہ اور باکو نے عالمی چیلنجز اور علاقائی حالات سے نمٹنے میں قریبی تعاون اور یکجہتی برقرار رکھی۔ انہوں نے کہا کہ "ہمارے خطے میں جو متعدد مسائل سے دوچار ہے، ترکیہ اور آذربائیجان دو استحکام کے جزیرے ہیں۔" فیدان نے کہا کہ ان کا دورہ باکو کی قبضے سے آزادی کی 108 ویں سالگرہ کے موقع پر ہوا، جسے انہوں نے ایک اچھا اتفاق؛ قرار دیا۔ دورے کے دوران، فیدان کو آذربائیجانی صدر الہام علی یف نے شرفِ ملاقات بخشا، انہوں نے اپنے آذربائیجانی ہم منصب جیہون بائراموف کے ساتھ جامع مذاکرات کیے۔ انہوں نے کہا کہ مذاکرات میں علاقائی بحران، جنوبی قفقاز میں دیرپا امن، استحکام اور خوشحالی قائم کرنے کی کوششیں، اور ترک جمہوریتوں کے مشترکہ مستقبل کے معاملات زیر بحث آئے۔ دونوں طرفین نے اقتصادی اور تجارتی تعلقات کو گہرا کرنے کے اقدامات، مشترکہ توانائی اور ٹرانسپورٹ منصوبے، اور سیکیورٹی تعاون پر بھی گفتگو کی۔ فیدان نے کہا کہ "ہم برادر آذربائیجان کے ساتھ اپنے تعاون کو مزید گہرا کرتے رہیں گے اور اپنے مشترکہ اہداف کی طرف کندھے سے کندھا ملا کر چلیں گے۔" انہوں نے بائراموف اور دیگر آذربائیجانی حکام کا مخلصانہ مہمان نوازی پر شکریہ بھی ادا کیا۔

## خلا میں دوڑ کو روکنے کے لیے عملی اقدامات اٹھائے جانے چاہئیں: روس

ماسکو، 16 ستمبر (یو این آئی) روس نے کہا ہے کہ خلاء میں ہتھیاروں کی دوڑ کو روکنے کے لیے فوری طور پر ٹھوس اقدامات اٹھائے جانے چاہئیں۔ روسی وزارت خارجہ کی ترجمان ماریا زاخاروا نے امریکی فضائیہ کے سیکریٹری ٹرائے مینک کے بیان کہ "ہمیں خلاء میں کنٹرول کرنے کے لیے ضروری ہتھیار موجود ہیں" پر اخباری نمائندوں کو اپنے جائزے پیش کیے۔ زاخاروا نے کہا کہ امریکہ اس معاملے میں تخریبی پالیسی اختیار کیے ہوئے ہے اور اس کے منفی نتائج نکل سکتے ہیں۔ انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا کہ "واشنگٹن اپنے تنگ نظر مفادات کے لیے خلاء میں ممکنہ کسی بھی مسلح تنازع کے انسانیت کے لیے تباہ کن نتائج کو بالکل نظر انداز کرنے پر تلا ہوا ہے۔ یہ خلائی سرگرمیوں اور ممالک کے خلاء پر تحقیقات کے مواقع کے لیے خطرات تشکیل دیتا ہے، جو کہ کرہ ارض پر متعدد سماجی و اقتصادی مسائل کی راہ ہموار کرے گا۔"

# کراچی میں فلسطین سے اظہار یکجہتی، اہم کانفرنس کا انعقاد

## علمائے کرام، دانشوروں اور سیاسی شخصیات کی بھرپور شرکت

حوزہ/فلسطین فاؤنڈیشن پاکستان کے تحت کراچی کے مقامی لان میں بیادِ شہدائے آزادی فلسطین کے عنوان سے یکجہتی فلسطین کانفرنس کا انعقاد کیا گیا؛ جس میں خواتین و حضرات سمیت علمائے کرام، دانشوروں اور سیاسی شخصیات نے بھرپور شرکت کی۔ حوزہ نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق، فلسطین فاؤنڈیشن پاکستان کے تحت کراچی کے مقامی لان میں بیادِ شہدائے آزادی فلسطین کے عنوان سے یکجہتی فلسطین کانفرنس کا انعقاد کیا گیا؛ جس میں خواتین و حضرات سمیت علمائے کرام، دانشوروں اور سیاسی شخصیات نے بھرپور شرکت کی۔ کانفرنس میں مہمان خصوصی ڈپٹی اسپیکر سندھ اسمبلی انتھونی نوید، سینیٹ میں اپوزیشن لیڈر و مجلس وحدت مسلمین پاکستان کے چیئرمین علامہ راجہ ناصر عباس جعفری تھے۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان پیپلز پارٹی کے رہنما اور ڈپٹی اسپیکر سندھ اسمبلی انتھونی نوید نے کہا کہ فلسطین اور لبنان پر اسرائیلی جارحیت کی مذمت کرتے ہیں، پاکستان ہر سطح پر فلسطین کاز کی حمایت جاری رکھے گا، فلسطین کا مسئلہ ایک انسانی مسئلہ ہے، فلسطین میں مسلمان ہی نہیں بلکہ مسیحی عوام کو بھی صیہونی جارحیت کا سامنا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ آیت اللہ خامنہ ای، یحییٰ سنوار، حسن نصر اللہ اور دیگر شہداء، فلسطین کی آزادی کے شہداء ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایران پر امریکی جارحیت کا سلسلہ بند ہونا چاہیئے۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اپوزیشن لیڈر سینیٹ علامہ راجہ ناصر عباس جعفری نے کہا کہ ایران پر امریکی جارحیت اسلام پر جارحیت ہے، امریکہ ایران پر جارحیت بند کرے، شہیدوں نے اپنی جان کی قربانی دے کر آزادی کا راستہ ہموار کیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو یمن کے خلاف کسی بھی عرب ملک کی جنگ کا حصہ نہیں بننا چاہیئے، مسلمانوں کا اتحاد ہی فلسطین کی آزادی کا واحد راستہ ہے۔ علامہ راجہ ناصر عباس جعفری نے کہا کہ چند مسلمان ممالک اسرائیل کے ساتھ تعلقات بنا کر مسلمانوں کے اتحاد کی راہ میں رکاوٹ پیدا کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر صابر ابو مریم کا کہنا تھا کہ فلسطین کا مسئلہ آج بھی دنیائے انسانیت کا سب سے اہم مسئلہ ہے۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان میں جامعۃ الازہر مصر کے نمائندے صاحبزادہ ڈاکٹر عزیر محمود الازہری نے کہا کہ پاکستان کے عوام کو فلسطین کاز کی حمایت کا سلسلہ جاری رکھنا چاہیئے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ فلسطینیوں کی ہر ممکنہ مدد کیلئے اپنا کردار ادا کریں۔ جماعت اسلامی کے رہنما ڈاکٹر معراج الہدیٰ صدیقی کا کہنا تھا کہ آیت اللہ خامنہ ای کی شہادت کے بعد امریکہ بری طرح ناکام ہو چکا ہے، یمن کے لوگوں کو باغی کہنا درست نہیں ہے۔ انہوں نے مسلم ممالک کے اتحاد پر زور دیتے ہوئے مطالبہ کیا کہ فلسطین کی آزادی کیلئے مسلمان ممالک کا مؤثر اتحاد بنایا جائے۔ کانفرنس سے خطاب میں سابق رکن سندھ اسمبلی محفوظ یار خان کا کہنا تھا کہ فلسطین کاز کی حمایت کیلئے امریکی اور اسرائیلی مصنوعات کا بائیکاٹ جاری رکھنا چاہیئے۔ کانفرنس سے مرکزی ملی مسلم لیگ کے رہنما ندیم اعوان، پاکستان مسلم لیگ (ف) کے انور عظیم، شیعہ علماء کونسل کے علامہ اسد اقبال زیدی، ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل سید ارشد حسین شاہ، عوامی نیشنل پارٹی کے رحمان بابر، پاکستان عوامی تحریک کے راؤ کامران، مجلس ذاکرین امامیہ پاکستان کے سربراہ علامہ نثار قلندری اور مسلم پرویز نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم فلسطین سے اپیل کی گئی نداء الاقصیٰ مہم کی مکمل حمایت کرتے ہیں اور دو اکتوبر کو ملک بھر میں فلسطینی عوام کی اپیل پر احتجاجی مظاہرے کئے جائیں گے۔

# چین کے وزیر دفاع کا جبر کے خلاف انتباہ

## امریکہ اور جاپان کا ذکر نہیں کیا

بیجنگ، 16 ستمبر (یو این آئی) چین کے وزیر دفاع ڈونگ جون نے کہا ہے کہ دنیا بھر کے ممالک کو اشتعال انگیز اقدامات سے گریز کرنا چاہیے اور رجعت پسند تاریخی رجحانات کی دوبارہ واپسی کو روکنا چاہیے۔ ڈونگ نے بدھ کو 13 ویں بیجنگ شیانگ شان فورم کا افتتاح کرتے ہوئے یہ بیان دیا۔ ان کے تبصرے کو بالواسطہ طور پر جاپان پر تنقید سمجھا جا رہا ہے۔ انہوں نے اپنی وسیع تقریر میں بین الاقوامی کشیدگی کے حل کے لیے ایک نئے اور زیادہ جامع طریقۂ کار پر زور دیا، تاہم اس کی تفصیلات بیان نہیں کیں اور نہ ہی کسی حریف ملک پر براہ راست تنقید کی۔ ڈونگ نے کہا، "ہمیں تاریخ کے اسباق کو مدنظر رکھنا چاہیے اور بالادستی، عسکریت پسندی اور تاریخ کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے کے تمام پوشیدہ مظاہر کے خلاف انتہائی چوکس رہنا چاہیے۔" انہوں نے مزید کہا، "ہمیں ایسے رویے سے آنکھیں نہیں چرانی چاہئیں اور نہ ہی اسے برداشت کرنا چاہیے۔ انصاف کی وسیع قوتوں کو متحد کرتے ہوئے ہمیں تاریخ کے ان باقیات کی دوبارہ واپسی کو روکنا چاہیے۔" یہ فورم تائیوان اور متنازع جنوبی بحیرۂ چین کے حوالے سے علاقائی کشیدگی میں اضافے اور ایشیا کے لیے امریکہ کے روایتی سلامتی وعدوں کے بارے میں بڑھتے شکوک کے درمیان منعقد ہو رہا ہے۔ یہ اجلاس ایسے وقت میں بھی ہو رہا ہے جب چینی صدر شی جن پنگ کے آئندہ ہفتے واشنگٹن کے متوقع دورے اور امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ سے ملاقات کی تیاریاں جاری ہیں۔ ڈونگ کی تقریر ان تبصروں کا تسلسل تھی جو انہوں نے فورم سے قبل غیر ملکی مہمانوں سے ملاقاتوں کے دوران کیے تھے۔ انہوں نے میانمار، برونائی، بیلاروس، آذربائیجان، کرغزستان اور آرمینیا کے دفاعی حکام کے علاوہ آسیان کے سیکریٹری جنرل کاؤ کم ہورن سے الگ الگ ملاقاتوں میں فوجی تعاون کو مزید گہرا کرنے اور مشترکہ سلامتی کا تصور پیش کیا۔ گزشتہ دو دہائیوں کے دوران بیجنگ نے شیانگ شان فورم کو فوجی سفارت کاری کے اپنے اہم پلیٹ فارم کے طور پر احتیاط سے فروغ دیا ہے اور اسے سنگاپور کے شانگری لا ڈائیلاگ کے متبادل کے طور پر پیش کیا ہے۔ درجنوں ممالک کے سیکڑوں فوجی افسران، سفارت کاروں اور ماہرین تعلیم کو یکجا کرنے والا یہ تین روزہ اجلاس چین کو کثیر قطبی عالمی نظام کے فروغ اور عالمی جنوب کے لیے زیادہ مؤثر آواز کی حمایت کا ایک اہم پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ بعض تجزیہ کاروں کی پیش گوئی کے مطابق ڈونگ نے امریکہ یا اس کے علاقائی اتحادیوں، بشمول جاپان، پر براہ راست تنقید نہیں کی۔ چین اور جاپان کے تعلقات گزشتہ سال اس وقت شدید کشیدہ ہو گئے تھے جب جاپان کی وزیر اعظم سانائے تاکائچی نے ایک مفروضہ پیش کرتے ہوئے کہا تھا کہ تائیوان پر چینی حملہ جاپان کی جانب سے فوجی ردعمل کا باعث بن سکتا ہے۔ اس کے بعد بیجنگ نے بارہا خبردار کیا کہ جاپان اپنے جارحانہ ماضی کی جانب واپسی کی کوشش کر رہا ہے۔ چین جمہوری طور پر زیر انتظام تائیوان کو اپنا علاقہ قرار دیتا ہے اور اس جزیرے کے گرد فوجی دباؤ میں اضافہ کر چکا ہے، جس میں وقتاً فوقتاً فوجی مشقیں بھی شامل ہیں۔ تائیوان کی حکومت بیجنگ کے خودمختاری کے دعوے کو مسترد کرتی ہے۔ فورم میں شریک ایک چینی اسکالر نے اس سے قبل خبردار کیا تھا کہ جنوبی بحیرۂ چین میں جاپان کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں طویل مدت میں علاقائی امن کو نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ چینی خبر رساں ایجنسی سی این ایس سے گفتگو کرتے ہوئے ہوایانگ سینٹر فار میری ٹائم کوآپریشن اینڈ اوشن گورننس کے چیئرمین وو شچون نے کہا، "میرے خیال میں طویل مدتی نقطۂ نظر سے جنوبی بحیرۂ چین کے امن اور استحکام کے لیے جاپان امریکہ سے زیادہ نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔" وو نے الزام عائد کیا کہ جاپان جنوبی بحیرۂ چین کو جنوب مشرقی ایشیا پر حملے اور حملہ آور کارروائیوں کے لیے ایک لانچنگ پیڈ اور سمندری راستوں پر کنٹرول حاصل کرنے کے ذریعے کے طور پر دیکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹوکیو کے اقدامات تنازعات کے حل، بحری تعاون اور ضابطۂ اخلاق سے متعلق مشاورت پر متعدد منفی اثرات مرتب کر سکتے ہیں، اور زور دیا کہ علاقائی ممالک کو اس معاملے میں چوکس رہنا چاہیے۔ شمالی کوریا کی وزارت قومی دفاع کا ایک وفد، جس کی قیادت نائب وزیر کم کانگ اِل کر رہے ہیں، 13 ویں بیجنگ شیانگ شان فورم میں شرکت کے لیے چین پہنچا ہے۔ غیر ملکی سفارتی نمائندوں کے لیے اس فورم میں شرکت کے دوران پیچیدہ علاقائی حالات میں توازن قائم رکھنا ایک اہم چیلنج ہے۔ مغربی حکومتوں نے عموماً نسبتاً نچلے درجے کے نمائندے بھیجے ہیں، جبکہ امریکی وفد کی قیادت پینٹاگون کی سینئر عہدیدار سنتھیا کاراس کر رہی ہیں۔

## امریکی ایوان نمائندگان میں ایران جنگ اختیارات قرارداد منظور

### قرارداد میں ٹرمپ سے امریکی افواج واپس بلانے کا مطالبہ

واشنگٹن، 16 ستمبر (یو این آئی) امریکی ایوان نمائندگان نے منگل کو جنگی اختیارات سے متعلق ایک قرارداد منظور کی، جس میں صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے ایران کے ساتھ جاری دشمنانہ کارروائیوں سے امریکی افواج کو واپس بلانے کی ہدایت کی گئی ہے۔ یہ کانگریس کی جانب سے ایران کے ساتھ تنازع میں انتظامیہ کی فوجی کارروائیوں کو محدود کرنے کی تیسری کوشش ہے۔ ڈیموکریٹک رکنِ ایوان سیٹھ مولٹن کی پیش کردہ قرارداد 220-204 ووٹوں سے منظور ہوئی۔ اس کے حق میں 213 ڈیموکریٹس اور سات ریپبلکن ارکان نے ووٹ دیا، جبکہ ایک آزاد رکن نے مخالفت کی۔ قرارداد H.Con. Res. 93 میں جنگی اختیارات کی قرارداد کا حوالہ دیتے ہوئے ٹرمپ سے ایران کے ساتھ جاری دشمنانہ کارروائیوں سے امریکی افواج واپس بلانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ کانگریسی دستاویزات کے مطابق قرارداد صدر کو امریکی یا اتحادی اہلکاروں اور تنصیبات کے دفاع کے لیے ضروری افواج واپس بلانے کا پابند نہیں کرتی۔ قرارداد کی حمایت کرنے والے سات ریپبلکن ارکان میں کینٹکی کے تھامس میسی، پنسلوانیا کے برائن فٹز پیٹرک، اوہائیو کے وارن ڈیوڈسن، مشی گن کے ٹام بیریٹ، آئیووا کی ماریانیٹ ملر-میکس، آئیووا کے زیک نَن اور جنوبی کیرولائنا کی نینسی میس شامل ہیں۔ ووٹنگ کے ساتھ ہی ایران تنازع سے متعلق اسی نوعیت کی جنگی اختیارات کی قرارداد ایوان نمائندگان سے منظور ہونے کی تعداد تین ہو گئی ہے۔ تاہم سابقہ قراردادوں کے نتیجے میں امریکی افواج کی واپسی عمل میں نہیں آئی۔ مولٹن نے کہا کہ قرارداد کا مقصد جنگ شروع کرنے سے متعلق فیصلوں میں کانگریس کے آئینی اختیار کی دوبارہ توثیق کرنا ہے۔ ووٹنگ کے بعد ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ انتظامیہ کی جانب سے فوجی کامیابی کے سابقہ دعوؤں کے باوجود تنازع جاری ہے اور انہوں نے امریکی فوجیوں کی ہلاکتوں اور فوجی کارروائی کے مالی اخراجات کا حوالہ دیا۔ کانگریشنل بجٹ آفس نے منگل کو اندازہ لگایا کہ امریکہ یکم اگست تک اس تنازع پر تقریباً 38 ارب ڈالر خرچ کر چکا ہے۔ ادارے کے مطابق اگر لڑائی حالیہ سطح پر جاری رہی تو جنگ پر مزید 2 سے 3 ارب ڈالر ماہانہ خرچ ہو سکتے ہیں۔ یہ ووٹنگ ایسے وقت میں ہوئی ہے جب کانگریس ایران کے خلاف فوجی کارروائیاں کرنے کے لیے انتظامیہ کے اختیار پر بحث جاری رکھے ہوئے ہے، جبکہ اس کے لیے کانگریس کی جانب سے مخصوص اجازت حاصل نہیں کی گئی۔

# غزہ میں رہائشی عمارت منہدم، 12 فلسطینی جاں بحق

## ملبے تلے چھ خاندانوں کے دبے ہونے کی اطلاع، امدادی کارروائیاں جاری

غزہ، 16 ستمبر (یو این آئی) مغربی غزہ سٹی میں رات کے وقت ایک کثیر المنزلہ رہائشی عمارت منہدم ہونے سے خواتین اور بچوں سمیت کم از کم 12 فلسطینی جاں بحق ہو گئے، جبکہ چھ خاندانوں کے ملبے تلے دبے ہونے کی اطلاع ہے۔ مقامی عینی شاہدین اور صحافیوں کے مطابق ملبے کے نیچے متعدد افراد کے پھنسے ہونے کے باعث ہلاکتوں میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ غزہ کی شہری دفاعی ٹیم نے بدھ کو بتایا کہ واقعے میں کم از کم 12 افراد جاں بحق ہوئے ہیں، جن میں پانچ بچے شامل ہیں۔ الجزیرہ کی جانب سے تصدیق شدہ ویڈیو میں امدادی کارکنوں کو ملبے سے کم عمر بچوں کو نکالتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے، جبکہ مقامی افراد بھی ہاتھوں سے ملبہ ہٹانے میں امدادی ٹیموں کی مدد کر رہے ہیں۔ عینی شاہدین اور تصدیق شدہ ویڈیو کے مطابق کنکریٹ کے ملبے تلے بچوں کی مدد کے لیے چیخنے کی آوازیں سنائی دیتی رہیں، جبکہ شہری دفاع کے اہلکار ملبے میں پھنسے افراد تک پہنچنے کی کوشش کرتے رہے۔ ایک اور ویڈیو میں ایک کم عمر بچی کو ملبے سے زندہ نکالتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ متعدد دیگر افراد، جن میں چھوٹے بچے بھی شامل تھے، ملبے سے نکلنے کے بعد سانس لینے میں دشواری کا شکار دکھائی دیے اور انہیں ایمبولینسوں کے ذریعے منتقل کیا گیا۔ مقامی میڈیا کے مطابق اس عمارت کو اس سے قبل اسرائیلی بمباری میں نشانہ بنایا گیا تھا، جس کے نتیجے میں اس میں دراڑیں پڑ گئی تھیں اور عمارت کا ڈھانچہ کمزور ہو گیا تھا، جس کے بعد وہ منہدم ہو گئی۔ جنگ کے دوران غزہ بھر میں ہزاروں مکانات اور اپارٹمنٹ عمارتیں تباہ یا جزوی طور پر منہدم ہو چکی ہیں، جو اب رہائش کے قابل نہیں اور اچانک منہدم ہونے کے خطرے سے دوچار ہیں۔ اسرائیل کی جانب سے تعمیراتی سامان کی غزہ میں آمد پر پابندیاں عائد کیے جانے کے باعث بہت سے فلسطینی عارضی پناہ گاہوں اور جنگ کے دوران بمباری سے متاثرہ نیم تباہ شدہ عمارتوں میں رہنے پر مجبور ہیں۔ امدادی کارروائیوں کے لیے شہری دفاعی ٹیموں کو درکار بھاری مشینری کی کمی نے بھی ملبہ ہٹانے اور لوگوں کو محفوظ طریقے سے نکالنے کے کام کو مشکل بنا دیا ہے۔ اس کمی کے باعث ایسے حادثات میں امدادی کارکن بڑی حد تک دستی مشقت پر انحصار کر رہے ہیں، جس سے ہنگامی حالات میں پھنسے ہوئے افراد تک پہنچنے اور انہیں بچانے میں مزید وقت لگ رہا ہے۔

## حماس کی رفح بریگیڈ کا کمانڈر مارا گیا: اسرائیل

غزہ، 16 ستمبر (یو این آئی) فلسطینی ذرائع اور اسرائیلی حکام نے تصدیق کی ہے کہ اسرائیل نے ایک فضائی حملے میں فلسطینی مزاحمتی تنظیم حماس کی مسلح شاخ عزالدین القسام کے رفح بریگیڈ کے کمانڈر نائل ابوعبید کو ہلاک کر دیا ہے۔ نتن یاہو اور وزیر دفاع اسرائیل کاٹز نے ایک مشترکہ بیان میں اعلان کیا کہ فوج نے رفح بریگیڈ کے کمانڈر کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ یہ حملہ رواں ہفتے کے آغاز میں خان یونس بریگیڈ کے کمانڈر محمد عبدالسلام الیازوری اور دیگر اعلیٰ عہدیداروں کی ہلاکت کے بعد سامنے آیا ہے۔ نیتن یاہو اور کاٹز نے کہا کہ اسرائیل کا پیغام یہ ہے کہ حماس غزہ کی پٹی میں اپنا وجود برقرار نہیں رکھ سکتی۔ کاٹز نے ایک الگ بیان میں آپریشن کی کامیابی کی تعریف کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ نتن یاہو کے ساتھ مل کر ان کی وضع کردہ پالیسی بغیر کسی سمجھوتے کے جاری رہے گی۔ فلسطینی ذرائع نے بتایا کہ ابوعبید نے رفح بریگیڈ کی کمان مئی 2025 میں اسرائیل کے ایک اور حملے میں ہلاک ہونے والے سابق کمانڈر محمد شبانہ کی جگہ سنبھالی تھی۔

## روسی انٹیلی جنس سے مبینہ تعلق، پانچ افراد پر فرد جرم

### نگرانی، بھرتی اور قتل کی منصوبہ بندی کے الزامات شامل

واشنگٹن، 16 ستمبر (یو این آئی) امریکی محکمہ انصاف کی جانب سے جاری کی گئی فردِ جرم کے مطابق روسی انٹیلی جنس سے مبینہ طور پر وابستہ سازشوں میں نگرانی، افراد کی بھرتی اور قتل کی منصوبہ بندی کے الزام میں پانچ افراد پر فردِ جرم عائد کی گئی ہے۔ استغاثہ نے منگل کو کہا کہ یہ گروپ روسی انٹیلی جنس سروسز کی جانب سے دنیا بھر میں، بشمول امریکہ، حملے اور قتل کی کارروائیاں انجام دینے کے لیے کام کر رہا تھا اور پانچوں ملزمان تاحال مفرور ہیں۔ ملزمان کی شناخت 63 سالہ روسی شہری یوری خرمیف، اس کے 27 سالہ بیٹے کریل خرمیف، 35 سالہ کیوبا کے شہری اومیس روماغوزا دوروتھی اور یائیڈل ڈیلگا دو سواریز اور 22 سالہ وینزویلا کے شہری اینجل ایڈورڈو کاسترو کے طور پر کی گئی ہے۔ پانچوں پر دہشت گردی کے لیے مالی معاونت کی سازش کرنے کا الزام عائد کیا گیا ہے، جبکہ خرمیف، سواریز اور کاسترو کو معاوضے کے عوض قتل کرنے کی سازش کے اضافی الزامات کا بھی سامنا ہے۔ اٹارنی جنرل ٹوڈ بلانشے نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ ان سازشوں میں روسی حکومت کے ایک مخالف کو قتل کرنے کی کوشش بھی شامل تھی، جس کے بارے میں خیال ہے کہ وہ واشنگٹن ڈی سی کے علاقے میں مقیم ہے۔ محکمہ انصاف کے حکام نے بتایا کہ اس نیٹ ورک نے امریکہ میں متعدد افراد کو روسی حکومت کے مخالفین کی نگرانی کے لیے بھرتی کیا تھا، جن میں امریکہ اور لیتھوانیا دونوں میں موجود افراد کو نشانہ بنایا گیا۔ ایک معاملے میں مبینہ طور پر ایک بھرتی کیے گئے شخص کو امریکہ میں موجود ایک ہدف کو "غائب" کرنے کے لیے 40 ہزار ڈالر دینے کی پیشکش کی گئی تھی۔ ایک دوسرے شخص کو گزشتہ سال لیتھوانیا میں کسی فرد کو قتل کرنے کے لیے مبینہ طور پر 25 ہزار ڈالر کی پیشکش کی گئی تھی۔ امریکہ میں روسی سفارت خانے نے اس معاملے پر کوئی تبصرہ نہیں کیا ہے۔

# خودامدادی گروپوں کی خواتین غذائیت مشن میں فعال

## 204 راشن یونٹس سے کروڑوں مستفیدین کو غذائیت فراہم کی گئی: کیشو

## 17 ستمبر کو شام 7 بجے ہر گھر میں آشیرواد دیا روشن کیا جائے گا: کیشو پرساد موریہ

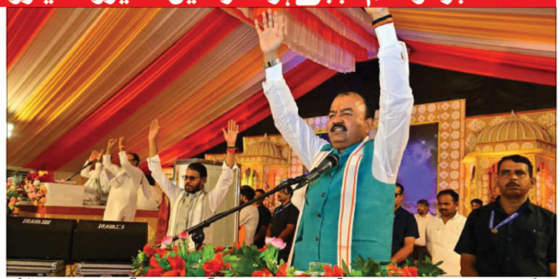

لکھنؤ:16 ستمبر۔اتر پردیش کے نائب وزیر اعلی جناب کیشو پرساد موریہ کی قابل رہنمائی میں، اتر پردیش ریاستی دیہی روزی روٹی مشن کے تحت بنائے گئے سیلف ہیلپ گروپوں کی خواتین نہ صرف دیہی معیشت کو مضبوط کررہی ہیں بلکہ ریاست میں غذائیت کے نظام کو مضبوط بنانے میں بھی اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ سیلف ہیلپ گروپس کی خواتین ٹیک ہوم راشن پلانٹس(THR) میں غذائیت پیدا کررہی ہیں اور اسے آنگن واڑی مراکز کے ذریعے مستفید ہونے والوں میں مقررہ طریقہ کار کے مطابق تقسیم کررہی ہیں۔نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے کہا ہے کہ سیلف ہیلپ گروپوں سے وابستہ خواتین نہ صرف روزی روٹی کے نئے مواقع حاصل کر کے اپنے خاندان کی معاشی حالت کو مضبوط کررہی ہیں بلکہ ریاست کی عوامی بہبود کی اسکیموں کے موثر نفاذ میں بھی فعال کردار ادا کررہی ہیں۔ ایک طرف، دیہی خواتین کو THR یونٹس کے ذریعے مستقل روزگار اور آمدنی کے مواقع مل رہے ہیں، وہیں دوسری طرف آنگن واڑی مراکز کے استفادہ کنندگان کو مقررہ معیار کے مطابق غذائیت کی باقاعدگی سے فراہمی کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔ ریاستی دیہی روزی روٹی مشن سے موصولہ معلومات کے مطابق، اتر پردیش ریاستی دیہی روزی روٹی مشن اور اطفال کی ترقی اور غذائیت کے محکمے کے درمیان ایک ہم آہنگی کا معاہدہ ہے۔ اس انتظام کے تحت پہلے مرحلے میں ریاست کے 43 اضلاع میں سیلف ہیلپ گروپس کی خواتین غذائیت سے بھرپور کھانا تیار کر کے آنگن واڑی مراکز میں تقسیم کررہی ہیں۔ فی الحال ان اضلاع میں 204 ٹیک ہوم راشن (THR) پروڈکشن یونٹ قائم کیے گئے ہیں۔ان یونٹوں کے ذریعے 315 ترقیاتی بلاکس میں واقع آنگن واڑی مراکز کے تقریباً 15.1 کروڑ مستفیدین کو تجویز کردہ ترکیبوں کے مطابق غذائیت تیار اور فراہم کی جارہی ہے۔ اب تک 5.3 لاکھ میٹرک ٹن سے زیادہ غذائیت تیار کی گئی ہے اور خود مدد گروپوں کی خواتین کے ذریعہ آنگن واڑی مراکز تک پہنچائی گئی ہے۔THR یونٹس کے آپریشن نے دیہی علاقوں میں مقامی روزگار کے مواقع بھی پیدا کیے ہیں۔ پراجیکٹ کے تحت چلنے والے THR 204 یونٹوں میں سیلف ہیلپ گروپس کی 4000 سے زیادہ خواتین کام کررہی ہیں، جو انہیں مسلسل روزگار فراہم کررہی ہیں۔ پروجیکٹ کے آغاز سے لے کر اب تک ان خواتین کو 70 کروڑ روپے سے زیادہ کے اعزازیہ کی ادائیگی کی جا چکی ہے۔ محکمہ اطفال کی ترقی اور تغذیہ کی جانب سے THR یونٹس کو غذائیت کے بلوں کی ادائیگی سے گروپوں میں خواتین کی آمدنی میں اضافہ ہورہا ہے اور ان کی معاشی خودانحصاری کو تقویت مل رہی ہے۔ یہ اقدام دیہی خواتین کو پائیدار ذریعہ معاش فراہم کرنے اور انہیں معاشی طور پر بااختیار بنانے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔اس سے وزیر اعظم نریندر مودی کے لکھپتی دیدی کے عہد کو پورا کرنے میں بھی مدد ملتی ہے۔ ریاستی دیہی روزی روٹی مشن کے مشن ڈائریکٹر مسٹر ارون کمار کے مطابق ریاستی حکومت خواتین کو بااختیار بنانے کے ساتھ ساتھ صاف توانائی کے استعمال کو بھی فروغ دے رہی ہے۔ اس سلسلے میں ٹی ایچ آر یونٹس میں سولر پاور پلانٹس لگائے جارہے ہیں۔اب تک THR46 یونٹ سولر پاور پلانٹس سے چلائے جا چکے ہیں۔ یہ 46 یونٹ توانائی کے اخراجات میں ماہانہ تقریباً 65.3 ملین کی بچت کررہے ہیں۔ اس سے THR یونٹس کی آمدنی، آپریشنل کارکردگی اور معاشی استحکام پر مثبت اثر پڑ رہا ہے۔

☆اتر پردیش کے نائب وزیر اعلی جناب کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ 17 ستمبر کو کامیاب وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی سالگرہ کا خاص موقع ہے۔ عوامی خدمت میں ان کے 25 سال خدمت، گڈ گورننس، عوامی فلاح و بہبود، اور قوم کی تعمیر سے متعلق بہت سی اہم کوششوں کے گواہ ہیں۔نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے ریاست کے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی سالگرہ کے موقع پر 17 ستمبر کو شام 7 بجے اپنے گھروں میں ’آشیرواد دیا‘ روشن کریں۔انہوں نے کہا کہ یہ دیا وزیر اعظم کے لیے عوام کی نیک تمناؤں اور آشیرواد کی علامت بنے گا، جو مسلسل ملک کی خدمت کے لیے وقف ہیں۔انہوں نے ریاست کے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ وزیر اعظم کی صحت مند، لمبی اور کامیاب زندگی کی خواہش کریں اور ملک کی ترقی، خوشحالی اور ترقی یافتہ ہندوستان کے عزم کی کامیابی کے لیے دعا کریں۔

### دیہی ہنر مندی اسکیم اتر پردیش کو 29.50 کروڑ جاری

### مرکزی وریاستی حصے کی رقم مرحلہ وار خرچ کرنے کی ہدایت

لکھنؤ: 16 ستمبر۔اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ کی ہدایات کے مطابق ،مالی سال 2026-27 میں دین دیال اپادھیائے گرامین کوشلیا یوجنا کے تحت ایس این اے اسپرش ماڈیول کے تحت حکومت ہند کی طرف سے منظور شدہ مرکزی حصہ کے 1770.25 لاکھ روپے اتر پردیش حکومت کے محکمہ دیہی ترقیات نے 1180.17 لاکھ بطور ریاستی حصہ یعنی کل رقم روپے۔ 2950.42 لاکھ (صرف 29 کروڑ 50 لاکھ 42 ہزار روپے) جارے اور اسے کمشنر، دیہی ترقیات کے اختیار میں رکھنے اور اسے خرچ کرنے کے لیے ، ضروری سرکاری حکم نامہ جاری کیا ہے۔نائب وزیر اعلیٰ نے ہدایت دی ہے کہ خزانے سے رقوم کی نکاسی ایک بار نہیں بلکہ ضرورت کے مطابق مرحلہ وار کی جائے۔ منصوبے سے متعلق رہنما خطوط/ ہدایات اور اس سلسلے میں وقتاً فوقتاً جاری کردہ رہنما خطوط کی تعمیل کو یقینی بناتے ہوئے فنڈ کی نکاسی اور خرچ کی جانی چاہیے۔ سرکاری حکم نامے میں یہ ہدایات دی گئی ہیں کہ اعداد و شمار کی درستگی کی تصدیق اور رقم کی منظوری کی ذمہ داری کمشنر، دیہی ترقیات/مشن ڈائریکٹر، ریاستی دیہی روزی روٹی مشن کی ہوگی۔ قواعد کے مطابق منظور شدہ رقم کے خرچ اور مقررہ فارمیٹ پر منظور شدہ رقم کے استعمال کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کی ذمہ داری کمشنر، دیہی ترقی/مشن ڈائریکٹر، ریاستی دیہی روزی روٹی مشن کی ہوگی۔

# کانگریس میں سیکڑوں افراد کی شمولیت، اجے رائے نے کیا دعویٰ

## بی جے پی کی پالیسیوں سے عوام پریشان، 2027 کا ھدف مقرر

لکھنؤ۔ کانگریس پارٹی کی پالیسیوں میں اعتماد اور کانگریس کی اعلیٰ قیادت، شری ملکارجن کھرگے، شریمتی سونیا گاندھی، شری راہل گاندھی اور شریمتی پرینکا گاندھی پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے آج اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر دفتر میں ریاستی کانگریس کمیٹی کے صدر اور سابق وزیر شری اجے رائے کی موجودگی میں لکھنؤ کے شری راجیو کمار آشیش کوہلی، ضلع فیروز آباد کے شری پریم چندر شاستری اور ضلع بلند شہر کے پنڈت پچھی چند پاراشر کی قیادت میں سیکڑوں افراد نے کانگریس پارٹی کی رکنیت حاصل کی۔ اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے جوائننگ انچارج شری نتن شرما نے رکنیت حاصل کرنے والے افراد کو باقاعدہ طور پر کانگریس پارٹی کی بنیادی رکنیت دلائی۔ رکنیت حاصل کرنے کے پروگرام میں رکن پارلیمنٹ شری راکیش راٹھور، سابق وزیر شری ہیرا ٹھاکر، شری عاصم وقار سمیت دیگر سینئر رہنما موجود رہے۔ شری پریم چندر شاستری کے ساتھ کانگریس کی رکنیت حاصل کرنے والوں میں نمایاں طور پر پرُوشارتھ شرما، میانک دکشت، ششر شرما، انتظار حسین رضوی، پرشانت کمار باجپئی، وویک کمار، شیوم راٹھوڑ، شیلیندر یادو، گگن ترپاٹھی، چمن پنڈت، دیوان ترپاٹھی، شیام ترپاٹھی، وپل ترپاٹھی، انیش، پرکاش شکلا، ابھی نو شکلا، رما کانت مشرا، سوربھ، شہزاد عالم، راج کپور، محمد شاتیا، محمد امن، محمد موجیش، امیت کمار، آر کے سنگھ، ایم پی سنگھ، کنہیا شرما، رشنگ شرما، دیا کشن دکشت، آدتیہ شرما، پرمود شرما اور نگم شرما سمیت سیکڑوں افراد شامل رہے۔ اسی طرح پنڈت پچھی چند پاراشر کے ساتھ کانگریس کی رکنیت حاصل کرنے والوں میں نمایاں طور پر موہت شرما، اروند راج شرما، کرشن چودھری، نکول راج شرما، جی پی شرما، راجیو شرما، آیوش شرما، کشل شرما، بھاوتوش شرما، راجیو ٹانگری، سبھاش چندر شرما، اجے شرما، آدیش شرما، جے کمار شرما، اکھلیش سنگھ، رام کمار، سنجے سنگھ، سنیل پنڈت، پردیپ کمار، اجے دوبے، شیوم کمار شرما اور انکش نائک سمیت سیکڑوں افراد شامل رہے۔ رکنیت حاصل کرنے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ریاستی کانگریس صدر نے کہا کہ آج ملک اور ریاست میں بی جے پی کی عوام مخالف پالیسیوں سے ہر طبقہ پریشان ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوگی حکومت عوام مخالف حکومت ہے اور اسے عوامی مسائل سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ قانون وانتظام کی صورت حال پوری طرح تباہ ہو چکی ہے، روزانہ قتل، لوٹ اور عصمت دری کے واقعات ہو رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج ریاست کے مختلف اضلاع سے سیکڑوں کی تعداد میں نوجوان کانگریس پارٹی میں شامل ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کا یہ قافلہ جس تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے، اس سے یقیناً 2027 میں بی جے پی حکومت کو اکھاڑ پھینکیں گے۔

### کربلا عظمت الدولہ میں آج مجلس کا انعقاد

لکھنؤ۔ ادارہ گل دستہ قاسم، کربلا مہدی گنج کی جانب سے نوچندی جمعرات کو مولانا ممتاز علی مرحوم سمیت تمام مومنین و مومنات کے ایصال ثواب کے لیے مجلس کا انعقاد کربلا عظمت الدولہ، مہدی گنج میں کیا جائے گا۔ مجلس سے مولانا رحمت حسین نقوی رات ساڑھے دس بجے خطاب کریں گے۔ مجلس کے بعد علم حضرت عباس کی زیارت کرائی جائے گی۔

# ہندوستانی مسلمانوں کے مسائل کا حل شکایتوں میں نہیں

## اصلاح اور عمل میں ہے: بیگم شہناز سدرت

لکھنؤ۔ ہندوستانی مسلمانوں کو درپیش سماجی، تعلیمی اور معاشی چیلنجوں کا مقابلہ صرف شکایات سے نہیں کیا جا سکتا، بلکہ تعلیم، ہنر، معاشی خود انحصاری، باہمی اتحاد اور بہتر طرز عمل کے ذریعے۔ آنے والی نسلوں کو مسائل دینے کی بجائے، معاشرے کو ان کے حل کا وژن پیدا کرنا چاہیے۔ ان خیالات کا اظہار بزم خواتین کی صدر بیگم شہناز سدرت نے ’’ہندوستانی مسلمان ان کے مسائل اور ان کا حل‘‘ کے موضوع پر منعقدہ ایک پروگرام میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم کسی بھی معاشرے کی ترقی کی سب سے اہم بنیاد ہے۔ مسلم کمیونٹی کو اپنے بچوں کو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ جدید تعلیم، سائنس، ٹیکنالوجی، کمپیوٹر، انگریزی، قانون اور روزگار پر مبنی ہنر بھی فراہم کرنا چاہیے۔ صرف ڈگری حاصل کرنا کافی نہیں ہے۔ نوجوانوں کو ایسی مہارتیں فراہم کرنا ضروری ہے جو انہیں روزگار تلاش کرنے اور روزگار پیدا کرنے کے قابل بنائے۔ اس پروگرام میں معاشی کمزوری کو بھی معاشرے کو درپیش ایک بڑے چیلنج کے طور پر شامل کیا گیا، جس میں کہا گیا کہ معاشی بااختیار بنانے کے لیے چھوٹے کاروبار، خود روزگار، ہنر مندی کی تربیت اور خواتین کی معاشی شراکت کو فروغ دینا چاہیے۔ ضرورت مند نوجوانوں کو تربیت اور روزگار کے مواقع سے جوڑنے کے لیے معاشرے کے اندر ادارہ جاتی کوششیں کی جائیں۔ انور جہاں نے مسلم کمیونٹی کے اندر باہمی اتحاد کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ جہاں آراء اور عقائد میں اختلاف فطری ہے، معاشرے کو مشترکہ مسائل جیسے کہ تعلیم، روزگار، سماجی اصلاحات، خواتین کی حفاظت اور بچوں کے بہتر مستقبل پر مل کر کام کرنا چاہیے۔ عرشیہ بانو نے خواتین اور بیٹیوں کی تعلیم کو معاشرے کی ترقی کے لیے ایک اہم بنیاد قرار دیتے ہوئے کہا کہ بیٹیوں کو محض شادی کے لیے تیار کرنے کے بجائے انھیں اعلیٰ تعلیم، ہنر، خود اعتمادی اور ان کے حقوق کے بارے میں معلومات فراہم کرنا ضروری ہے۔ سلمٰی خان نے نوجوانوں کے کردار پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ نوجوان معاشرے کی سب سے بڑی طاقت ہیں۔ ان کی صحیح سمت میں رہنمائی کے لیے تعلیم، کھیل، ہنر کی تربیت، کاروبار، رہنمائی اور سماجی خدمت کے مواقع ضروری ہیں۔ سنیتا سریواستو نے کہا کہ کسی بھی معاشرے کی حقیقی شناخت اس کے کردار اور طرز عمل سے طے ہوتی ہے۔ ایمانداری، اعتماد، اچھے ہمسائیگی کے تعلقات، خاندانی ذمہ داری اور معاشرے کی خدمت کے جذبے کو مضبوط کرنا ہوگا۔ نور بانو اور ام بریرہ نے قرآنی تعلیمات کا حوالہ دیا جو انسانیت کو خود کو بدلنے کی ترغیب دیتی ہیں اور کہا کہ سماجی تبدیلی فرد اور خاندان سے شروع ہوتی ہے۔ پروگرام میں اس بات پر زور دیا گیا کہ مسلم کمیونٹی کو محض اپنے مسائل کی فہرست بنانے کے بجائے عملی حل تلاش کرنے کے لیے مقامی سطح پر اقدامات کرنے چاہئیں۔ پڑوس کے تعلیمی مراکز، ہنر کی تربیت، کیریئر گائیڈنس، خواتین کے لیے روزگار کی تربیت، اور نوجوانوں کے لیے رہنمائی جیسے پروگرام شروع کیے جا سکتے ہیں۔ آخر میں بزم خواتین یوتھ ونگ کے صدر نشت حیات اللہ نے کہا کہ ’’معاشرے صرف نعروں سے نہیں بنتے بلکہ علم، کردار، محنت اور اتحاد سے بنتے ہیں۔‘‘ انہوں نے معاشرے کے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ اپنی آنے والی نسل کے بہتر مستقبل کے لیے انفرادی اور اجتماعی سطح پر مثبت اقدامات کریں۔ خواتین کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

# ممتاز پی جی کالج میں فاؤنڈرز ڈے پر طلبہ کے مقابلے

## مضمون نگاری، پوسٹر میکنگ، تقریری و بیت بازی مقابلے منعقد

لکھنؤ: ممتاز پی جی کالج، لکھنؤ میں فاؤنڈرز ڈے کی مناسبت سے 15 اور 16 ستمبر کو طلبہ کی علمی، ادبی، تخلیقی اور فنی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے مقصد سے مختلف پروگراموں اور مقابلوں کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ دو روزہ پروگرام کے دوران مضمون نگاری، پوسٹر میکنگ، برجستہ تقریری مقابلہ (Extempore Speech) اور بیت بازی کے مقابلے منعقد ہوئے، جن میں کالج کے مختلف شعبہ جات کے طلبہ و طالبات نے جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیا۔ ان پروگراموں کی کنوینر ڈاکٹر شاہین جمال، انچارج کامرس فیکلٹی رہیں۔ ان کی نگرانی میں تمام پروگرام نہایت منظم، باوقار اور خوش گوار ماحول میں منعقد ہوئے۔ طلبہ نے مختلف موضوعات پر اپنی تخلیقی اور فکری صلاحیتوں کا اظہار کیا۔ مضمون نگاری کے مقابلے میں طلبہ نے اپنے مطالعے، فکر اور تحریری صلاحیت کا مظاہرہ کیا، جبکہ پوسٹر میکنگ کے ذریعے سماجی، تعلیمی اور فکری موضوعات کو موثر انداز میں پیش کیا گیا۔ برجستہ تقریری مقابلہ پروگرام کا ایک اہم حصہ رہا، جس میں شرکاء کو بغیر پیشگی تیاری کے دیے گئے موضوعات پر اظہارِ خیال کا موقع فراہم کیا گیا۔ طلبہ نے اعتماد، حاضر جوابی اور مؤثر اندازِ بیان کے ذریعے اپنی تقریری صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ اسی طرح بیت بازی کے مقابلے میں طلبہ نے اردو شاعری سے اپنی دلچسپی اور ادبی ذوق کا بھرپور اظہار کیا۔ مقابلے کے دوران طلبہ اور اساتذہ میں خاصا جوش و خروش دیکھنے میں آیا۔ اس موقع پر کالج کے پرنسپل پروفیسر نسیم احمد خان نے طلبہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ تعلیمی اداروں میں نصابی سرگرمیوں کے ساتھ غیر نصابی، ادبی اور تخلیقی سرگرمیوں کا انعقاد طلبہ کی شخصیت سازی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس طرح کے پروگرام طلبہ میں خود اعتمادی، قائدانہ صلاحیت، تخلیقی فکر، اظہارِ خیال اور باہمی تعاون کا جذبہ پیدا کرتے ہیں۔ انہوں نے فاؤنڈرز ڈے کی مناسبت سے منعقد کیے جانے والے ان پروگراموں کو کالج کی علمی و ادبی روایات کا اہم حصہ قرار دیا۔ پروگرام کے کامیاب انعقاد میں پروکٹر پروفیسر محمد سلمان خان، آرٹ فیکلٹی کی انچارج پروفیسر شازیہ صدیقی اور سائنس فیکلٹی کی انچارج ڈاکٹر اُما پانڈے سمیت کالج کے تمام اساتذہ نے بھرپور تعاون اور شرکت کی۔ اساتذہ نے مختلف مقابلوں کے انعقاد، طلبہ کی رہنمائی اور حوصلہ افزائی میں فعال کردار ادا کیا۔ مختلف مقابلوں میں طلبہ کی بھرپور شرکت نے پورے پروگرام کو مزید مؤثر اور دلچسپ بنا دیا۔ طلبہ نے نہ صرف اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا بلکہ فاؤنڈرز ڈے کے پیغام اور کالج کی علمی و ثقافتی روایات سے اپنی وابستگی کا بھی اظہار کیا۔ پروگرام کی کنوینر ڈاکٹر شاہین جمال نے تمام اساتذہ، منتظمین اور طلبہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ پروگرام کی کامیابی اجتماعی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ مستقبل میں بھی طلبہ کی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لیے اس نوعیت کے علمی، ادبی اور تخلیقی پروگرام تسلسل کے ساتھ منعقد کیے جاتے رہیں گے۔

# جنس محض حیاتیاتی حقیقت نہیں بلکہ یہ ایک لسانی اور ثقافتی تصور بھی ہے: ڈاکٹر سومیا شرما

## مانو لکھنو کیمپس میں توسیعی خطبے کا انعقاد

لکھنؤ 16 /ستمبر۔جنس کو محض حیاتیاتی حقیقت کے طور پر نہیں دیکھا جا سکتا، بلکہ یہ ایک لسانی اور ثقافتی تصور بھی ہے جو زبان اور ادبی نمائندگی کے ذریعے تشکیل پاتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار ڈاکٹر سومیا شرما (ایسوسی ایٹ پروفیسر۔ شعبہ انگریزی ۔افلو) نے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے لکھنؤ کیمپس میں ’جنس کی تفہیم: بیانیہ، زبان اور ادبی نمائندگی‘ کے موضوع پر توسیعی خطبہ کے دوران کیا۔ ابتدا میں کیمپس کی انچارج پروفیسر ہما یعقوب نے خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ توسیعی خطبات کیمپس کی ایک اہم علمی سرگرمی ہے۔ ڈاکٹر نزہت اختر نے نظامت کا فریضہ انجام دیا۔ ڈاکٹر آمنہ عنبرین نے کلمات تشکر ادا کیا۔ کیمپس کے طالب علم محمد سلیمان نے قرآن پاک کی تلاوت اور ترجمہ پیش کیا۔ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے ڈاکٹر سومیا شرما نے واضح کیا کہ بیانیے ہمارے ذہن میں صنفی کرداروں اور تصورات کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ صنفی مطالعات معاشرے میں راسخ دقیانوسی تصورات کو سمجھنے اور ان پر نظر ثانی کرنے میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ ڈاکٹر شرما نے اس بات پر زور دیا کہ ’’جنس ایک جامد حالت کے بجائے ایک متحرک اور مسلسل تشکیل پانے والا عمل ہے۔ روزمرہ کی زندگی میں جس کا اظہار رویے، گفتگو، لباس، حرکات و سکنات اور جسمانی زبان کے ذریعے ہوتا ہے۔‘‘ آخر میں انہوں نے زبان کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ’’زبان محض بنیادی الفاظ اور رسمی قواعد کا مجموعہ نہیں، بلکہ اس میں سیاقی معنی، علمِ تداول (Pragmatics)، بیانیہ اور باہم مربوط ابلاغ بھی شامل ہیں۔‘‘ اس موقع پر اساتذہ، ریسرچ اسکالر اور طلبہ موجود تھے۔ بعد میں سوالات کے سلسلہ شروع ہوا جس کے تشفی بخش جواب بھی مہمان مقرر نے دیے۔

### بارہ بنکی میں اے آئی ایم آئی ایم نے سیلاب متاثرین کی مدد کی

بارہ بنکی، 16 ستمبر (پریس ریلیز): بارہ بنکی کے سماجی و مذہبی رہنما اور اے آئی ایم آئی ایم کے 268 ویں اسمبلی حلقہ بارہ بنکی سے امیدوار محمد اخلاق ندوی کی قیادت میں پارٹی کے ذمہ داران اور کارکنوں نے سیلاب سے متاثرہ علاقے ہیتم پور کا دورہ کر کے متاثرین کی صورتحال کا جائزہ لیا اور ان کے درمیان ضروری اشیائے خورد و نوش و دیگر امدادی سامان تقسیم کیا۔ اس موقع پر اے آئی ایم آئی ایم کے ضلع صدر مولانا مسیح الرحمٰن رام نگر، وکاس سریواستو، مولانا خطیب علوی، اسرار، ریحان سمیت پارٹی کے دیگر عہدیداران اور کارکنان موجود رہے۔ وفد نے سیلاب اور دریائی کٹان سے متاثرہ خاندانوں سے ملاقات کی، ان کے مسائل سنے اور مشکل کی اس گھڑی میں ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ پارٹی کارکنوں کی جانب سے متاثرہ افراد میں کپڑے، پھل اور کھانے پینے کی ضروری اشیا تقسیم کی گئیں۔ اس موقع پر محمد اخلاق ندوی نے کہا کہ قدرتی آفت کے وقت متاثرہ خاندانوں کے ساتھ کھڑا ہونا انسانی اور سماجی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہیتم پور اور آس پاس کے علاقوں میں سیلاب اور کٹان سے لوگوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے، ایسے میں امداد کو محض رسمی سرگرمی کے بجائے ضرورت مند خاندانوں تک براہ راست پہنچانا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ متاثرین کو فوری ریلیف کے ساتھ ساتھ ان کے گھروں، روزگار اور بنیادی ضروریات کے تحفظ کے لیے بھی مؤثر اقدامات کی ضرورت ہے۔ پارٹی کی جانب سے متاثرہ خاندانوں کو یقین دلایا گیا کہ حالات معمول پر آنے تک ان کے مسائل کو متعلقہ سطح پر اٹھانے اور ممکنہ تعاون جاری رکھنے کی کوشش کی جائے گی۔

# تمام محنت کش صحافیوں کو یکساں سہولیات فراہم کی جائیں: یوپی ورکنگ جرنلسٹس یونین

## مہوبہ میں منعقدہ ۳/روزہ صوبائی نمائندہ اجلاس میں صحافیوں کے مسائل پر غور، حکومت سے متعدد مطالبات

لکھنؤ، 16 ستمبر (پریس ریلیز): یوپی ورکنگ جرنلسٹس یونین لکھنؤ نے مطالبہ کیا ہے کہ نئی لیبر کوڈ کے تحت شامل تمام محنت کش صحافیوں کو ریاستی حکومت کی جانب سے منظور شدہ صحافیوں کو ملنے والی تمام سہولیات فراہم کی جائیں اور منظور شدہ و غیر منظور شدہ صحافیوں کے درمیان تفریق ختم کی جائے۔ مہوبہ میں منعقدہ یونین کے تین روزہ صوبائی نمائندہ اجلاس میں صحافیوں کے مسائل پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ اجلاس میں ریاستی وزیر برائے جل شکتی رام کیش نشاد اور وزیر مملکت برائے محنت و روزگار منوہر لال منّو کوری نے شرکت کی اور یقین دلایا کہ یونین کے مطالبات کو وزیر اعلیٰ تک پہنچایا جائے گا۔ اجلاس میں مختلف اضلاع سے 300 سے زائد نمائندوں نے شرکت کی۔ اجلاس میں صحافیوں کو سرکاری اسپتالوں میں ریاستی ملازمین کے مساوی طبی سہولیات، ڈیسک کارکنوں کی منظوری، ریلوے سفر میں صحافیوں کو ملنے والی رعایت کی بحالی اور صحافی بندھو کمیٹی کو فعال کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ یونین کے صوبائی صدر حسیب صدیقی کی جانب سے پیش کردہ مطالباتی قرارداد میں صحافیوں کے لیے ملک گیر پنشن نظام، پی ایف پنشن میں اضافہ، صحافیوں کے تحفظ کے لیے قانون سازی، دورانِ ملازمت وفات پانے والے صحافیوں کے اہل خانہ کے لیے مستقل مالی امداد، سستے نرخوں پر رہائشی پلاٹ، چھوٹے و متوسط اخبارات کے لیے اشتہارات میں مناسب حصہ، ویب میڈیا پالیسی اور ریاستی سطح پر پریس کونسل کے قیام کا مطالبہ کیا گیا۔ اجلاس میں صحافیوں کو آیوشمان یوجنا میں شامل کرنے پر ریاستی حکومت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس کے دائرہ کار کو مزید وسیع کرنے کی تجاویز بھی پیش کی گئیں۔ مقررین نے صحافت کے شعبے میں موجود خامیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے ضابطۂ اخلاق کے لیے صحافیوں سے تجاویز طلب کیں۔ یونین کے جنرل سکریٹری دیوراج سنگھ نے سالانہ کارکردگی رپورٹ پیش کی، جبکہ آئی ایف ڈبلیو جے کے عہدیداران سمیت دیگر مقررین نے بھی خطاب کیا۔ اجلاس کے اختتام پر نمائندوں نے کھجوراہو کا دورہ کیا۔

اودھ نامہ

# نہ ستائش کی تمنا نہ صلہ کی پروا

انیس سوسینتالیس میں جب ہندوسان کی تقسیم ہوئی اور اس کی اپنی بلوچ رجمنٹ نے نئی سرحد عبور کر کے دوسری طرف جانے کا فیصلہ کیا تو بریگیڈیئر محمد عثمان نے یہیں ہندوستان میں ہی رہنے کا ارادہ کیا۔ قائداعظم کے لقب سے مشہور محمد علی جناح نے انہیں پاکستان جانے کی ترغیب دی لیکن عثمان نے اس پیشکش کو ٹھکرادیا، اور پھر انہوں نے جموں وکشمیر میں قابض فورسز کے خلاف نوہرہ کو دوبارہ فتح کرنے کی شاندار قیادت کی، جس کے نتیجے میں وہ انیس سوسینتالیس کی جنگ میں دشمن کے مقابلے میں جام شہادت نوش کرنے والے ہندوستانی فوج کے سب سے اونچے عہدے کے افسر بنے اوران کی اس گراں قدر قربانی پرانہیں مہاویر چکر سے نوازا گیا۔

دودہائیوں کے بعد غازی پور کے ایک گاؤں کے درزی کے بیٹے عبدالحمید کا نام ابھرتا ہے جنہوں نے انیس سوپینسٹھ کی جنگ میں اسل اتر کے مقام پر گرینیڈیرز کے کمپنی کوارٹر ماسٹر حوالدار کی حیثیت سے پاکستانی فوج کے پٹن ٹینکوں کے ایک طوفان کے سامنے چٹان کی طرح ڈٹ جانے کی لازوال مثال قائم کی۔ انہوں نے لڑائی کے دوران دشمن کے سات ٹینکوں کو تباہ کیا اور بالآخر مادروطن کی راہ میں اپنی جان نچھاور کردی، جس پر ہندوستان کے سب سے بڑے فوجی اعزاز پرم ویر چکر سے انہیں بعدازمرگ سرفراز کیا گیا۔

یہ وہ لوگ تھے جو کسی تماشائی کی داد یا تعریف کے لیے اپنی وفاداری کا مظاہرہ نہیں کررہے تھے، بلکہ یہ ایسے انسان تھے جن کے لیے اپنے پاؤں کے نیچے کی مٹی اورتن پر سجی وردی بالکل ایک ہی حقیقت کے دو نام تھے۔ یہی بے لوث جذبہ ہندوستان کے علمی سفر اور سائنسی ترقی میں بھی پوری آب وتاب کے ساتھ رواں دواں رہا ہے۔ جب سیٹلائٹ کا خلا میں روانہ ہونا قومی فخر کی علامت نہیں بنا تھا، تب بھی ذاکر حسین ایک بالکل الگ طرح کی فکری بنیاد رکھنے میں مصروف تھے۔ وہ گاندھی جی کی تحریکِ عدم تعاون کے دوران اپنی اعلیٰ تعلیم ادھوری چھوڑ کر باہر نکل آئے اور جامعہ ملیہ اسلامیہ کی بنیاد رکھی، جہاں دودہائیوں سے زائد عرصے تک وائس چانسلر کے طور پر خدمات انجام دینے کے بعد وہ ہندوستان کے پہلے مسلمان صدر کے منصب تک پہنچے۔ ان کا پختہ یقین تھا کہ کوئی بھی قوم اتنی ہی یقینی سے ایک ایک کلاس روم کی تعمیر سے بنتی ہے جتنی کہ وہ بٹالین کی تیاری سے بنتی ہے۔ کئی دہائیوں کے بعد جب دوہزار تیئیس میں چندریان تین نے چاند کے جنوبی قطب پر تاریخی قدم رکھا تو اس کے گائیڈنس سسٹمز پر برسوں محنت کرنے والے انجینئروں میں ثناء فیروز بھی شامل تھیں جو دوہزار تیرہ سے موہالی کے اسرو مرکز میں اپنے شوہر اور ساتھی انجینئر یاسر عمار کے ساتھ مل کر کام کررہی تھیں۔ ایک چھوٹے قصبے کی پرورش، ایک عام سی سرکاری نوکری اور چاند کی سرزمین پر تاریخی کامیابی: یہ بھی ہندوستان کی ایک ایسی ہی سچی اور خوبصورت مسلمان کہانی ہے جو شاذ ونادر ہی تذکروں کا حصہ بنتی ہے۔ ایسی کسی بھی داستان میں اس شخصیت کا ذکر کبھی ادھورا نہیں رہ سکتا جو تقریباً اپنی عاجزانہ فطرت کے برعکس ایک پوری نسل کے لیے ہندوستانی سائنس کا استعارہ بن گئے۔

اے پی جے عبدالکلام رامیشورم کے ایک کشتی بان (ملاح) کے گھر میں پیدا ہوئے، دفاعی اداروں اور اسرو میں محنت کی، اورایس ایل وی تھری کی تیاری میں اہم کردار ادا کیا جس نے ہندوستان کے پہلے سیٹلائٹ کو مدار میں پہنچایا، اوراس کے بعد وہ اگنی اور پرتھوی میزائل پروگراموں کے روح رواں بنے جنہوں نے ملک کو ایک ناقابلِ تسخیر دفاعی ٹیکنالوجی سے لیس کیا۔ انہوں نے یہی سادگی اور لگن صدارت کے منصب پر پہونچنے کے بعد بھی برقرار رکھی اور اس کے بعد کی پوری دہائی طلباء کے درمیان گزارتے ہوئے انہیں بغیر کسی خوف کے خواب دیکھنے کی تلقین کی۔ وہ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ خواب وہ نہیں جو نیند میں دکھائی دیں بلکہ وہ ہیں جو آپ کو سونے ہی نہ دیں، اورانہوں نے اس قول پر حرف بہ حرف عمل بھی کیا کیونکہ ۲۰۱۵ میں ان کا وصال شیلانگ کے انڈین انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ میں طلباء سے خطاب کرتے ہوئے عین لیکچر کے دوران ہوا۔

ہاکی کے میدان میں ایک بالکل مختلف اور سحر انگیز شاعری دیکھنے کو ملتی ہے، جہاں بنارس سے تعلق رکھنے والے انڈین ریلوے کے ویلفیئر انسپکٹر محمد شاہد اپنی لاجواب اسٹک ورک کی بدولت جادوگر کہلائے کیونکہ وہ مخالف ٹیم کے دفاع کو اس مہارت سے چیرتے چلے جاتے تھے کہ سب دیکھتے رہ جاتے۔ وہ انیس سواسی ماسکو اولمپکس میں گولڈ میڈل جیتنے والی ہندوستانی ٹیم کا حصہ تھے اور بعد میں انہوں نے قومی ٹیم کی کپتانی بھی کی۔ یہ وہ نام ہے کہ جس کے ساتھ ہی ایک ایسے شخص کی تصویر دل میں اترتی ہے جسے ٹرینوں کا نظام درست رکھنے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی مگر وہ میدان میں اترتا تو مخالف کھلاڑیوں کو یوں بے بس کردیتا گویا وہ اپنی جگہ پر جم کررہ گئے ہوں۔

---

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

# مساجد، مدارس اور مزارات نشانہ پر کیوں؟

ہندوستان کے سیاسی اور سماجی منظرنامے میں گزشتہ دہائی، بالخصوص 2014ء کے بعد سے، ایک نمایاں اور تشویشناک تبدیلی دیکھنے کو ملی ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور وزیراعظم نریندر مودی کے اقتدار میں آنے کے بعد اقلیتوں، بالخصوص مسلمانوں کی مذہبی اور ثقافتی شناخت کو مسلسل ہدف بنانے کے واقعات سامنے آرہے ہیں۔ سہارنپور میں عدالت کے احاطہ میں مسجد کو شہید کیے جانے کے بعد مسلمانوں وانکے مذہبی مقامات کو نشانہ بنائے جانے کی بحث تیز ہوگئی ہے۔ اے پی سی آر کے قومی سکریٹری ندیم خان کے مطابق نریندر مودی کی 2014 میں حلف برداری کے اگلے دن ہجومی تشدد کا پہلا واقع ہوا سامنے آیا۔ پونہ کے محسن شیخ کو مسجد سے نکلتے ہوئے بھیڑ نے پیٹ پیٹ کر قتل کردیا تھا۔ اس کے بعد ہجومی تشدد کا سلسلہ شروع ہوا اخلاق، پہلو خاں، رکبر راکبر، تبریز، جنید، نصیر، عمر، لقمان وغیرہ متاثرین کی طویل فہرست ہے۔ ڈاکٹر ظفر الاسلام خان نے اپنی کتاب Mob lynching in India میں ہجومی تشدد کے ہوئے 700 واقعات میں 2024 تک 1743 لوگوں کی موت کا انکشاف کیا ہے۔ نریندر مودی کے دوسری مرتبہ وزیراعظم بننے کے بعد بلڈوزر کی کاروائی شروع ہوئی۔ کسی نہ کسی بہانے مسلمانوں کی انفرادی جائیدادوں پر بلڈوزر چلایا گیا۔ سب سے پہلے مظفر نگر کے شاملی میں مستقیم کے گھر پر بلڈوزر چلا۔ کہا گیا کہ وہ جرائم پیشہ تھا جبکہ وہ گوشت کا کروباری تھا۔ اے پی سی آر کے اندازے کے مطابق مسلمانوں کی 1040 سے زیادہ جائیدادیں بلڈوزر سے بی جے پی اقتدار والی ریاستوں میں منہدم کی گئی ہیں۔

زیادہ تر بلڈوزر کی کاروائی ایف آئی آر میں نام درج کریا اس سے پہلے کی گئی ہے۔ 2024 کے بعد بلڈوزر کا رخ انفرادی پروپرٹیز سے کی مساجد، مدارس، مزارات اور قبرستانوں کی طرف ہوگیا۔ 2024 سے پہلے 2018 میں مظفرنگر کے تاولی میں نیشنل ہائی وے 58 کو چوڑا کرنے کے لیے مسجد کو شہید کیا گیا تھا۔ دوسری پریاگ راج میں قادری مسجد کو کنبھ کے لیے راستے کی توسیع کے لیے 2019 میں شہید کیا گیا تھا۔

وہ جگہیں جو صدیوں سے نہ صرف عبادت گاہیں بلکہ تہذیبی اور تعلیمی مراکز رہی ہیں، آج بلڈوزر پالیسی اور انتظامی کارروائیوں کا نشانہ بن رہی ہیں۔ 2014ء سے لے کر 2026ء کے موجودہ دورانیہ میں، ملک کے مختلف حصوں میں سیکڑوں مذہبی مقامات کو مسمار کیا گیا ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیموں اور بین الاقوامی سروے رپورٹس کے مطابق 2020ء کے بعد سے اب تک ملک بھر میں مساجد، مزارات، درگاہوں اور مدارس کے خلاف بلڈوزر اور انہدامی کارروائیوں کے 100,2 سے زائد واقعات یا کیسز درج کیے جا چکے ہیں۔ 2026ء کے ابتدائی اور درمیانی مہینوں کے محض 45 ایام کے اندر اتر پردیش، دہلی، مہاراشٹر، گجرات، راجستھان اور ہریانہ جیسے صوبوں میں 23 سے زائد تاریخی مساجد، مدارس، عیدگاہوں اور درگاہوں کو زمین بوس کیا گیا۔

1. اخوندجی مسجد اور مدرسہ بحرالعلوم (دہلی): جنوری 2024ء میں دہلی ڈویلپمنٹ اتھارٹی (DDA) نے مہرولی میں واقع 600 سال سے زائد قدیم اخوندجی مسجد کو رات کے اندھیرے میں مسمار کردیا۔

2. غریب نواز مسجد (بارہ بنکی، اتر پردیش): مئی 2021ء میں تحصیل والی مسجد کے نام سے معروف اس قدیمی مسجد کو انتظامیہ نے قوانین کی دھجیاں اڑاتے ہوئے مسمار کیا۔

3. سہارنپور کلکٹریٹ مسجد: ستمبر 2026ء میں اتر پردیش کے ضلع سہارنپور میں 115 سال سے زائد قدیم مسجد کو مقامی عدالت کے حکم کے فوراً بعد راتوں رات بلڈوزر سے مسمار کردیا گیا۔

4. گیر سومناتھ (گجرات): ستمبر 2024ء میں گجرات کے گیر سومناتھ علاقے میں ایک ہی رات میں 9 مساجد اور درگاہوں پر بلڈوزر چلا دیا گیا۔

مذہبی مقامات پر اس حد تک کارروائیاں اتفاقی نہیں بلکہ ایک واضح حکمت عملی کا حصہ معلوم ہوتی ہیں۔ حکمران جماعت کی نظریاتی سرپرست (آر ایس ایس اور دیگر راشٹریہ سویم سیوک تنظیمیں) ہندوستان کو "ہندو راشٹرا" کے طور پر پیش کرنے کے خواہاں ہیں۔ مسلم حکمرانوں کے دور میں تعمیر کی گئی تاریخی عمارتوں اور مساجد کو "غلامی کی علامت" یا "منادر پر قبضہ" قرار دے کر سیاسی و مذہبی دھرویکرن (قطب نما سیاست) کو فروغ دیا جاتا ہے۔ مدارس مسلمان اقلیت کے تعلیمی اور مذہبی بقا کے مرکز ہیں۔ آسام اور اتر پردیش جیسے صوبوں میں "سروے" اور "غیر قانونی عمارتوں" کے نام پر سو سے زائد مدارس کو سیل یا مسمار کیا گیا۔ آسام کے وزیراعلیٰ کے بیانات اس بات کا ثبوت ہیں جہاں انہوں نے کھلم کھلا مدارس کی بندکرنے کی وکالت کی ہے۔ انتخابات کے قریب آتے ہی مسلم مذہبی سائٹس سے متعلق تنازعات کو ہوادی جاتی ہے۔ کاشی (وارانسی)، متھرا، بھوج شالا، اور سنبھل کی مساجد کے خلاف سروے اور قانونی جنگ چھیڑ کر ہندو ووٹوں کو متحد کرنے کا کام کیا جاتا ہے۔ اتر پردیش سے شروع ہونے والی "بلڈوزر پالیسی" اب ریاست اور قانون کے نفاذ کا نیا علامتی ہتھیار بن چکی ہے۔ عدالت کے فیصلوں سے پہلے ہی ملزمان اور خاص طور پر مسلم سماج سے وابستہ جائیدادوں اور عبادت گاہوں کو گرانا ایک سیاسی کارنامہ بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔

ملک کی پارلیمنٹ نے 1991ء میں ایک اہم قانون منظور کیا تھا جسے Places of Worship (Special Provisions) Act, 1991 کہا جاتا ہے۔ اس قانون کے تحت 15 اگست 1947ء (ہندوستان کی آزادی) کے وقت جو مذہبی مقام جس صورت اور حالت میں تھا، اس کی مذہبی حیثیت کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا (بابری مسجد کے استثنٰی کے ساتھ)۔ اس کا مقصد ملک کے اندر مذہبی تنازعات اور پرانے تاریخی تنازعات کا خاتمہ تھا۔ مگر جسٹس چندر چوڑ نے وارانسی کی گیانواپی مسجد معاملہ میں سروے کی اجازت دے کر اس قانون کو کمزور کیا۔ اس کے بعد سے عدالتیں 1991ء کے قانون کے باوجود "سروے" کی اجازت دے رہی ہیں۔ متھرا کی شاہی عیدگاہ کے کیس میں عدالت نے یہ موقف اپنایا کہ 1947ء میں اس عمارت کی اصل مذہبی حیثیت کیا تھی، 1991 کے قانون کی خلاف ورزی نہیں ہے۔ اس چور راستے نے ہندو توا تنظیموں کو ملک بھر میں دسیوں مساجد کے خلاف پٹیشن دائر کرنے کا موقع فراہم کیا ہے۔

جسٹس بی آر گوئی نے بلڈوزر جسٹس کے خلاف اپنے فیصلے میں انہدامی کاروائی کے لیے قانونی عمل کو اپنانے پر زور دیا وہیں ڈولپمینٹ کے کاموں کو اس سے مستثنٰی رکھ کر انتظامیہ کو 1991ء کے قانون سے بچنے کا جواز فراہم کردیا۔ مساجد اور درگاہوں کی مذہبی حیثیت پر سوال اٹھانے کے بجائے انہیں "تجاوزات" (Encroachment)، "سرکاری زمین پر قبضہ" یا "سڑک کی کشادگی" میں رکاوٹ کا نام دے کر مسمار کیا جارہا ہے۔ سہارنپور مسجد اور مہرولی کی اخوندجی مسجد دونوں کیسز میں یہی طریقہ کار اپنایا گیا۔ سپریم کورٹ آف انڈیا کے لچکدار رویہ کی وجہ سے یہ قانون سختی سے نافذ نہیں ہوسکا۔ اگرچہ سپریم کورٹ نے کئی بار کہا کہ 1991ء کا قانون سیکولرزم کی روح ہے، لیکن ذیلی عدالتوں کو مختلف مساجد پر مقدمات کی سماعت سے روکنے میں ناکام رہا ہے۔

ان انہدامی کاروائیوں میں مسلمانوں کا اپنا رویہ بھی کچھ کم ذمہ دار نہیں ہے۔ کمیٹیوں کے جھگڑے اور کہیں قانونی چارہ جوئی میں غیر سنجیدگی نے بھی ان مسائل کو پیچیدہ بنایا ہے۔ کریڈٹ لینے کی ہوڑ اور انتظامیہ کی نظر میں اچھا بننے کی چاہ نے بھی معاملات کو بگاڑا ہے۔ جمہوریت میں اگر حکومت اور انتظامیہ مخالف ہو تو عوامی حمایت حاصل کرنے کا راستہ کھلا ہوتا ہے۔ کتنی جگہ مسلمانوں کے اپنے پڑوسیوں کے ساتھ تعلقات اچھے ہیں یہ محاسبہ کرنے کی ضرورت ہے۔ عوام کا دباؤ حکمرانوں کو جھکنے کے لیے مجبور کردیتا ہے۔

ان انہدامی کاروائیوں کے اثرات مسلم اقلیت کے جذبہ سیکیورٹی اور ملکی سالمیت پر گہرے پڑرہے ہیں۔ دہلی اور اتر پردیش میں گرائی گئی کئی مساجد اور درگاہیں 200 سے 1000 سال تک پرانی تھیں۔ ان کی مسماری سے ہندوستان کا مشترکہ تہذیبی ورثہ (گنگا جمنی تہذیب) اور معمارانہ تاریخ ہمیشہ کے لیے ختم ہورہی ہے۔ رات کے اندھیرے میں بھاری پولیس نفری کی موجودگی میں عبادت گاہوں کو گرایا جانا ریاست کی جانب سے شکوک پیدا کرتا ہے۔ مدارس کی مسماری سے ہزاروں غریب اور یتیم بچوں کی تعلیم اور چھت کا سہارا چھن گیا۔ بغیر نوٹس دیے، یا نوٹس اپیل کا وقت ختم ہونے سے پہلے راتوں رات بلڈوزر چلانا آئین کے آرٹیکل 14 (مساوات)، آرٹیکل 25 (مذہبی آزادی) اور آرٹیکل 21 (زندہ رہنے اور وقار کے حق) کی واضح خلاف ورزی ہے۔

مساجد، مدارس اور درگاہوں کے خلاف جاری یہ مہم محض جائیدادوں کا تنازع نہیں، بلکہ جمہوری ہندوستان کی روح پر ایک گہرا زخم ہے۔ سیکیولرزم، جو کہ بھارتی آئین کا بنیادی ڈھانچہ ہے، اس طرح کی یکطرفہ اور انتقامی کارروائیوں سے تیزی سے کھوکھلا ہورہا ہے۔ اگر اس انہدامی کارروائی اور قانون شکن رویے کو فوری طور پر نہ روکا گیا تو اس سے ملک کے سماجی تانے بانے کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا۔ سپریم کورٹ آف انڈیا کو Places of Worship Act,1991 کی بالادستی کا اعادہ کرتے ہوئے ایک مکمل اور سخت گائیڈ لائن جاری کرنی ہوگی جس کے تحت سرکاری یا تجارتی ترقی کے نام پر بھی کسی قدیم مذہبی مقام کو مسمار کرنے پر مکمل پابندی عائد کی جائے اور قصوروار انتظامی افسران پر کارروائی کی جائے۔ ملک کی بقا اور ترقی صرف آئین کی حکمرانی اور تمام اقلیتوں کی مذہبی و ثقافتی آزادی کے تحفظ میں ہی مضمر ہے۔☆

9810371907

---

ڈاکٹر سلیم خان

# برکس اجلاس: دل ملیں یا نہ ملیں ہاتھ ملاتے رہیے

20/ سال قبل معاشی تعاون کی خاطر برکس کی داغ بیل ڈالی گئی لیکن سیاست اور معیشت میں چولی دامن کا ساتھ ہے اس لیے انہیں الگ کرنا ممکن نہیں ہے۔ ابتداء میں یہ اتحاد صرف چار ممالک برازیل، روس، ہندوستان اور چین پر مشتمل تھا۔ اس وقت ہندوستان کے اندر منموہن سنگھ وزیراعظم تھے اوران میں یہ جرأت تھی کہ انہوں نے ایران سے تیل خریدنے کے معاملے میں امریکہ سے صاف کہہ دیا تھا کہ اس بابت ہم کسی کے دباؤ میں نہیں آئیں گے اوراپنے قومی مفاد میں آزادانہ فیصلے کریں گے۔ اس طرح یہ کہا جاسکتا ہے کہ یک قطبی عالمی سیاسی بساط پر یہ ایک امریکہ مخالف یا امریکی تسلط سے آزاد تنظیم تھی۔ اس میں چار سال بعد جنوبی افریقہ کو بھی شامل کیا گیا جو اب بھی امریکی اثر ورسوخ سے آزاد ملک ہے۔ جنوبی افریقہ کی شمولیت سے برکس میں آسٹریلیا کے علاوہ ایشیا، یوروپ، امریکہ اور افریقہ جیسے چار بڑے براعظم کے ممالک کی نمائندگی ہوگئی۔ اس میں مزید توسیع ہوئی تو مصر، ایتھوپیا، ایران، متحدہ عرب امارات، سعودی عرب اور انڈونیشیا کی شمولیت سے کچھ امریکہ نواز ممالک بھی اس اتحاد میں داخل ہوگئے۔

گردشِ زمانہ وزیراعظم نریندر مودی کو برسرِ اقتدار لے آیا تو ہندوستان پوری طرح امریکہ کا وفادار اور تابعدار ہوگیا۔ ایران کے بعد روس کے سستے تیل کی خرید سے اجتناب، امریکہ کا حکم ملتے ہی چابہار بندرگار میں کروڑوں کی سرمایہ کاری سے دستبردار ہوجانا۔ ایران کی جنگ کے فوراً پہلے اسرائیل کا دورہ اور دوران جنگ اسلحہ کی فراہمی نے ہندوستانی پوزیشن کو بری طرح متاثر کیا۔ غزہ کی نسل کشی پر خاموشی اور ایران پر حملے کے بعد مکمل سناٹے نے مودی سرکار کے احساسِ جرم کو ظاہر کردیا۔ اس کے بعد مودی جی ایران کے سارے پڑوسی ممالک کو فون کر کے ہمدردی جتانا اسرائیل نوازی کے زمرے میں چلاگیا۔ امریکہ کی خوشنودی کے لیے برکس میں شامل ایران سے فاصلہ رکھا گیا۔ اس خارجہ پالیسی نے نہ صرف ہندوستان کے وقار بلکہ مودی جی کے کردار کو مشکوک بنادیا اور یہی وجہ ہے کہ ایران وامریکہ سفارتکاری میں پاکستان نے ہندوستان کو مات دے دی کیونکہ ایران کے لیے ہندوستان پر اعتماد کرنا ممکن نہیں تھا۔ اس تناظر ایرانی صدر پزشکیان کی دہلی میں آمد اور مودی کے ساتھ ان کی تصویر غیر معمولی اہمیت کی حامل ہوگئی۔

برکس کے درجن بھر ممالک میں سے آدھا درجن ہم سایہ ہیں اور بدقسمتی سے ان سب کے بیچ تنازع ہے۔ اتفاق سے روس، برازیل، جنوبی افریقہ اور انڈونیشیا کے پڑوس میں کوئی برکس اتحاد کا ملک نہیں ہے اس لیے وہ سرحدی تنازعات سے محفوظ ہیں۔ چین اور ہندوستان کے درمیان سرحدی تنازعات بھوٹان سے لے کر اروناچل پردیش تک پھیلے ہوئے ہیں۔ گلوان گھاٹی میں ہونے والے تصادم کے بعد یہ تعلقات ایسے بگڑے کہ چینی صدر شی جن پنگ نے سات برس بعد دہلی کا پہلا دورہ کیا۔ 2020 کے سرحدی تنازعے کے بعد سے چین اور ہندوستان کے درمیان گہرا عدم اعتماد موجود رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شی جن پنگ اور نریندر مودی کے درمیان دوستانہ مصافحہ تو ہوا مگر گرمجوشانہ انداز میں معانقہ نہیں ہوا۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ شی جن پنگ نے دہلی 24 گھنٹے سے بھی کم وقت قیام کیا۔ انہوں نے شب میں مودی کی جانب سے دیئے جانے والے عشائیے میں بھی شریک ہونے سے گریز کیا۔ اس کے باوجود یہ اچھی بات ہے کہ سرکاری اعلامیوں کے مطابق دونوں رہنماؤں نے تجارتی روابط اور نقل وحمل کے رابطوں کو مضبوط بنانے اور ترکاوٹوں کو دور کرنے پر اتفاق کیا۔ دریائے نیل کے پانی کی تقسیم پر ایتھوپیا اور مصر میں بھی کشیدگی برقرار ہے اس کے باوجود یہ دونوں ممالک دہلی میں ایک ساتھ باہمی خیر سگالی کا مظاہرہ کرر ہے تھے۔ ایسے میں ندا فاضلی کا مشہور شعر یاد آتا ہے۔

دشمنی لاکھ سہی ختم نہ کیجے رشتہ
دل ملے یا نہ ملے ہاتھ ملاتے رہیے

متحدہ عرب امارات ایک ایسا ملک ہے جس کی سرحدیں دو برکس ممالک سعودی عرب اور ایران کے ساتھ مشترک ہیں۔ ایک زمانے میں ایران اور سعودی عرب ایک دوسرے کے سب سے بڑے دشمن تھے لیکن گردش زمانہ نے حالات یکسر بدل دیئے۔ اس کے پیچھے کئی عوامل ہیں، سب سے پہلا تو یہ ہے کہ ایرانی انقلاب کے حوالے سے سعودی حکومت کے اندر عدم تحفظ کے اندر کمی واقع ہوئی ہے۔ چین نے اپنی کاوش سے دونوں ممالک کو ایک میز پر لانے کی کامیاب کوشش کی اور اسرائیل نے قطر پر حملہ کر کے اسرائیل اور امریکہ کے اوپر سے اعتماد ختم کردیا۔ یہ عجب اتفاق ہے کہ سعودی عرب سے تو ایران کے تعلقات بہتر ہوگئے مگر جو امارات اور سعودی عرب ایک دوسرے کہ یارِ غار تھے اب آپس میں دشمن بن گئے ہیں۔ ابوظبی اور سعودی عرب کے درمیان بے شمار چیزیں مشترک ہیں مگر حالیہ برکس سربراہی اجلاس کے موقع پر ان دونوں ممالک کی مشترکہ نشست غیر معمولی اہمیت کی حامل ہے۔ ابوظبی کے ولی عہد شیخ خالد بن محمد بن زید النہیان کے ساتھ ایرانی صدر مسعود پیزشکیان کا دونوں فریقین کا ماضی کو پس پشت ڈال کر مستقبل کی طرف دیکھنے پر اتفاق کرنا نہایت خوش آئند ہے۔

مغربی ایشیا میں فوجی کشیدگی کے بعد ایران اور متحدہ عرب امارات (یو اے ای) کے رہنماؤں کے درمیان یہ پہلی براہِ راست ملاقات تھی۔ فی الحال مشرق وسطیٰ کے گلے کی ہڈی آبنائے ہرمز ہے اور امریکہ کے پاس اس علاقے میں اپنا وجود باقی رکھنے کا یہی ایک ذریعہ ہے۔ اس بابت صدر مسعود پیزشکیان نے کہا کہ عمان نے اسٹریٹجک آبنائے کے ذریعے جہاز رانی کے راستے کھولنے کے لیے ایک فریم ورک کو قبول کیا ہے۔ صدر مسعود پیزشکیان اور ولی عہد شہزادہ خالد کے درمیان ہونے والی ملاقات کو خطے میں کشیدگی کو کم کرنے کے لیے دونوں فریقوں کے درمیان بتدریج بات چیت کے امکان کے اشارے کے طور پر دیکھا گیا۔ امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے ایرانی مقاصد کو نشانہ بنانے والے فوجی حملوں کے بعد علاقائی کشیدگی میں مسلسل اضافہ ہوا۔ ایران پر امریکی-اسرائیل کے حملے کے بعد امریکی اتحادیوں کو نشانہ بناتے ہوئے جو جوابی کارروائی کی اس کا خمیازہ متحدہ عرب امارات کو اٹھانا پڑا اور تعلقات میں جو کشیدگی آئی تھی اس کو کم کرنے میں برکس کے اجلاس نے اہم کردار ادا کیا۔

دبئی، متحدہ عرب امارات کا سب سے بڑا شہر، ایک طویل عرصے سے قائم ایرانی کمیونٹی کا گھر ہے اور ایران کے لیے ایک اہم اقتصادی وسیلہ بھی ہے۔ اس تناظر میں شیخ خالد اور مسعود پزشکیان کا متعدد علاقائی اور عالمی امور پر تبادلہ خیال کے بعد کشیدگی کم کرنے، حالات کو مزید خراب ہونے سے روکنے اور خطے میں استحکام مضبوط بنانے کی کوششوں کی حمایت کی اہمیت پر بھی زور دینا اس کانفرنس کا ایک بڑا ماحصل ہے کیونکہ دونوں رہنماؤں نے خطے کے عوام کی خاطر امن اور ترقی کے مواقع کو آگے بڑھانے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ ان دونوں ہم سایہ ممالک نے تو کہہ دیا کہ ہماری آپس میں کوئی لڑائی نہیں ہے لیکن ہندوستان یہ نہیں کہہ سکتا کیونکہ اس کا ہر پڑوسی ناراض ہے۔ اس کی دوستی دور دراز کے اسرائیل اور امریکہ سے ہے۔

مشترکہ اعلامیہ میں ایران یا کسی عرب ملک کا نام لیے بغیر کہا گیا کہ مشرقِ وسطیٰ میں کشیدگی کے خاتمے کے لیے فریقین "تحمل" سے کام لیں۔ ایرانی جوہری تنصیبات پر امریکہ اور اسرائیل کے حملوں کا بلاواسطہ ذکر کچھ یوں کیا گیا کہ ہمیں سویلین جوہری تنصیبات پر جانے بوجھے حملوں پر تشویش ہے۔ یوکرین روس جنگ کے بارے میں کسی فریق کا نام لیے بغیر کہا گیا کہ "بین الاقوامی تنازعات کو اقوام متحدہ کے چارٹر کے تحت بات چیت اور سفارت کاری" سے حل کرنے کی ضرورت ہے۔ امریکہ کا نام لیے بغیر من مانے عالمی ٹیرف نافذ کرنے کی پالیسیوں کی بھی مذمت کی گئی۔

مشترکہ اعلامیہ میں جہاں تمام مسائل میں اخفاء کا رویہ اختیار کیا گیا وہیں فلسطین کے بارے میں قدرے کھل کے بات کی گئی کہ یہ اجلاس مقبوضہ فلسطین کے جغرافیہ وآبادی میں پرتشدد تبدیلی اور فلسطینیوں کی جبری بے دخلی کے اقدامات کی مذمت کرتا ہے۔ اس کا سب سے اہم اعلان یہ ہے کہ اسرائیل غزہ میں نسل کشی روکے اور انسانی امداد کی بلا رکاوٹ ترسیل کے لیے بین الاقوامی امدادی ایجنسیوں کو آزادانہ کام کرنے دے۔ اجلاس نے فلسطینی اتھارٹی کو اقوام متحدہ کی مکمل رکنیت دینے اور دور یاستی حل کو عملی شکل دینے کا بھی متفقہ مطالبہ کیا۔ اس طرح یہ کہا جاسکتا ہے سفارتی سطح پر کھل کر فلسطین کی حمایت اور اسرائیل کی مذمت نے برکس کے دہلی اجلاس کو یادگار بنادیا۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے کیونکہ دنیا کی نصف آبادی برکس ممالک میں رہتی ہے۔ عالمی معیشت میں برکس کا حصہ لگ بھگ چالیس فیصد اور تجارت میں پچیس فیصد ہے۔ چالیس فیصد تیل برکس ممالک میں پیدا ہوتا ہے۔ بدلتے ہوئے عالمی تناظر میں جبکہ "مغربی استعمار" انتشار کا شکار ہے۔ یورپ اور امریکہ کے روایتی اتحاد میں دراڑ پڑ چکی ہے، برکس جیسی تنظیموں کا کردار بہت اہم ہوجاتا ہے اور مستقبل میں طاقت کے توازن کی ازسرِ نوتشکیل کی جانب ایک اہم قدم قرار پاتا ہے۔

☆☆☆☆

---

جینت رائے چودھری

# یوپی آئی کی نئی فیس کا ڈیجیٹل ادائیگیوں پر کیا اثر ہوگا؟

ہندوستان کے ڈیجیٹل ادائیگی کے انقلاب کی سب سے نمایاں خصوصیت اب تک یہ رہی ہے کہ یوپی آئی کے ذریعے ادائیگی تقریباً مفت رہی ہے۔ مرکزی حکومت نے پیر کے روز یہ واضح کیا ہے کہ 15 اکتوبر سے اس نظام میں تبدیلی آنے والی ہے۔ یہ تبدیلی تمام معاملات کے لیے نہیں، بلکہ کچھ مخصوص قسم کی منتقلیوں کے لیے ہوگی۔ نئے نظام کے تحت مرچنٹ ڈسکاؤنٹ ریٹ (ایم ڈی آر) کے نام سے 0.4 فیصد فیس ان یوپی آئی ادائیگیوں پر عائد کی جائے گی جو تاجروں کو کی جائیں گی اور جن کی رقم 2,000 روپے سے زائد ہوگی۔ تاہم، 75,000 روپے یا اس سے زائد کی ادائیگیوں کے لیے یہ فیس زیادہ سے زیادہ 300 روپے تک محدود رہے گی۔ یہ فرق اہم ہے کیونکہ یہ فیس فرد سے فرد (پرسن ٹو پرسن) کو کی جانے والی ادائیگیوں پر لاگو نہیں ہوگی، جیسے کہ خاندان کے افراد یا دوستوں کے درمیان منتقل کی جانے والی رقم۔ 2,000 روپے تک کی مرچنٹ ادائیگیاں بھی اس فیس کے دائرے سے باہر رہیں گی۔ چند اہم اور ضروری شعبوں جیسے ریلوے، ٹیلی مواصلات، انشورنس اور ایندھن پر اس حد سے اوپر محض 5 روپے کی فلیٹ فیس عائد کی جائے گی۔ حکومت نے کہا ہے کہ ایم ڈی آر کی یہ رقم خود ادائیگی کے نظام کے اندر سے برداشت کی جائے گی اور اسے براہِ راست صارفین سے وصول نہیں کیا جائے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نظریاتی طور پر، یا کم از کم رسمی طور پر، یہ فیس تاجروں کو ادا کرنی ہوگی نہ کہ صارفین کو۔

یوپی آئی کا نظم ونسق سنبھالنے والے ادارے نیشنل پیمنٹس کارپوریشن آف انڈیا (این پی سی آئی) نے اس نظام کو اس طرح ترتیب دیا ہے کہ اکثر روزمرہ کے لین دین بغیر کسی فیس کے جاری رہیں گے، جیسا کہ حکام نے وضاحت کی ہے۔ اس بنا پر یہ تبدیلی اتنی ڈرامائی نہیں ہے جتنا کہ "مفت یوپی آئی کا خاتمہ" جیسا جملہ ظاہر کرتا ہے۔ تاہم، یہ ایک انتہائی اہم اور سنگین فیصلہ ہے، کیونکہ اس فیس کے ذریعے ہندوستان نے اپنے ڈیجیٹل ادائیگی کے بنیادی ڈھانچے کی قیمت طے کرنا شروع کردی ہے، جسے اب تک ادائیگی کی عام معاشی پالیسیوں سے قصداً دور رکھا گیا تھا۔ یوپی آئی کو محض ادائیگی کے ایک اور پروڈکٹ کے طور پر نہیں، بلکہ عام لوگوں کے لیے ایک عوامی ڈیجیٹل بنیادی ڈھانچے کے طور پر ڈیزائن کیا گیا تھا، اور یہ کامیاب بھی رہا۔ یوپی آئی نے مالیاتی سال 2025-26ء میں 314 لاکھ کروڑ روپے مالیت کے ریکارڈ 24,162 کروڑ لین دین کا نظم ونسق سنبھالا۔ ایک سبزی فروخت کرنے والا کیو آر کوڈ لگا سکتا تھا، ایک اوبر ڈرائیور کارڈ مشین کے بغیر ادائیگی قبول کرسکتا تھا، یا ایک چھوٹا ریستوراں کسی بینک یا کارڈ نیٹ ورک سے مرچنٹ فیس کا مول بھاؤ کیے بغیر رقم حاصل کرسکتا تھا۔ صارفین نقد رقم ساتھ رکھے بغیر براہِ راست اپنے بینک کھاتوں سے ادائیگی کرسکتے تھے۔ اس سادگی نے یوپی آئی کو ایک عادت بنانے میں مدد کی، اور پانچ سال میں اس کے صارفین کی تعداد میں تقریباً پانچ گنا اضافہ ہوا۔ اس نظام کو چلانے کے لیے حکومت کا استدلال ہے کہ ایک پائیدار انعامی نظام کی ضرورت ہے، جسے ہاتھوں سے گزرنے والی رقم کا ایک حصہ لیکر قائم کیا جاسکتا ہے۔ تاہم، سچائی یہ ہے کہ ہندوستان کے بینکوں اور فن ٹیک پلیٹ فارمز جیسے پے ٹی ایم، گوگل پے، واٹس ایپ پے وغیرہ کے لیے 2,000 روپے سے زائد کی ادائیگیوں پر 0.4 فیصد کی یہ چھوٹی سی فیس معمولی رقم نہیں ہے۔

ایم ڈی آر کی آمدنی ان اداروں کے درمیان تقسیم کی جائے گی، اور موجودہ حجم کے مطابق تخمینہ ہے کہ یہ نئی آمدنی سالانہ تقریباً 2 ارب امریکی ڈالر تک ہوسکتی ہے۔ بینکوں کو اس رقم کا تقریباً 40 فیصد ملنے کی توقع ہے، جبکہ ادائیگی کے پلیٹ فارمز اور دیگر درمیانی اداروں کو باقی حصہ ملے گا۔ اس کا مطلب ہے کہ جن کمپنیوں نے ہندوستان کی یوپی آئی معیشت کو بنانے میں مدد کی ہے، وہ اب ایک کہیں زیادہ پرکشش آمدنی اور منافع کے گراف کا سامنا کریں گی۔ یوپی آئی ایک کھلا ادائیگی نیٹ ورک ہے، لیکن صارفین کا بازار چند بڑی ایپلی کیشنز اور مالیاتی و ٹیکنالوجی اداروں کے قبضے میں ہے۔ یہ بڑے پلیٹ فارم پہلے ہی بہت بڑی تعداد میں لین دین کو انجام دیتے ہیں۔

اگرچہ بیشتر انفرادی لین دین پر کوئی ایم ڈی آر حاصل نہیں ہوتا، پھر بھی ان کا وسیع پیمانہ انہیں اپنے کاروبار کے دیکھ بھال کے اخراجات کو صارفین کی ایک بڑی تعداد میں تقسیم کرنے اور معقول منافع کمانے کا موقع دیتا ہے۔ تاہم، مارکیٹ میں داخل ہونے والی کسی چھوٹی فن ٹیک کمپنی کے پاس یہ فائدہ نہیں ہوگا، اور یہی فیس جو کاروبار کو پرکشش بنانے کے لیے بنائی گئی ہے، ان کے داخلے میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔ کچھ نقادوں نے یہ سوال بھی اٹھایا ہے کہ بالآخر یہ فیس صارفین پر ہی ڈالی جائے گی۔ رسمی طور پر عائد کی جانے والی یہ معمولی فیس تاجر پر پڑتی ہے، اور حکومت نے بینکوں کو ہدایت دی ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ تاجر اس لاگت کو صارفین پر نہ منتقل کریں۔ تاہم، جیسا کہ ہندوستان کا تجربہ رہا ہے، تاجروں کو اس فیس کی بھرپائی کے لیے قیمتوں میں تعدیل کرنے اور شاید اس سے منافع کمانے سے روکنے کے لیے کسی قابلِ عمل نظام کے بغیر ایسی ہدایات پر شاذ ونادر ہی عمل کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر، کوئی کاروبار نقد رقم کے لیے ایک قیمت اور یوپی آئی ادائیگی کے لیے دوسری قیمت پیش کرسکتا ہے۔ وہ رعایت میں کمی کرسکتا ہے یا قیمتوں میں ایسی معمولی تبدیلیاں کر سکتا ہے جنہیں ادائیگی کی فیس کے طور پر پہچاننا مشکل ہو۔ کیا اس طرح کے طریقہ کار عام ہوجائیں گے، یہی اس بات کا تعین کرے گا کہ نئی ایم ڈی آر فیس کا کتنا بوجھ بالآخر عام آدمی کی جیب پر پڑتا ہے۔ حکومت کو یہ بھی ثابت کرنے کی ضرورت ہوگی کہ فن ٹیک کمپنیوں اور بینکوں کے لیے آمدنی کا یہ نیا ذریعہ واقعی میں بہتر سکیورٹی، دھوکہ دہی کی مضبوط روک تھام، اور یوپی آئی خدمات میں مسلسل جدت لانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے یا نہیں۔☆

---

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

# کلکتے کا جو ذکر کیا تو سر جھک گیا میرا!

فہیم اختر (لندن)

کلکتہ کے مسلمانوں کی تاریخ کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ یہ وہ شہر ہے جہاں مسلمانوں نے صرف عبادت گاہیں نہیں بنائیں بلکہ تعلیمی ادارے قائم کیے، کتابیں لکھیں، اخبار نکالے، ادب تخلیق کیا اور ہندوستان کی سیاسی وتہذیبی زندگی میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔کلکتہ کبھی اردو صحافت کا ایک اہم مرکز تھا۔

یہاں سے نکلنے والے اخبارات نے صرف خبریں نہیں دیں بلکہ ایک پوری تہذیبی اور فکری دنیا کو زندہ رکھا۔یہی وہ کلکتہ ہے جہاں مسلمانوں کی کئی نسلوں نے محنت، تجارت، تعلیم، صحافت اور ادب کے ذریعے اپنی شناخت بنائی۔مگر آج اسی کلکتہ کے مسلمان ایک ایسے سوال کے سامنے کھڑے ہیں جس سے فرار ممکن نہیں،آخر ہم اپنی اس شاندار تاریخ سے کہاں سے کہاں پہنچ گئے؟ یہ سوال اس لیے بھی اہم ہے کہ آج صحافت، اردو اور مسلم اداروں کے نام پر سیاست کرنے والوں کی کارکردگی پر انگلیاں اٹھ رہی ہیں۔ اور جب انگلیاں اٹھتی ہیں تو صرف ایک شخص یا ایک ادارہ نہیں، پوری برادری کی ساکھ متاثر ہوتی ہے۔

صحافت جب چمچہ گری بن جائے تو صحافت کا کام اقتدار کی چاپلوسی کرنا نہیں، اقتدار سے سوال کرنا ہے۔صحافی کا قلم کسی سیاسی جماعت کا غلام نہیں ہونا چاہیے۔اس کا قلم عوام کی امانت ہوتا ہے۔مگر افسوس کہ ہمارے معاشرے میں ایک ایسی صحافت بھی پروان چڑھی جس نے سوال پوچھنے کے بجائے حکمرانوں کے سامنے سر جھکانا سیکھ لیا۔حکومت کی ہر غلطی میں مصلحت تلاش کی گئی، ہر ناکامی کا دفاع کیا گیا اور ہر سوال کرنے والے کو مخالف قرار دے دیا گیا۔ یہ صحافت نہیں، سیاسی چمچہ گری ہے۔اور جب یہی چمچہ گری اردو کے نام پر ہونے لگے تو معاملہ اور بھی سنگین ہوجاتا ہے۔کیونکہ اردو کسی سیاسی جماعت کی جاگیر نہیں۔ اردو کسی حکومت کی ملکیت نہیں۔اردو کسی اخبار یا کسی فرد کی میراث نہیں۔اردو ہم سب کی زبان ہے۔اس لیے جو شخص اردو کے نام پر اپنی سیاسی دکان چلاتا ہے، اسے سب سے پہلے اردو والوں کے سامنے جواب دہ ہونا چاہیے۔

انفورسمنٹ ڈائرکٹوریٹ نے 7 ستمبر 2026 کو ترنمول کانگریس کے راجیہ سبھا رکن ندیم الحق سے وابستہ مقامات پر کارروائی کی۔ رپورٹس کے مطابق کولکتہ، دہلی اور رانچی میں متعدد مقامات کی تلاشی لی گئی، جن میں پارک سرکس میں واقع اردو اخبار "اخبارِ مشرق" کا دفتر بھی شامل تھا۔ای ڈی کے مطابق تقریباً 60 کروڑ روپے کے لین دین سے متعلق مبینہ مالی بے ضابطگیوں کی جانچ کی جارہی ہے اور تحقیقاتی افسران مالی و ڈیجیٹل ریکارڈ کا جائزہ لے رہے ہیں۔ یہاں ایک بات ابتدا ہی میں واضح کردینی چاہیے، تفتیش الزام ہے، جرم کا ثبوت نہیں۔ کسی بھی شخص کو عدالت کے فیصلے سے پہلے مجرم قرار دینا نہ قانوناً درست ہے نہ اخلاقاً۔لیکن اسی کے ساتھ یہ سوال پوچھنے کا حق بھی عوام کو حاصل ہے کہ آخر یہ کارروائی اب کیوں ہوئی؟ اگر اتنی بڑی رقم کے لین دین کے بارے میں شبہات موجود تھے تو تحقیقات اتنے عرصے تک کہاں تھیں؟ اگر ایف آئی آر پہلے درج ہوچکی تھی تو کارروائی میں تاخیر کیوں ہوئی؟

کیا متعلقہ اداروں کے پاس پہلے سے مالی ریکارڈ موجود نہیں تھا؟ اور اگر یہ سب کچھ واقعی قانونی عمل کا حصہ ہے تو پھر تحقیقات مکمل ہونے کے بعد اس کی تفصیلات عوام کے سامنے بھی آنی چاہئیں۔ کیونکہ شفافیت صرف سیاست دانوں کے لیے نہیں، تحقیقاتی اداروں کے لیے بھی ضروری ہے۔ نہ سیاسی انتقام کا شور، نہ اندھی حمایت یہاں ایک اور خطرناک رویہ سامنے آتا ہے۔ جب کسی سیاسی شخصیت کے خلاف مرکزی تحقیقاتی ادارہ کارروائی کرتا ہے تو اس کے حامی فوراً اسے سیاسی انتقام قرار دیتے ہیں۔ دوسری طرف مخالفین فوراً اسے جرم کا ثبوت سمجھ لیتے ہیں۔ دونوں رویے غلط ہیں۔ اگر یہ سیاسی انتقام ہے تو ثبوت کے ساتھ سامنے لایا جائے۔ اگر مالی بے ضابطگی ہوئی ہے تو ثبوت کے ساتھ سامنے لائی جائے۔ عوام کو سیاسی نعرے نہیں، حقیقت چاہیے۔ ہمیں یہ بھی سمجھنا ہوگا کہ کسی مسلمان سیاست دان کے خلاف کارروائی کو فوراً مسلمانوں کے خلاف کارروائی قرار دینا بھی مسلمانوں کے مفاد میں نہیں۔ مسلمان اگر قانون کی بالادستی کا مطالبہ کرتے ہیں تو انہیں ہر شخص کے لیے ایک ہی اصول ماننا ہوگا۔ اپنا ہو یا پرایا، طاقتور ہو یا کمزور، حکمران جماعت سے وابستہ ہو یا مخالف جماعت سے، اگر قانون کے مطابق سوال بنتا ہے تو جواب دینا ہوگا۔

تو آج کلکتہ کے مسلمانوں کا سر کیوں جھکا ہے؟ اصل تکلیف یہاں سے شروع ہوتی ہے۔ جب کسی مسلمان کے نام سے وابستہ ادارے پر مالی بے ضابطگیوں کے الزامات لگتے ہیں، جب اردو اخبار کا نام کسی مالیاتی تحقیقات میں آتا ہے، جب مسلم اداروں کے نام پر سیاست کرنے والوں پر سوال اٹھتے ہیں تو اس کا اثر صرف متعلقہ افراد تک محدود نہیں رہتا۔ عام مسلمان بھی سوالوں کے کٹہرے میں کھڑا محسوس کرتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ کلکتہ کے بہت سے سنجیدہ اور باشعور مسلمان اس صورتحال سے دل گرفتہ ہیں۔ لیکن ہمیں دوسروں کو الزام دینے سے پہلے خود سے بھی سوال کرنا ہوگا۔ کیا ہم نے اپنے اداروں کی نگرانی کی؟ کیا ہم نے پوچھا کہ اردو کے نام پر آنے والا پیسہ کہاں خرچ ہوا؟ کیا ہم نے پوچھا کہ مسلم اداروں کے نام پر حاصل ہونے والی مراعات کا فائدہ عام مسلمان تک پہنچا یا چند مخصوص لوگوں تک محدود رہا؟ کیا ہم نے اپنے نمائندوں سے حساب مانگا؟ یا ہم نے صرف اس لیے خاموشی اختیار کی کہ وہ ہماری سیاسی پسند کے آدمی تھے؟ یہ خاموشی بھی کسی جرم سے کم نہیں۔

> مغربی بنگال میں ترنمول کانگریس کے طویل سیاسی دور نے مسلمانوں اور اردو سے متعلق بہت سے وعدوں، دعوؤں اور سیاسی بیانیوں کو جنم دیا۔ یقیناً حکومتوں نے کچھ کام بھی کیے ہوں گے اور ان کا اعتراف ہونا چاہیے۔ لیکن کسی حکومت کی کارکردگی کا جائزہ جذبات سے نہیں بلکہ اعداد و شمار سے لیا جانا چاہیے۔ مسلم اداروں کے نام پر کتنی رقم آئی؟ اردو کے فروغ کے لیے کتنے منصوبے بنے؟ کتنے منصوبے مکمل ہوئے؟ کتنی رقم خرچ ہوئی؟ اور اس کا فائدہ کس کو ملا؟ یہ سوال کسی حکومت کے خلاف تعصب نہیں۔ یہ عوام کے پیسے کا حساب ہے۔

مغربی بنگال میں ترنمول کانگریس کے طویل سیاسی دور نے مسلمانوں اور اردو سے متعلق بہت سے وعدوں، دعوؤں اور سیاسی بیانیوں کو جنم دیا۔ یقیناً حکومتوں نے کچھ کام بھی کیے ہوں گے اور ان کا اعتراف ہونا چاہیے۔ لیکن کسی حکومت کی کارکردگی کا جائزہ جذبات سے نہیں بلکہ اعداد و شمار سے لیا جانا چاہیے۔ مسلم اداروں کے نام پر کتنی رقم آئی؟ اردو کے فروغ کے لیے کتنے منصوبے بنے؟ کتنے منصوبے مکمل ہوئے؟ کتنی رقم خرچ ہوئی؟ اور اس کا فائدہ کس کو ملا؟ یہ سوال کسی حکومت کے خلاف تعصب نہیں۔ یہ عوام کے پیسے کا حساب ہے۔ افسوس یہ ہے کہ کلکتہ میں خود بہت سے مسلمان برسوں سے یہ شکایت کرتے رہے ہیں کہ اردو اور مسلم اداروں کے نام پر کچھ لوگوں نے اپنے مفادات ضرور حاصل کیے، مگر عام مسلمان اور اردو کا طالب علم اپنی جگہ کھڑا رہا۔ اگر یہ شکایت غلط ہے تو اسے مستند اعداد و شمار کے ذریعے غلط ثابت کیا جائے۔ اور اگر اس میں کچھ حقیقت ہے تو پھر ہمیں اپنے اندر کے ان کرداروں کا بھی احتساب کرنا ہوگا جنہوں نے اردو اور مسلمانوں کے جذبات کو اپنی ذاتی ترقی کا زینہ بنایا۔

اردو کو سیاسی سیڑھی نہ بنائیں اردو آج کسی ایک حکومت کی محتاج نہیں ہونی چاہیے۔ اردو کو سیاست دانوں کے دروازے پر کھڑے ہوکر اپنی بقا کی بھیک نہیں مانگنی چاہیے۔ اردو کی بقا کتاب میں ہے، اسکول میں ہے، یونیورسٹی میں ہے، لائبریری میں ہے، اخبار میں ہے، گھر میں ہے، نئی نسل کے ہاتھ میں ہے۔ اگر ہم واقعی اردو سے محبت کرتے ہیں تو ہمیں اردو کے نام پر شفاف ادارے بنانے ہوں گے۔ ایسے ادارے جن کا حساب عوام دیکھ سکیں۔ ایسے ادارے جن میں عہدے ذاتی جاگیر نہ ہوں۔ ایسے ادارے جہاں اختلاف کرنے والے کو دشمن نہ سمجھا جائے۔ اور ایسے اخبار جو حکومت سے قربت کے بجائے سچ سے قربت کو اپنا شعار بنائیں۔

مسلمانوں کا عدم تحفظ صرف باہر سے نہیں آتا، آج کلکتہ کے مسلمان اپنے مستقبل اور تحفظ کے بارے میں تشویش کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ احساس صرف سیاسی ماحول کا نتیجہ نہیں ہوتا۔ کسی قوم کا اندرونی اعتماد اس وقت بھی کمزور ہوتا ہے جب اس کے اپنے ادارے شفاف نہ ہوں، جب اس کے نمائندے جواب دہ نہ ہوں، جب اس کے نام پر سیاست کرنے والے خود سوالوں سے بھاگنے لگیں۔ ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ قوم کا وقار صرف باہر کے خطرات سے نہیں بچتا۔ قوم کا وقار اندر کی دیانت داری سے بھی محفوظ ہوتا ہے۔ اگر ہم اپنے اداروں کو صاف رکھیں، اپنے نمائندوں سے حساب لیں، اپنی صحافت کو آزاد رکھیں اور اپنی زبان کو سیاسی مفاد سے بالاتر رکھیں تو کوئی ہمیں آسانی سے بدنام نہیں کرسکتا۔ لیکن اگر ہم خود اپنے اداروں کے اندر ہونے والی خرابیوں پر خاموش رہیں تو پھر شکایت کا حق بھی کم ہوجاتا ہے۔ ہمیں سیاسی چمچوں نہیں، بے باک صحافیوں کی ضرورت ہے، آج کلکتہ کو ایسے صحافیوں کی ضرورت ہے جو حکومت سے بھی سوال کریں اور اپوزیشن سے بھی۔ جو اپنے دوست کے خلاف خبر چھاپنے کا حوصلہ رکھیں اور مخالف کے حق میں سچ لکھنے کی دیانت بھی۔ ہمیں ایسے قلم کار چاہئیں جن کی وفاداری کسی لیڈر سے نہیں بلکہ سچ سے ہو۔ اور ہمیں ایسے سیاسی کارکن چاہئیں جو اپنی جماعت کی غلطی کو غلط کہنے کا حوصلہ رکھتے ہوں۔ کیونکہ اندھی حمایت قوموں کو مضبوط نہیں کرتی۔ تنقید قوموں کو مضبوط کرتی ہے۔ احتساب قوموں کو مضبوط کرتا ہے۔ سچ قوموں کو مضبوط کرتا ہے۔ اور دیانت داری قوموں کو عزت دیتی ہے۔

اب فیصلہ کلکتہ کے مسلمانوں کو کرنا ہے۔ یہ وقت کسی ایک فرد کے دفاع میں سڑکوں پر نکلنے یا کسی دوسرے فرد کو پہلے ہی مجرم قرار دینے کا نہیں ہے۔ یہ وقت سوچنے کا ہے۔ ہمیں طے کرنا ہوگا کہ ہم اپنی آئندہ نسلوں کو کیا دیں گے؟ سیاسی وابستگی؟ شخصیت پرستی؟ چمچہ گری؟ یا دیانت، علم، صحافت، ادب اور کردار؟ اگر کسی ادارے میں مالی بے ضابطگی ہوئی ہے تو اس کا حساب ہونا چاہیے۔ اگر الزام جھوٹا ہے تو الزام لگانے والے کو جواب دینا چاہیے۔ اگر سیاسی انتقام ہوا ہے تو اس کے خلاف قانونی جدوجہد ہونی چاہیے۔ لیکن ہر صورت میں ایک اصول قائم رہنا چاہیے: سچ سامنے آنا چاہیے۔ کیونکہ سچ سے کسی قوم کا نقصان نہیں ہوتا۔ نقصان ہمیشہ جھوٹ سے ہوتا ہے۔

کلکتہ کے مسلمانوں کی تاریخ بہت بلند ہے۔ ہمیں اس تاریخ پر صرف فخر نہیں کرنا، اس کے معیار پر پورا بھی اترنا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے مشکل حالات میں علم کے چراغ جلائے، اردو صحافت کو زندہ رکھا، ادب کی خدمت کی اور ہندوستان کی تہذیبی تاریخ میں اپنا حصہ ڈالا ہے۔ آج پھر ایک امتحان ہمارے سامنے ہے۔ یہ امتحان کسی ایک سیاسی جماعت کا نہیں۔ یہ امتحان کسی ایک اخبار کا نہیں۔ یہ امتحان کسی ایک شخص کا نہیں بلکہ یہ کلکتہ کے مسلمانوں کی اجتماعی ساکھ کا امتحان ہے۔ ہمیں ثابت کرنا ہوگا کہ اردو کے نام پر کوئی ذاتی دکان نہیں چل سکتی۔ مسلمانوں کے نام پر کوئی ذاتی مفاد نہیں چل سکتا۔ صحافت کے نام پر سیاسی چمچہ گری نہیں چل سکتی۔ اور عوام کے پیسے کا حساب عوام سے چھپایا نہیں جاسکتا۔ اگر کسی پر الزام ہے تو قانون اپنا کام کرے۔ اگر کوئی بے گناہ ہے تو اسے انصاف ملے۔ مگر اس سارے عمل کے بعد بھی ہمیں اپنی صفوں میں جھانکنا ہوگا۔ ہمیں اپنے ادارے صاف کرنے ہوں گے۔ اپنی صحافت کو آزاد کرنا ہوگا۔ اپنی سیاست کو جواب دہ بنانا ہوگا۔ اور اپنی نئی نسل کو یہ یقین دلانا ہوگا کہ مسلمان ہونے کا مطلب صرف نعرہ نہیں، کردار بھی ہے۔

مجھے کلکتہ کے مسلمانوں سے آج بھی امید ہے مجھے یقین ہے کہ وہ اپنی تاریخ، اپنی تہذیب اور اپنی آنے والی نسلوں کے سامنے سرخرو ہوں گے۔ وہ اپنی ایمانداری، دیانت داری، اتحاد اور اجتماعی شعور سے ثابت کریں گے کہ چند افراد کے الزامات پوری قوم کی شناخت نہیں بن سکتے۔ مجھے کلکتہ کے مسلمانوں سے یہ بھی امید ہے کہ وہ اپنی ایمانداری اور دیانتداری سے ثابت کریں گے کہ وہ آج بھی ایک متحد، باوقار اور باعزت قوم ہیں۔ اور یہی کلکتہ کی اصل پہچان ہوگی۔ اردو زندہ رہے گی، اگر اردو والے اپنے کردار کو زندہ رکھیں گے۔ ☆☆☆

# شیخ حسینہ کے خلاف جولائی 2024 کی بغاوت کوئی عوامی مخالفت نہیں تھی

قمر خان

بنگلہ دیش کی عدلیہ سے موت کی سزا پانے کے باوجود شیخ حسینہ نے اِس سال کے اختتام تک گھر واپسی کا اعلان کیا ہے۔ جبکہ بنگلہ دیش سرکار نے شیخ حسینہ کی تقریر کی رپورٹنگ تک پر پابندی لگا رکھی ہے۔ اگر کوئی رپورٹر شیخ حسینہ کے بیان کی رپورٹنگ کرتا ہے تو اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ بنگلہ دیش کی سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ نے 5/اگست بروز بدھ کو ہوئی ایک پریس کانفرنس میں صاف کیا کہ وہ بنگلہ دیش واپس لوٹ کر گرفتاری دینے، جیل جانے یا موت کا سامنا کرنے کو تیار ہیں۔ فارین کریس پانڈینٹس کلب آف ساؤتھ ایشیا کی سطح پر کی جانے والی اس پریس کانفرنس کا انعقاد شیخ حسینہ کے زوال کی دوسری سالگرہ کے موقع پر کیا گیا تھا۔ جب شیخ حسینہ پریس کانفرنس کو مخاطب کر رہی تھیں اس وقت ڈھاکہ میں ان کا پتلا پھونکا جا رہا تھا۔ دوسری طرف بنگلہ دیش کے الیکشن کمیشن نے صدر کے انتخاب کے واسطے 20 اگست کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ یہ انتخاب وہاں کے ممبر پارلیمنٹ کریں گے۔

آیئے شیخ حسینہ کے ماضی کی طرف چل کر ان کی ذاتی اور سیاسی زندگی کا مختصر جائزہ لیا جائے۔ بنگلہ دیش کے مرحوم صدر شیخ مجیب الرحمن کی بیٹی شیخ حسینہ کی ولادت 28 ستمبر 1947 کو پوروی بنگال کے تنگی پارہ کے گوپال گنج میں ہوئی۔ ان کی والدہ کا نام فضیلت النساتھا۔ ان کی شادی 1968 میں ایم اے واجد میاں کے ساتھ ہوئی جو بنگالی سائنٹسٹ تھے۔ آگے چل کر 2009 میں واجد میاں کا انتقال ہوگیا۔ شیخ حسینہ کی اولادوں میں بیٹے کا نام مجیب اور بیٹی کا نام سائمہ ہے۔ انہوں نے ڈھاکہ یونیوٹی کے انڈین مویلا کالج سے تعلیم حاصل کی۔ ڈھاکہ یونیورسٹی میں اپنے طالب علمی کے دوران 1960 کے آخر میں شیخ حسینہ نے سیاست کی شروعات کی اور اپنے ملک کی آزادی کے واسطے پاکستان سرکار کے خلاف اپنے والد مرحوم کا ساتھ دینا شروع کردیا تھا۔ اس تعاون کے سلسلہ میں شیخ حسینہ کو دیگر فیملی ممبران کے ساتھ اکثر قرابت میں بھی رہنا پڑتا تھا۔ بنگلہ دیش کی سیاست کو مناسب رُخ دینے کے بعد شیخ حسینہ عالمی سطح پر اکلوتی ایسی خاتون بنیں جو پانچ مرتبہ بنگلہ دیش کی وزیر اعظم رہیں اور ان کی پارٹی نے پانچ سو سیٹوں میں سے 223 سیٹوں پر کامیابی حاصل کی۔ ایک طرف جہاں 15 اگست 1975 کو ہندوستان میں یوم آزادی کے جشن کی تقریبات منائی جارہی تھیں اسی صبح ڈھاکہ کی گلی نمبر 11 اور گلی نمبر 12 کے بیچ گھن موڑی کے بنگلہ 32 کے نزدیک فوج کی ہلچل تیز ہوئی، گولیاں چلنے کی آوازیں سنی گئیں۔ یہ بنگلہ اس دور میں بنگلہ دیش کے مرحوم صدر شیخ مجیب الرحمن کا تھا۔ وہاں اس وقت کنبہ کے بیس ممبر موجود تھے۔ دراصل یہ سب کچھ بنگلہ دیش کی فوج کی سطح پر شیخ مجیب الرحمن کی سرکار نے تختہ پلٹ کے تحت کی جانے والی کارروائی کے طور پر کھلی بغاوت کا حصہ تھی۔ اس ضمن میں فوجی ان کے گھر میں گھسے اور افراد کو گھر کے باہر لاکر انہیں اٹھارہ گولیاں تب تک ماری جاتی رہیں جب تک ان کی سانس باقی رہی۔ ینگ بندھو کہے جانے والے شیخ مجیب کے قتل اور اس وقت وہاں موجود دیگر بیس ممبران کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔

ان کے خاندان کی دو بیٹیاں بچ پائیں جو اس وقت ان کے ساتھ موجود نہ ہوکر تعلیم کے سلسلہ میں جرمنی میں تھیں جہاں فون کی گھنٹی بجی اور بڑی بیٹی کو سب سے پہلے یہ بُری خبر سننے کو ملی۔ مگر بنگلہ دیش کے بدلے ہوئے حالات معلوم ہونے پر بھی دونوں بہنیں وطن جا پانے کی ہمت نہیں جٹا سکیں۔ بنگلہ دیش کے اندر اس وقت جاری فاسٹ کارروائی کے باعث شیخ حسینہ کو بنگلہ سے تڑی پار کردیا گیا۔ بھارت نے ہمدردی کے تحت اس حادثہ کے بعد شیخ حسینہ کو سیاسی پناہ دیئے جانے کا فیصلہ اس دور کی وزیر اعظم کی سطح پر لیا گیا جس کے بعد شیخ حسینہ نے دلی آکر لاجپت نگر علاقہ کے ونگ روڈ واقع مقام پر اپنی پہچان بدل کر رہنے کا فیصلہ کیا۔

وقت گزرنے کے ساتھ جب بنگلہ دیش میں حالات معمول پر آگئے تب شیخ حسینہ نے بنگلہ دیش روانگی کا فیصلہ لیا۔ مگر وہاں پہنچتے ہی انہیں گرفتار کرلیا گیا جس کے بعد وہاں انہیں چھ ماہ تک حراست میں رہنا پڑا۔ اس بیچ شیخ مجیب کی شہادت کو یاد کر اُن سے ہمدردی کے باعث شیخ حسینہ کو بنگلہ دیش عوامی لیگ کا چیئرپرسن چن لیا گیا۔ بطور چیئرپرسن انہوں نے اپنے مرحوم والد کی قائم کردہ پارٹی عوامی لیگ کے دوبارہ فروغ کے واسطے جی جان لگادی۔ جس کے نتیجہ کے طور پر وہ آگے چل کر بنگلہ دیش کی وزیر اعظم بن گئیں۔

محمد قمر خان، مرزا دبیر لین لکھنؤ

☆☆☆

# جس کے ہوتے ہوئے ہوتے تھے زمانے میرے

## (وقت کے رخ پر لکھی عبارت) یادِ رفتگاں: فراز حامدی

ایم آئی ظاہر
موبائل نمبر 9928986086

اردو کے معروف شاعر ڈاکٹر فراز حامدی کا اتوار کی شام شاستری نگر میں انتقال ہو گیا۔۔ فراز حامدی صرف ایک شاعر نہیں تھے، وہ جے پور شہر کی ادبی پہچان تھے۔ ٹونک میں پیدا ہوئے، جے پور کو اپنا مسکن بنایا اور یہیں سے ادبی دنیا (2002) جیسا رسالہ نکالا۔ انہوں نے جے پور کو دہلی اور لکھنؤ کے مقابل ایک ادبی مرکز بنادیا۔ آج شاستری نگر کی گلیاں سوگوار ہیں کیونکہ ان کا سب سے خاموش مکین چلا گیا ہے۔

صبح اک نئی دلہن
رات کی تھکن سے چور
اپنی ہر پڑوسن کے پاؤں چھونے جاتی ہے
یہ جے پور کے کسی محلے کی ہی صبح کا منظر ہے جسے فراز حامدی نے اپنی نظم آشیرواد میں باندھا ہے۔

غزل-تنہائی کی گواہ

ان کی غزل کا مرکزی رنگ تنہائی ہے۔ لیکن یہ رونے والی تنہائی نہیں، سوچنے والی تنہائی ہے۔

آج اک اور برس بیت گیا اس کے بغیر
جس کے ہوتے ہوئے ہوتے تھے
زمانے میرے

یہ شعر ان کی غزل گوئی کی معراج ہے۔ ایک شخص کے جانے سے زمانے کا ویران ہوجانا۔

نظم-گاؤں کی گوری اور کلی کی امید

ان کی نظموں میں دو عنوان بہت اہم ہیں جو رسائل میں محفوظ ہیں میں کلی ہوں مری کھلنے کے لیے اور" یہ ہے گاؤں کی گوری۔ ایک میں امید ہے، دوسری میں مٹی کی خوشبو۔

میں کلی ہوں مری کھلنے کے لیے
یہ ہے گاؤں کی گوری

یہ دونوں عنوان بتاتے ہیں کہ فراز حامدی شہر کی مصنوعی روشنی کے نہیں، کھیت کی قدرتی کلی کے شاعر تھے۔

گیت اور دوہا - لوک سے جڑی شاعری

ریختہ پر ان کے کلام میں گیت اور دوہا کا الگ خانہ ہے۔ ان کی کتاب اردو دوہا (2006) 384 صفحات کی دستاویز ہے اور دوہا رنگ (2010) اس کی تکمیل ہے۔ دوہا میں کم لفظوں میں بڑی بات کہنے کا ہنر ہے۔

چوگنے ہوں تیرے بھاگ
امر رہے تر اسہاگ

یہ آشیرواد بھی دوہا کی طرح مختصر اور دعا جیسا ہے۔

حرفِ آخر: وقت کی عبارت

فراز حامدی نے توازن (2004)، اسلم حنیف (2006)، تنہائی کے رنگ (2014) جیسی کتابیں لکھیں۔ لیکن آج ان کے جانے پر ان کا یہی شعر سب سے سچا لگتا ہے، اسی لیے اسے آخر میں تبدیل کر کے لگا رہا ہوں۔

زلزلہ آیا اور آ کر ہو گیا رخصت مگر
وقت کے رخ پر تباہی کی عبارت لکھ گیا

فراز حامدی چلے گئے، لیکن وقت کے رخ پر اپنی عبارت لکھ گئے۔۔

( مصنف معروف شاعر اور صحافی ہیں)

☆☆☆

# ماحولیاتی تحفظ میں نظام طہارت کا رول

مسلم محمود، مسقط (عمان)

حفظان صحت اور ماحولیاتی آسودگی انسانی حیات کے اہم جزو ہیں۔ اسلام نے چودہ سو (1400) سال پہلے طہارت کو دین کا اہم رکن قرار دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صفائی نصف ایمان ہے" یہ حدیث اس بات کو واضح کرتی ہے کہ اسلام صرف عقائد کا مجموعہ ہی نہیں بلکہ مکمل طرز زندگی ہے۔ مسلمان دن میں پانچ بار نماز سے پہلے وضو کرتے ہیں، جس میں ہاتھ، منھ، چہرہ، ناک، بازو اور پاؤں دھونا ضروری ہے جو نہ صرف جسمانی طہارت ہے بلکہ طبی اعتبار سے بھی نہایت مفید ہے۔

اسلام میں پیشاب کے قطرے، خون اور دوسری نجاستیں ناپاک قرار دی گئی ہیں اور ان کے جسم یا کپڑوں پر لگ جانے سے نہ وضو ہوتا ہے نہ نماز قبول ہوتی ہے۔ لہٰذا ہر فراغت کے بعد پانی سے طہارت لازمی قرار دی گئی ہے۔ غسل کرنا، صاف ستھرا لباس پہننا، ناخن تراشنا، مسواک کرنا، غیر ضروری بالوں کو صاف کرنا اور خوشبو لگانا وغیرہ جیسے سارے فعل سنت نبویؐ ہیں۔ یہ سارے اعمال نہ صرف معاشرتی آداب بلکہ عبادت قرار دیے گئے ہیں۔ اسلام ذاتی صفائی سے لے کر گھر، گلی، محلہ اور مسجد کی صفائی پر زور دیتا ہے۔ اسلام اجازت نہیں دیتا کہ کوئی بھی ایسا کام کیا جائے جو دوسروں کے لیے تکلیف دہ ہو۔ حدیث کے مطابق مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ دوسروں کے لیے وہی پسند کرے جو خود اپنے لیے پسند کرے۔ لہٰذا یہ کیسے ہوسکتا ہی کہ مسلمان خود کے لیے صفائی ستھرائی پسند کرے اور دوسرے کے لیے نہیں، یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ خود کا گھر صاف کر کے کوڑا کرکٹ دوسرے کے راستہ میں یا گھر کے سامنے ڈال دے۔

مسلمان کو حکم دیا گیا ہے کہ خود کو صاف ستھرا رکھے تاکہ اس کی بدبو کی وجہ سے دوسروں کو زحمت نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں لہسن کھا کر نہ آؤ، تاکہ دوسرے نمازیوں کو برا نہ لگے۔ صاف کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا سنت رسولؐ ہے اور اس کے نہ صرف دوسروں پر بلکہ خود پر بھی خوش گوار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ہم سب رسولؐ کی تعلیمات اور طرز زندگی سے بخوبی واقف ہیں، مگر صد افسوس کہ مسلمانوں کے بیشتر علاقے ان کی گندگی اور صفائی کے فقدان سے پہچانے جاتے ہیں۔ قدم قدم پر کوڑا کرکٹ تھوک، پیک اور بلغم سے بچ کر نکلنا راہگیر کے لیے امر محال ہوتا ہے۔ جب کہ اسلامی تعلیمات کو پیش نظر رکھا جائے تو اس کے برعکس ہونا چاہیے تھا۔

جس دین میں صفائی نصف ایمان ہو اس دین کے ماننے والے صفائی میں سب سے پیچھے کیسے ہو سکتے ہیں۔

گھر کی صفائی سے لے کر گلی کوچہ، محلہ اور شہر کی صفائی ہر شہری کی اور خصوصاً مسلمانوں کی ذمہ داری اور اخلاقی فرض ہے۔ اسلام میں ذاتی طہارت، بیت الخلاء کے آداب سے لے کر غسل کے آداب تک بیان کیے گئے ہیں۔ باتھ روم اور ٹائلٹ کی صفائی کے بغیر ذاتی طہارت کیسے ممکن ہوسکتی ہے۔ ضروری ہے کہ باتھ روم کو استعمال کے بعد خشک رکھا جائے، غلاظت بہادی جائے اور بعد میں آنے والے کے لیے قابل استعمال بنایا جائے۔ فلش کیا جائے، باتھ روم کے فرش سے کپڑوں کو اونچا رکھا جائے تاکہ وہ فرش کے پانی سے لگ کر گیلا نہ ہوں۔ باتھ روم میں ننگے پاؤں نہ پھرا جائے۔

انسان کے لیے ظاہری صفائی کے ساتھ ساتھ باطنی صفائی بھی انتہائی اہم ہے۔ حسد، تکبر، بغض اور منافقت جیسے امراض انسان کی روح کو آلودہ کردیتے ہیں۔ ضروری ہے کہ انسان کا ظاہر و باطن دونوں آلودگیوں سے پاک ہو۔ ظاہری طہارت کے اثرات مزاج پر دیکھنے کے لیے غور کریں کہ شرارتیں کرنے والے بچے کو جب نہا دھلا کر صاف کپڑے پہنا دیے جاتے ہیں تو بچہ مہذب ہوجاتا ہے۔ کیوں کہ طہارت انسان کا فطری تقاضا ہے۔

دل کی طہارت کے لیے توبہ کو روحانی غسل قرار دیا گیا ہے۔ جب بندہ صدق دل کے ساتھ اپنے گناہوں پر نادم ہوتا ہے اور اللہ سے سچی معافی مانگتا ہے تو اس کا دل پاک صاف ہوجاتا ہے۔

صاف ستھرا انسان مہذب اور بااعتماد نظر آتا ہے۔ صفائی نظم وضبط اور وقار کی علامت ہے۔ جب صفائی عادت بن جائے تو زندگی کے ہر شعبہ میں ترتیب اور سلیقہ عیاں ہوتا ہے۔ صفائی نصف ایمان ہے، یہ صرف ایک قول ہی نہیں بلکہ ایک مکمل ضابطہ حیات اور طرزِ زندگی ہے، جو زندگی کے ہر شعبہ میں نظر آنا چاہیے۔

جب مسلمان طہارت کے اصول کو اپناتے ہیں تو وہ نہ صرف دینی تقاضے پورے کرتے ہیں، بلکہ دنیا کے لیے ایک مثالی قوم اور معاشرہ تشکیل کرتے ہیں۔ اللہ پاک صاف اور طاہر لوگوں کو پسند کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے" اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں سے محبت کرتا ہے " اور دوسری جگہ فرماتا ہے کہ "اپنے کپڑے پاک رکھو۔" آیئے عہد کریں کہ صاف ستھرے رہیں گے اور قرب وجوار کو صاف رکھ کر معاشرے کو صاف رکھنے میں تعاون کریں گے۔

☆☆☆

## ہندوستانی پارلیمانی وفد نے دولت مشترکہ پارلیمانی کانفرنس میں شرکت کی

نئی دہلی، 16 ستمبر (یواین آئی) جنوبی افریقہ کے کیپ ٹاؤن میں 12 سے 19 ستمبر تک منعقد ہونے والی 69ویں دولت مشترکہ پارلیمانی کانفرنس کے دوسرے روز ہندوستانی پارلیمانی وفد نے مختلف مباحثوں میں فعال طور پر حصہ لیا۔ راجیہ سبھا سکریٹریٹ نے بدھ کے روز بتایا کہ راجیہ سبھا کے نائب چیئرمین ہری ونش نے ''مختلف معیشتوں میں جامع اور منصفانہ تجارت کے لیے بین پارلیمانی مکالمے کو فروغ دینا اور دولت مشترکہ اور اس سے باہر عدم مساوات اور پسماندگی کو دور کرنا'' کے موضوع پر مرکزی اجلاس میں شرکت کی۔ انہوں نے باہمی پارلیمانی مفادات سے متعلق امور پر تبادلہ خیال اور ہندوستان و جنوبی افریقہ کے درمیان پارلیمانی تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے لیے جنوبی افریقہ کی نیشنل کونسل آف پروونسیز (این سی او پی) کی صدر ریفیلوے متشوبینی-تسیپانے کے ساتھ دوطرفہ ملاقات بھی کی۔ اتراکھنڈ اسمبلی کی اسپیکر ریتو کھنڈوری بھوشن نے ''نسلوں کے درمیان مساوات: پارلیمانی جمہوریت کا مستقبل'' کے موضوع پر دولت مشترکہ کی خواتین ارکان پارلیمنٹ کے اجلاس کی صدارت کی۔ دہلی اسمبلی کے اسپیکر وجیندر گپتا نے ''محدود صلاحیت رکھنے والی پارلیمانوں میں شمولیت کے اقدامات نافذ کرنا'' کے موضوع پر خواتین ارکان پارلیمنٹ، دولت مشترکہ پارلیمانی ایسوسی ایشن کی چھوٹی شاخوں اور معذوری کے حامل دولت مشترکہ کے ارکان پارلیمنٹ کی مشترکہ ورکشاپ کی صدارت کی۔

# ہندوستان پر 100 فیصد ٹیرف کا خطرہ، کانگریس برہم

### ملکارجن کھڑگے نے کہا کہ وزیر اعظم مودی آپ کے پیارے دوست 'اب کی بار ٹرمپ سرکار' کا حکم چلتا ہے، آپ گھٹنے ٹیک دیتے ہیں اور نتیجہ 140 کروڑ ہندوستانیوں کو برداشت کرنا پڑتا ہے

نئی دہلی۔(ایجنسی) امریکی پارلیمنٹ میں ایک بل پر بدھ کے روز فائنل ووٹنگ ہونی ہے، جس کے پاس ہونے کے بعد قانون بنانے کے لیے صدر ڈونالڈ ٹرمپ کو بھیجا جائے گا۔ یہ بل صدر کے پاس روس سے تیل اور گیس خریدنے والے ہندوستان سمیت کئی ممالک پر 100 فیصد ٹیرف لگانے کا اختیار دیتا ہے۔ ایسی صورتحال میں ہندوستان پر کافی زیادہ ٹیرف کا دباؤ بڑھ سکتا ہے۔ انہی خطرات کے مدنظر کانگریس نے مرکز کی مودی حکومت پر سخت تنقید کی ہے، اور کہا ہے کہ مودی حکومت کی خارجہ اور تجارتی پالیسیاں بری طرح ناکام رہی ہیں۔

کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر وزیر اعظم مودی پر سخت تنقید کی ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ ''وزیر اعظم مودی آپ کے پیارے دوست 'اب کی بار ٹرمپ سرکار' کا حکم چلتا ہے، آپ گھٹنے ٹیک دیتے ہیں اور نتیجہ 140 کروڑ ہندوستانیوں کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ اب ہندوستانی سامانوں پر 100 فیصد تک امریکی ٹیرف کا خطرہ

> کانگریس صدر نے یو پی آئی پر زیرو ایم ڈی آر کا نظام ختم کرنے کے حکومت کے فیصلے کو امریکی دباؤ سے جوڑتے ہوئے کہا کہ ٹیرف، تجارت، ایچ-1 بی ویزا، ویزا نظام اور ڈیجیٹل ادائیگی سمیت مختلف شعبوں میں امریکہ کا دباؤ بڑھ رہا ہے

منڈلا رہا ہے، آپ کی حکومت کی خارجہ اور تجارتی پالیسیاں بری طرح ناکام رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فارماسیوٹیکل، ٹیکسٹائل، انجینئرنگ کا سامان، کیمیکل، آٹو پارٹس، جواہرات اور زیورات، الیکٹرانکس اور ٹیکنالوجی کے شعبوں کو اس بھاری بھرکم ٹیرف سے زبردست جھٹکا لگ سکتا ہے۔

ملکارجن کھڑگے نے ہندوستانی کاروباریوں کو لگ رہے جھٹکوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پہلے 25 فیصد ٹیرف لگا، پھر 50 فیصد اور اب 100

فیصد ٹیرف کا خطرہ منڈلا رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس دوران مودی حکومت ایک ایسے ٹریڈ فریم ورک پر متفق ہوگئی، جو امریکی سامان کی ہندوستان کی زرعی مصنوعات تک پہنچ بڑھاتا ہے اور ہمارے کسانوں کے حق کو داؤ پر لگا دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ فریم ورک ہمیں اگلے 5 برسوں میں 500 بلین ڈالر کی امریکی اشیا خریدنے پر مجبور کرتا ہے۔ آن لائن ادائیگی 'یو پی آئی' پر فیس کے نفاذ پر تنقید کرتے ہوئے کھڑگے نے کہا کہ منگل کے روز یو پی آئی پر ایم ڈی آر کے معاملے میں گھٹنے ٹیکنا آپ کی حکومت کی کمزوری کی مثال ہے۔ ٹیرف اور تجارت سے لے کر ایچ 1 بی 1 امیگریشن، ویزا اور ڈیجیٹل ادائیگی تک، ہر معاملے میں واشنگٹن کا دباؤ بڑھتا ہی جا رہا ہے اور آپ یعنی 'ہاؤڈی مودی جی' مسلسل گھٹنے ٹیکتے جا رہے ہیں۔ یو پی آئی ادائیگی فیس معاملے پر کانگریس مرکزی حکومت کی خوب تنقید کر رہی ہے اور اس فیس کو مودی ٹیکس قرار دیا اور الزام لگایا کہ کمپرومائزڈ وزیر اعظم نریندر مودی نے تجارتی معاہدے کی طرح اس معاملے میں بھی امریکہ کے سامنے ہتھیار ڈال دیے ہیں۔

اس معاملہ میں کانگریس کے سابق صدر راہل گاندھی نے بھی گزشتہ روز سخت ردعمل ظاہر کیا تھا۔ انھوں نے کہا تھا کہ 2 ہزار روپے سے زیادہ کی کاروباری یو پی آئی لین دین کی تعداد تقریباً 5 فیصد ہے، لیکن یو پی آئی کے کل لین دین کی مالیت میں ان کی حصہ داری تقریباً 65 فیصد ہے اور اس کا بوجھ بالآخر قیمتوں میں اضافے کے ذریعے صارفین کی جیب پر ہی پڑے گا۔ اس سے قبل حکومت نے منگل کے روز ڈیجیٹل ادائیگی کے لیے نیا سسٹم جاری کیا۔ اس کے تحت 2000 روپے سے زیادہ کی یو پی آئی ادائیگی وصول کرنے پر تاجروں سے 0.4 فیصد ایم ڈی آر فیس وصول کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس میں 75000 روپے یا اس سے زیادہ کی ادائیگی پر زیادہ سے زیادہ 300 روپے فیس دینا ہوگی۔ اس کے ساتھ ہی جنوری 2020 سے نافذ زیرو ایم ڈی آر نظام ختم ہوگیا اور نئی تبدیلیاں اگلے ماہ 15 اکتوبر سے نافذ ہوں گی۔

## ابھیشیک بنرجی کے دفتر کا بے دخلی نوٹس منسوخ

### کلکتہ ہائی کورٹ نے دی فائر سیفٹی اقدامات کی ہدایت

کولکاتا: (ایجنسی) کلکتہ ہائی کورٹ کی یک رکنی بنچ نے بدھ کو ترنمول کانگریس کے جنرل سکریٹری اور ڈائمنڈ ہاربر سے پارٹی کے رکن پارلیمنٹ ابھیشیک بنرجی کے وسطی کولکاتا کے کیمک اسٹریٹ واقع دفتر کو مغربی بنگال فائر سروسز محکمہ کی جانب سے جاری کیے گئے بے دخلی کے نوٹس کو منسوخ کر دیا۔ جسٹس کرشنا راؤ کی یک رکنی بنچ نے معاملے کی سماعت کے بعد یہ حکم سنایا۔ عدالت نے اس سے قبل فائر سروسز محکمہ کی جانب سے جاری نوٹس پر عبوری روک لگا دی تھی۔ بدھ کو معاملے کی دوبارہ سماعت ہوئی، جس کے اختتام پر عدالت نے مذکورہ نوٹس کو ہی منسوخ کر دیا۔ عدالت نے فائر سروسز محکمہ کو ہدایت دی کہ وہ کیمک اسٹریٹ واقع دفتر کا معائنہ کرنے سے قبل ترنمول کانگریس کو اس کی تاریخ کے بارے میں پیشگی اطلاع دے۔ عدالت نے واضح کیا کہ محکمہ کو پہلے پارٹی کو دفتر میں اختیار کیے جانے والے ضروری آگ سے بچاؤ اور حفاظتی اقدامات کے بارے میں آگاہ کرنا ہوگا۔ جسٹس کرشنا راؤ کے مطابق، فائر سروسز محکمہ کی جانب سے حفاظتی رہنما خطوط فراہم کیے جانے کے بعد ترنمول کانگریس کو ان ہدایات کے مطابق دفتر میں ضروری حفاظتی انتظامات کرنے ہوں گے۔ عدالت نے یہ بھی واضح کیا کہ اگر پارٹی ان ہدایات پر عمل نہیں کرتی تو فائر سروسز محکمہ متعلقہ قانونی دفعات کے تحت مناسب کارروائی کرنے کے لیے آزاد ہوگا۔

ابھیشیک بنرجی کا یہ دفتر گزشتہ ماہ سے ہی تنازع میں ہے۔ معاملہ اس وقت شروع ہوا جب کولکاتا میونسپل کارپوریشن (کے ایم سی) کے اہلکاروں اور پولیس نے عمارت کی چھت سے ایک مبینہ غیر قانونی بل بورڈ ہٹانے کی کارروائی کی تھی۔ اس کارروائی کے دوران ترنمول کانگریس کے کارکنوں اور کے ایم سی اہلکاروں و پولیس کے درمیان جھڑپ کی صورت حال پیدا ہوگئی تھی۔ اس موقع پر ابھیشیک بنرجی کے علاوہ پارٹی کے راجیہ سبھا رکن پارلیمنٹ ڈیرک او برائن اور دیگر ترنمول رہنما ہمایوں کبیر اور ہیشونار چٹرجی بھی موجود تھے۔ واقعے کے بعد مقامی شیکسپیئر سرانی پولیس اسٹیشن میں ابھیشیک بنرجی، ڈیرک او برائن، کبیر اور چٹرجی کے خلاف تین ایف آئی آر درج کی گئی تھیں۔

## 11 روپے کے 'آئی وی سیٹ' کی 'ایم آر پی' 325 روپے!

### طبی سامان کی قیمتوں پر آئی اے ایس افسر نے اٹھایا سوال

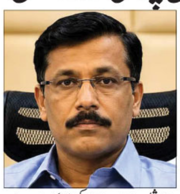

ممبئی (ایجنسی) اسپتال میں علاج کے دوران مریض کے ہاتھ میں جو بل آتا ہے، اس میں کئی ایسی چیزیں شامل ہوتی ہیں جن کی اصل خرید قیمت کا شاید ہی مریض کو علم ہوتا ہے۔ اب مہاراشٹر کے آئی اے ایس افسر تکارام منڈے نے 'ایکس' پوسٹ کے ذریعے میڈیکل کنزیومیبلز (طبی استعمال کی اشیاء) کی قیمت اور ان کی تجارتی قیمت کے درمیان فرق پر سوال اٹھایا ہے۔ انہوں نے مہاراشٹر میں کیے گئے ایک سروے کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ 11.50 روپے کے آئی وی انفیوژن سیٹ کی ایم آر پی 325 روپے تھی۔

اسپتال کا بل دیکھتے وقت کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ جس طبی سامان کی آپ ادائیگی کر رہے ہیں... ہسپتال نے اسے کتنے میں خریدا ہوگا؟ مہاراشٹر فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن کے کمشنر آئی اے ایس افسر تکارام منڈے نے یہی سوال اٹھایا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں مہاراشٹر کے اسپتالوں میں طبی استعمال کی اشیاء کے ایک سروے کا حوالہ دیا۔ اس کے مطابق 5.11 روپے کی تجارتی قیمت والے ایک آئی وی انفیوژن سیٹ کے لیے مریض سے تقریباً 29 گنا زیادہ رقم وصول کی جاتی ہے۔ صرف آئی وی سیٹ ہی نہیں تکارام منڈے کی پوسٹ میں 2 مزید مثالیں دی گئی ہیں۔ 6 روپے 75 پیسے میں خریدی گئی سرنج کی ایم آر پی 57 روپے 20 پیسے بتائی گئی اور 29 روپے 41 پیسے میں خریدے گئے کیتھیٹر کی ایم آر پی 310 روپے تھی۔ یعنی ان 3 مثالوں میں تجارتی قیمت اور ایم آر پی کے درمیان بڑا فرق نظر آتا ہے۔ جب آپ کسی میڈیکل اسٹور سے دوا خریدتے ہیں تو آپ کے پاس قیمت دیکھنے اور دوسرے برانڈ سے موازنہ کرنے کا اختیار ہوسکتا ہے۔ لیکن اسپتال میں داخل مریض کی صورتحال مختلف ہوتی ہے۔ علاج کے دوران استعمال ہونے والے آئی وی سیٹ، سرنج یا کیتھیٹر کی قیمت کے لیے مریض عام طور پر نہ تو مختلف دکانوں پر جا کر قیمتیں تلاش کرسکتا ہے اور نہ ہی علاج کے دوران متبادل چیزوں کا موازنہ کرسکتا ہے۔ سامان استعمال ہوتا ہے اور اس کا خرچ براہ راست اسپتال کے بل میں شامل ہوجاتا ہے۔ یعنی جس شخص کی جیب سے رقم جارہی ہے، اسی کے پاس قیمت کی مکمل معلومات نہیں ہوتیں۔

## بنگلہ دیش تبصرے کا معاملہ: کلکتہ ہائی کورٹ نے ممتا بنرجی کے خلاف مفاد عامہ کی عرضی خارج کی

کولکاتا، (یواین آئی) کلکتہ ہائی کورٹ نے مغربی بنگال کی سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کے بنگلہ دیش کے سلسلے میں کیے گئے مبینہ تبصروں کے خلاف دائر مفاد عامہ کی عرضی بدھ کو خارج کر دی۔ چیف جسٹس رویندر وی گاگے کی سربراہی والی ڈویژن بنچ نے ریاستی حکومت کی اس رپورٹ پر غور کرنے کے بعد عرضی خارج کرتے ہوئے کہا کہ محترمہ بنرجی کے بیانات سے کوئی قابل دست اندازی جرم تشکیل نہیں پاتا۔ یہ مفاد عامہ کی عرضی ابھر تنوسر کار نے دائر کی تھی اور اس میں الزام لگایا گیا تھا کہ 2 جون کو دھرم تلا کے وائی چینل پر منعقدہ ایک سیاسی پروگرام کے دوران محترمہ بنرجی کے تبصرے بنگلہ دیشی نوجوان رہنما عثمان ہادی کے قتل سے متعلق تھے۔ تاہم، اپنی تقریر میں انہوں نے براہ راست کسی شخص کا نام نہیں لیا تھا۔ عرضی گزار کا کہنا تھا کہ اس طرح کے تبصروں سے سفارتی تعلقات اور سماجی ہم آہنگی متاثر ہوسکتی ہے۔ معاملے کی سماعت کے دوران عدالت نے ریاستی حکومت سے تفصیلی رپورٹ طلب کی تھی۔ اس سے پہلے یکم ستمبر کو سماعت کے دوران اس وقت کے قائم مقام چیف جسٹس تپوبرت چکرورتی نے عرضی پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا تھا کہ ''کوئی شخص کچھ بھی کہے، کیا عدالت کو ہر بات سننی چاہیے؟ اسے مفاد عامہ کی عرضی کے طور پر کیوں قبول کیا جانا چاہیے؟'' انہوں نے تشویش ظاہر کی تھی کہ مفاد عامہ کی عرضیوں کا استعمال تیزی سے ایک خاص ''ہتھیار'' یا ''آلے'' کے طور پر کیا جا رہا ہے۔ محترمہ بنرجی نے 2 جون کے پروگرام میں کہا تھا کہ مغربی بنگال کی اسپیشل ٹاسک فورس (ایس ٹی ایف) نے بنگلہ دیش کے ایک ''بڑے قاتل'' کو گرفتار کیا ہے، جو میگھالیہ کے راستے بنگال میں داخل ہوا تھا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا تھا کہ مرکزی وزیر داخلہ نے ذاتی طور پر ان سے اس سلسلے میں بات کی تھی اور ملک کے مفاد میں تفصیلات عام نہ کرنے کی درخواست کی تھی۔ جب

## روپیہ 3 پیسے کمزور

ممبئی۔ بینکوں کے درمیان زرمبادلہ بازار میں روپیہ بدھ کو 3 پیسے کمزور ہوگیا اور کاروبار کے اختتام پر ایک ڈالر کی قیمت 95.91 روپے رہی۔ گزشتہ کاروباری دن ہندوستانی کرنسی 34 پیسے کی گراوٹ کے ساتھ 95.88 روپے فی ڈالر پر بند ہوئی تھی۔ روپے کی شروعات ایک پیسے کی کمی کے ساتھ 95.89 روپے فی ڈالر پر ہوئی۔ دن بھر یہ محدود دائرے میں رہا۔

## امبیڈکر کے مجسمے کو نقصان پہنچانے کے خلاف بی جے پی اور بی ایس پی کارکنوں میں جھڑپ، وجے سامپلا زخمی

ہوشیارپور، (یو این آئی) پنجاب میں ہوشیارپور ضلع کے بریاں کلاں گاؤں میں ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے مجسمے کو مبینہ طور پر نقصان پہنچائے جانے کے خلاف بدھ کو الگ الگ احتجاج کر رہے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کے کارکنوں کے درمیان جھڑپ ہوگئی اور اس دوران سابق مرکزی وزیر اور بی جے پی رہنما وجے سامپلا کے چہرے پر معمولی چوٹیں آئیں۔ بی جے پی کے ضلع صدر نتن گپتا کی قیادت میں بی جے پی رہنما اور کارکنان مجسمے کو نقصان پہنچانے کے ملزمان کی گرفتاری کے مطالبے کو لے کر موقع پر پہنچے تھے۔ وہاں، دیہاتیوں اور بی ایس پی کارکنوں کا پہلے سے ہی دھرنا چل رہا تھا۔ بی جے پی کارکنوں نے پنجاب حکومت کے خلاف نعرے بازی کی۔ مسٹر سامپلا نے الزام لگایا کہ جب وہ مظاہرین سے خطاب کرنے پہنچے تو کچھ لوگوں نے ان سے مائیک چھین لیا، جس کے بعد دونوں فریقین میں دھکا مکی ہوئی اور ان کے چہرے پر چوٹ آئی۔

انہوں نے اس معاملے میں ذمہ دار لوگوں کے خلاف مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے اسے پہلے سے منصوبہ بند واقعہ قرار دیتے ہوئے الزام لگایا کہ ماحول خراب کرنے کے لیے کچھ عناصر کو لگایا گیا تھا۔ بی ایس پی کے پنجاب کے ریاستی صدر اور سابق رکن راجیہ سبھا اوتار سنگھ کریم پوری نے الزام لگایا کہ بی جے پی کارکنوں نے پرامن دھرنے کو متاثر کرنے کی کوشش کی اور دھکا مکی کے دوران مائیک ٹوٹ گیا۔ انہوں نے مجسمے کو نقصان پہنچانے کے ملزمان اور جھڑپ میں شامل لوگوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے 18 ستمبر کو ہوشیارپور میں احتجاج کی کال کو دہراتے ہوئے انتظامیہ سے تب تک ملزمان کو گرفتار کرنے اور موقع پر ڈاکٹر امبیڈکر کا نیا مجسمہ نصب کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر ایسا نہ ہوا تو بی ایس پی آئندہ کے لائحہ عمل کا اعلان کرے گی۔ بعد میں دونوں فریقین کے درمیان سمجھوتہ ہونے کے بعد بی جے پی رہنما اور کارکنان موقع سے چلے گئے

## عمر عبداللہ نے لداخ کے رہنماؤں کو مرکز کی زبانی یقین دہانیوں پر بھروسہ نہ کرنے کا مشورہ دیا

سری نگر، (یواین آئی) جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے بدھ کو لداخ اور کرگل کی قیادت کو مشورہ دیا کہ وہ مرکزی حکومت کی زبانی یقین دہانیوں پر بھروسہ نہ کریں اور کہا کہ کسی بھی یقین دہانی پر بھروسہ کرنے سے پہلے وعدے تحریری طور پر لئے جانے چاہئیں۔ عمر عبداللہ نے صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ لداخ کے اپنے مسائل ہیں اور وہ وہاں کے رہنماؤں کو صرف ''ایک دوست اور بڑے بھائی'' کی حیثیت سے مشورہ دے سکتے ہیں۔ مسٹر عمر نے کہا کہ ''براہ کرم مرکزی حکومت کے کسی بھی وعدے پر اس وقت تک یقین نہ کریں جب تک کہ وہ اس پر دستخط کر کے آپ کو تحریری طور پر نہ دے دیں۔'' انہوں نے کہا کہ جموں و کشمیر خود بھی ایسی زبانی یقین دہانیوں کا تجربہ کر چکا ہے جو پوری نہیں ہوئیں۔ انہوں نے مرکزی حکومت کی اس یقین دہانی کا حوالہ دیا کہ اسمبلی انتخابات کے فوراً بعد ریاستی حیثیت بحال کر دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ''ہم سے بھی وعدہ کیا گیا تھا کہ انتخابات کے فوراً بعد ریاست کی حیثیت بحال کر دی جائے گی۔ اب تقریباً 2 سال ہو چکے ہیں، وہ وعدہ کہیں نظر نہیں آ رہا۔'' مسٹر عمر نے لداخ اور کرگل کے رہنماؤں سے اپیل کی کہ وہ اپنے مطالبات کے سلسلے میں مرکز سے باقاعدہ تحریری یقین دہانیاں حاصل کریں، جس میں حلف نامہ بھی شامل ہو اور اس کے بعد ہی یقین دہانیوں کو قبول کریں۔ انہوں نے کہا کہ ''براہ کرم مرکزی حکومت کی کسی بھی زبانی یقین دہانی پر یقین نہ کریں۔ جب تک وہ اس پر دستخط نہ کریں اور حلف نامہ نہ دیں، مجھے نہیں لگتا کہ لداخ کے لوگ کچھ حاصل کر سکیں گے۔'' اپنے مطالبات کے ازالے کے لئے ملازمین اور طلبہ کی جانب سے جاری احتجاج کے بارے میں مسٹر عمر نے کہا کہ جمہوریت میں لوگوں کو احتجاج کرنے سے نہیں روکا جا سکتا، لیکن انہوں نے مطالبات پیش کرنے والوں سے حکومت کے ساتھ بات چیت کا راستہ اختیار کرنے کی اپیل کی۔ مسٹر عمر نے زور دے کر کہا کہ حکومت تک اپنی شکایات پہنچانے کے اور بھی طریقے موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ''میں ان لوگوں سے درخواست کروں گا کہ براہ کرم بات چیت کا راستہ اختیار کریں۔

## مدھیہ پردیش میں 69 ہزار اساتذہ کے عہدے خالی، 2269 اسکولوں میں ایک ہی استاد کیوں: کانگریس

بھوپال: مدھیہ پردیش کانگریس کے صدر جیتو پٹواری نے بدھ کو ریاست اور ملک کے تعلیمی نظام میں موجود خامیوں پر سوال اٹھاتے ہوئے سرکاری اسکولوں کی تعداد میں کمی، اساتذہ کی خالی آسامیوں اور اسکول و اعلیٰ تعلیم میں طلبہ کے کم ہوتے داخلوں کے اعداد و شمار پیش کیے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان اپنی نوجوان آبادی سے حاصل ہونے والے ڈیموگرافک فائدے سے اسی وقت فائدہ اٹھا سکتا ہے جب نوجوانوں کو معیاری تعلیم، ہنر اور روزگار کے مواقع دستیاب ہوں۔ پٹواری نے پریس کانفرنس میں آل انڈیا سروے آن ہائر ایجوکیشن، یو-ڈائس پلس، اقتصادی سروے اور نیتی آیوگ کے اعداد و شمار کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ملک میں بڑی تعداد میں نوجوان اعلیٰ تعلیم سے باہر ہیں، جبکہ لاکھوں بچے اسکولی تعلیم مکمل نہیں کر پاتے۔ ان کے مطابق، پہلی جماعت میں داخلہ لینے والے بچوں میں سے صرف 47.2 فیصد ہی بارہویں جماعت تک پہنچ پاتے ہیں۔ پٹواری نے دعویٰ کیا کہ 15-2014 سے 26-2025 کے درمیان ملک بھر میں سرکاری اسکولوں کی تعداد میں تقریباً 1.02 لاکھ کی کمی آئی ہے۔ مدھیہ پردیش کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ اسی عرصے میں ریاست میں سرکاری اسکولوں کی تعداد میں تقریباً 30650 کی کمی ہوئی۔ ان کے مطابق ریاست میں اساتذہ کی 69667 آسامیوں پر تقرری باقی ہے۔ پٹواری نے ایسے اسکولوں کی تعداد کا بھی ذکر کیا جہاں صرف ایک استاد تعینات ہے۔ ان کے مطابق مدھیہ پردیش میں 2269 اسکول ایسے ہیں جہاں ایک ہی استاد بچوں کو پڑھا رہا ہے اور ان اسکولوں میں تقریباً 2.29 لاکھ طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ پریزنٹیشن میں ملک بھر میں ایسے 100843 اسکولوں کا بھی ذکر کیا گیا۔ اعلیٰ تعلیم کے حوالے سے پٹواری نے کہا کہ ملک میں اعلیٰ تعلیم کا مجموعی داخلہ تناسب (جی ای آر) تقریباً 30 فیصد ہے۔ ان کے مطابق اس کا مطلب ہے کہ تقریباً 10.5 کروڑ نوجوان اعلیٰ تعلیم کے دائرے سے باہر ہیں۔

## سڑک کنارے کھڑے ٹرک سے پک اَپ ٹکرائی، دو عقیدت مندوں کی موت

سری گنگانگر، (یواین آئی) راجستھان کے سری گنگانگر ضلع کے رام سنگھ پور تھانہ علاقے میں باجو والا-سلیم پورہ لنک روڈ پر بدھ کی صبح سڑک کنارے کھڑے ٹرک سے عقیدت مندوں سے بھری پک اَپ ٹکرانے سے ایک خاتون اور ایک بزرگ کی موت ہوگئی، جبکہ 10 سے زائد افراد زخمی ہوگئے۔ پولیس ذرائع کے مطابق مکلوا تھانہ علاقے کے چک 85 اور 67-ایل این پی کے رہنے والے ایک ہی خاندان کے افراد اور رشتہ دار رام دیورا میں رامسا پیر کے درشن کے لیے گئے تھے۔ واپسی کے دوران صبح تقریباً پانچ بجے پک اَپ سڑک کنارے خراب حالت میں کھڑے ٹرک سے ٹکرا گئی۔ حادثے میں کشمیر سنگھ (75) کی موقع پر ہی موت ہوگئی، جبکہ 10 سے زائد عقیدت مند زخمی ہوئے۔ زخمیوں کو رائے سنگھ نگر اور سری کرن پور کے سرکاری اسپتالوں میں داخل کرایا گیا۔ سری گنگانگر بھیجے گئے زخمیوں میں پرم جیت کور (45) نے علاج کے دوران دم توڑ دیا۔

## یونانی میڈیسن کے تعلق سے قومی اردو کونسل کی خدمات قابل تحسین ہیں: ڈاکٹر محمد خالد صدیقی

### قومی اردو کونسل کے صدر دفتر میں 'یونانی میڈیسن پینل' کی میٹنگ

نئی دہلی: آج قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی کے صدر دفتر میں 'یونانی میڈیسن پینل' کی میٹنگ منعقد ہوئی، جس کی صدارت پینل کے چیئرپرسن ڈاکٹر محمد خالد صدیقی (مشیر ہمدرد آرکائیو سابق ڈائرکٹر جنرل سی سی آر یو ایم، نئی دہلی) نے کی۔ جب کہ پینل کے ممبران میں پروفیسر اشہر قدیر (شعبہ کلیات اجمل خان طبیہ کالج، اے ایم یو، علی گڑھ)، ڈاکٹر محمد ذوالکفل (نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف یونانی میڈیسن، غازی آباد)، پروفیسر آسیہ سلطانہ (صدر شعبہ علاج بالتدبیر اجمل خان طبیہ کالج، اے ایم یو، علی گڑھ) حکیم وسیم احمد اعظمی (سابق ڈپٹی ڈائرکٹر، ریجنل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ آف یونانی میڈیسن، لکھنؤ)، ڈاکٹر وسیم احمد (شعبہ کلیات نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف یونانی میڈیسن بنگلور)، ڈاکٹر امان اللہ (ریسرچ آفیسر سائنٹسٹ IV، سی سی آر یو ایم، نئی دہلی)، ڈاکٹر اشفاق احمد (حیدر آباد) اور حکیم نازش احتشام اعظمی (میڈیکل آفیسر انچارج، نئی دہلی) شامل رہے۔

میٹنگ میں یونانی میڈیسن پینل سے متعلق ایجنڈے پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے ڈائرکٹر قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی ڈاکٹر محمد شمس اقبال نے کہا کہ اس پینل میٹنگ کا مقصد باہمی گفتگو کے ذریعے یونانی میڈیسن کے حوالے سے لوگوں میں Awareness کے لیے بہتر اقدامات کرنا ہے، کونسل یونانی میڈیسن کے تعلق سے ہمیشہ سنجیدہ رہی ہے، اس کی کوشش رہی ہے کہ حفظان صحت، امراض نسواں، امراض اطفال اور دیگر نئے امراض پر غور وخوض ہو اور ان پر کتابیں شائع ہوں، یہی وجہ ہے کہ کونسل نے امراض اطفال، کلیات ادویہ، ادویہ مفردہ، جراحیات عمومی، جراحیات نظامی اور کلیات امور طبیعیہ جیسی اہم کتابیں حال ہی میں شائع کی ہیں اور بعض کتابیں ابھی زیر طبع ہیں۔ انھوں نے یونانی میڈیسن سے متعلق کتابوں کی اشاعت میں مزید بہتری کے لیے سینٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن اور قومی اردو کونسل کے درمیان MoU دستخط کرنے کے تعلق سے بھی بات کی اور کہا کہ اس سے یونانی میڈیسن کے میدان میں ہمارے لیے مزید آسانیاں پیدا ہوں گی۔ میٹنگ کے صدر ڈاکٹر محمد خالد صدیقی نے ترقی اردو بیورو کے تحت یونانی میڈیسن سے متعلق شائع کتابوں کو بھی پیش نظر رکھنے کا مشورہ دیا اور کہا کہ اس سے یونانی میڈیسن کے حوالے سے بیورو اور کونسل کے مشترکہ کاموں کی نوعیت واضح ہو سکے گی، انھوں نے یونانی میڈیسن سے متعلق مسودات پر سنجیدگی سے غور کرنے کا مشورہ بھی دیا۔ میٹنگ میں پینل کے ممبران کی جانب سے یہ تجاویز بھی رکھی گئیں کہ شوگر، ہائی بلڈ پریشر اور نان کمیونیکیبل ڈیزیز (این، سی، ڈی) جیسے امراض کے حوالے سے یونانی میڈیسن کے میدان میں امکانات تلاش کیے جائیں۔ ماہنامہ 'اردو دنیا' اور ماہنامہ 'خواتین دنیا' میں طب سے متعلق مضامین ہر مہینے پابندی سے شائع کیے جائیں اور حفظان صحت اور این سی ڈی کے تعلق سے کلاسیکی متن کو بنیاد بنا کر کلاسیکی اپروچ کو بھی پیش نظر رکھا جائے۔ آخر میں کونسل سے حال ہی میں شائع طب کی چھ کتابوں جراحیات نظامی، کلیات ادویہ، ادویہ مفردہ، جراحیات عمومی، امراض اطفال اور کلیات امور طبیعیہ کی رسم رونمائی بھی عمل میں آئی۔ میٹنگ میں ڈاکٹر شمع کوثر یزدانی اسسٹنٹ ڈائرکٹر (اکیڈمک)، ڈاکٹر مسرت (ریسرچ آفیسر) اور ذیشان فاطمہ (ریسرچ اسسٹنٹ) وغیرہ موجود رہیں۔

## یو پی آئی چارجز عائد کرنے کا فیصلہ واپس لے حکومت: کانگریس

### 'یو پی آئی پر مار، غریب پر وار اور امریکہ کے سامنے پھر جھکی سرکار'، سپریہ شرینیت کا مودی حکومت پر جارحانہ حملہ

نئی دہلی۔(ایجنسی) یو پی آئی کے ذریعہ پیمنٹ کیے جانے کی صورت میں کچھ فیصد فیس لیے جانے پر کانگریس کا سخت ردعمل سامنے آیا ہے۔ اے آئی سی سی سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل پلیٹ فارم کی چیئرپرسن سپریہ شرینیت نے پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ ''نوٹ بندی کے بعد حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے کہا تھا کہ کیش کو ڈیمنائز کرنے کی بات اس لیے کی جا رہی ہے تا کہ چند لوگوں کی جیب میں پیسہ ڈالا جا سکے۔'' مودی حکومت کو ہدف تنقید بناتے ہوئے انہوں ں ے کہا کہ ''یو پی آئی پر مار، غریب پر وار اور امریکہ کے سامنے پھر جھکی مودی سرکار۔ وصولی مَین مودی کا قہر جاری ہے اور اس بار کی وصولی نریندر مودی امریکہ کے سامنے سرینڈر کرنے کی وجہ سے کر رہے ہیں۔''

سپریہ شرینیت کا کہنا ہے کہ ''وصولی کے نئے پلان میں 2000 روپے سے اوپر کے ہر مرچنٹ یو پی آئی پیمنٹ پر 0.4 فیصد کا چارج وصولا جائے گا۔ اگر آپ نے 5000 روپے کی خریداری کی تو 20 روپے کا چارج لگے گا، اگر 10000 کی خریداری کی تو 40 روپے وصولا جائے گا۔ پہلے یو پی آئی پیمنٹ پوری طرح فری تھا، لیکن نریندر مودی سے یہ دیکھا نہیں گیا اور انہوں نے یہاں بھی وصولی کا کھیل شروع کر دیا۔ یہ وصولی ملک کے نوجوانوں، غریبوں، طلبہ، مزدوروں اور خواتین سے کی جائے گی۔ مگر اب حکومت ایک جھنجھنا پکڑا رہی ہے کہ اس کا اثر کسی صارف پر نہیں ہوگا بلکہ مرچنٹ پر پڑے گا۔ لیکن ہم سب جانتے ہیں کہ کوئی بھی مرچنٹ بڑھے ہوئے خرچ کو نہیں جھیلے گا۔ آخر میں مرچنٹ سامانوں کی قیمت میں اضافہ کر دے گا اور صارف سے پیسہ وصولا جائے گا۔''

سپریہ شرینیت کا کہنا ہے کہ ''امریکہ کی پیمنٹ کمپنیاں مسلسل ہندوستان کی 'زیرو ایم ڈی آر' پالیسی کی مخالفت کرتی رہی ہے، جن کے سامنے نریندر مودی نے سرینڈر کر دیا ہے۔ یو ایس ٹریڈ ریپریزنٹیٹو کی 2026 کی رپورٹ میں ہندوستان کے یو پی آئی اور 'روپے' کے مفت ہونے پر تنقید کی گئی تھی۔ کہا گیا کہ اس سے امریکہ کے ویزا اور ماسٹر کارڈ کا نقصان ہو رہا ہے۔ امریکہ نے کہا کہ ہندوستان کو ایم ڈی آر بڑھانا چاہیے، ایسا انہوں نے کہا اور نریندر مودی نے یہ کر دکھایا۔'' ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ''اس پورے معاملے کو مزید آسان زبان میں سمجھتے ہیں۔ یو پی آئی کیا ہے؟ یہ ہندوستانی اداروں اور بینکوں کے ذریعہ آن لائن لین دین کے لیے بنایا گیا ادائیگی کا نظام ہے۔ ایم ڈی آر کیا ہے؟ مرچنٹ ڈسکاؤنٹ ریٹ وہ فیس ہے جو تاجر ڈیجیٹل ادائیگی کو پروسیس کرنے کے لیے بینکوں اور پیمنٹ پرووائیڈرز کو دیتا ہے۔ نئے یو پی آئی اصول میں کیا ہے؟ پرسن ٹو مرچنٹ (پی 2 ایم) یو پی آئی لین دین پر 2000 روپے سے اوپر 0.4 فیصد ایم ڈی آر لگے گا، اب تک یہ مفت تھا۔ 26-2025 میں پی 2 ایم کے تقریباً 605 کروڑ ٹرانزیکشن ایسے تھے جو ویلیو میں 2000 روپے سے اوپر تھے، جن کی مجموعی مالیت 66 لاکھ روپے سے زیادہ تھی۔''

# نوئیڈا میں کسانوں کا احتجاج تیسرے روز بھی جاری۔۔

## تینوں اتھارٹیز کے باہر ڈٹے ہزاروں کسان ☆ مظاہرین کا کسان 10 فیصد پلاٹ، اضافی معاوضہ، آبادی ولیز بیک کے زیر التوا معاملات کے حل کا مطالبہ

نوئیڈا: نوئیڈا، گریٹر نوئیڈا اور یمنا اتھارٹی کے باہر کسانوں کا اپنی مختلف مطالبات کو لے کر جاری دھرنا بدھ کو تیسرے روز بھی جاری رہا۔ ہزاروں کسان تینوں اتھارٹیز کے دفاتر کے باہر خیمے لگا کر ڈٹے ہوئے ہیں۔ کسانوں نے واضح کیا ہے کہ جب تک ان کے اہم مطالبات پر ٹھوس فیصلہ نہیں کیا جاتا، احتجاج جاری رہے گا۔ کسانوں کے اہم مطالبات میں زمین کے حصول کے بدلے 10 فیصد ترقی یافتہ پلاٹ دیے جانے کا مطالبہ شامل ہے۔ کسانوں کا کہنا ہے کہ ترقیاتی منصوبوں کے لیے ان کی زمینیں حاصل کی گئیں، لیکن اس کے بدلے ملنے والے فوائد، معاوضے اور باز آبادکاری سے متعلق کئی معاملات اب بھی حل طلب ہیں۔ کسان طویل عرصے سے 10 فیصد ترقی یافتہ پلاٹ دینے کا مطالبہ کرتے رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے آبادی کے نپٹارے اور لیز بیک سے متعلق زیر التوا معاملات کو فوری طور پر حل کرنے کی بھی مانگ کی ہے۔ کسانوں کا دعویٰ ہے کہ بڑی تعداد میں ایسے معاملات طویل عرصے سے اتھارٹیز کی سطح پر زیر التوا ہیں، جس کی وجہ سے متاثرہ خاندانوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ان کا مطالبہ ہے کہ زیر التوا معاملات کے نپٹارے کے عمل میں تیزی لائی جائے۔ کسانوں نے 7.64 فیصد اضافی معاوضے کی ادائیگی کا مطالبہ بھی اٹھایا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ زمین کے حصول کے وقت طے کیے گئے معاوضے اور موجودہ حالات کے درمیان کافی فرق ہے۔ ایسے میں متاثرہ کسانوں کو اضافی معاوضہ دیا جانا چاہیے تاکہ انہیں اپنی زمین کا مناسب مالی فائدہ مل سکے۔ احتجاج کر رہے کسانوں نے اپنے بچوں کے لیے روزگار کے مواقع فراہم کرنے کا مطالبہ بھی کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ترقیاتی منصوبوں کے لیے زمین دینے والے کسان خاندانوں کی معاشی صورتحال اور مستقبل کو بھی پالیسی میں شامل کیا جانا چاہیے۔ کسانوں کے بچوں کو مقامی سطح پر روزگار فراہم کرنے کی مانگ کی جا رہی ہے۔

اس کے علاوہ کسانوں نے سرکل ریٹ میں اضافہ نہ ہونے کا مسئلہ بھی اٹھایا ہے۔ ان کے مطابق گزشتہ تقریباً 12 برس سے سرکل ریٹ میں اضافہ نہیں کیا گیا، جبکہ اس دوران زمین کی مارکیٹ ویلیو میں نمایاں تبدیلی آئی ہے۔ کسانوں کا مطالبہ ہے کہ زمین کے حصول سے متعلق معاملات میں موجودہ اور مناسب مارکیٹ ریٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے معاوضے کا تعین کیا جائے۔ تینوں اتھارٹیز کے باہر جاری دھرنے میں کسان خیمے لگا کر مسلسل احتجاج کر رہے ہیں۔ کسانوں نے کہا ہے کہ مطالبات کا مستقل حل ہونے تک تحریک جاری رہے گی۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ اپنے مطالبات پر قائم ہیں اور فیصلہ ہونے تک احتجاج ختم نہیں کریں گے۔ کسانوں کا کہنا ہے کہ جب تک ان کے تمام مطالبات پورے نہیں ہوتے، وہ دھرنا ختم نہیں کریں گے۔ مطالبات کی تکمیل تک احتجاج جاری رکھنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ احتجاج کے باعث علاقے میں کشیدگی کی صورتحال ہے، جبکہ مقامی انتظامیہ حالات پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہے۔

کسانوں نے احتجاج کے دوران اپنی یکجہتی کا مظاہرہ کیا۔ کسان لیڈر راکیش ٹکیت نے واضح کیا کہ جب تک اتھارٹی کسانوں کے زیر التوا مطالبات پورے نہیں کرتی، مہاپنچایت جاری رہے گی۔ انہوں نے خبردار کیا کہ مطالبات تسلیم نہ کیے گئے تو تحریک مزید تیز کی جائے گی۔ ٹکیت نے آئندہ کی حکمت عملی پر بھی تبادلہ خیال کیا اور کہا کہ ضرورت پڑنے پر دہلی کوچ جیسے بڑے اقدامات بھی کیے جا سکتے ہیں۔ کسانوں نے تحریک کو پرامن رکھنے کا عزم ظاہر کیا ہے۔ کسانوں کے اہم مطالبات میں اراضی کے حصول کا مناسب معاوضہ، تحویل میں لی گئی زمین کے بدلے بڑھائی گئی شرح پر معاوضہ اور ترقی یافتہ پلاٹوں کی الاٹمنٹ شامل ہیں۔ کسانوں کا کہنا ہے کہ متعدد افراد کو وعدے کے مطابق اب تک پلاٹ نہیں ملے ہیں۔ اس کے علاوہ آبپاشی کی سہولتوں میں بہتری اور بجلی کی شرحوں میں کمی کا مطالبہ بھی کیا جا رہا ہے۔ کسانوں کا الزام ہے کہ ان کے مسائل کو مسلسل نظر انداز کیا جا رہا ہے۔

# ایودھیا میں امیتابھ بچن بنائیں گے دھرم شالہ

ایودھیا: 16 ستمبر (پی این ایس) بالی ووڈ کے میگا اسٹار امیتابھ بچن نے ایودھیا ڈیولپمنٹ اتھارٹی کو ایودھیا میں مجوزہ دھرم شالہ کا نقشہ پیش کیا ہے۔ حکام کے مطابق اس دھرم شالہ کا نام ان کے والد اور معروف شاعر ہری ونش رائے بچن کے نام پر رکھا جائے گا۔ ایودھیا ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے نائب چیئرمین انوراگ جین نے منگل کو بتایا کہ مجوزہ دھرم شالہ میں 20 سے زیادہ کمرے ہونے کا امکان ہے۔ یہاں ملک کے مختلف حصوں سے ایودھیا آنے والے عقیدت مندوں کے قیام اور دیگر ضروری سہولیات کا انتظام کیا جائے گا۔ جین نے صحافیوں سے کہا، ''ملک بھر کی معروف شخصیات نے ایودھیا کو اس شاندار شکل دینے میں اپنا تعاون کیا ہے۔ اسی سلسلے میں معروف اداکار امیتابھ بچن نے بھی دھرم شالہ کے نقشے کی منظوری کے لیے درخواست دی ہے، جس میں 20 سے زیادہ کمرے ہوں گے۔'' انہوں نے بتایا کہ اس تجویز کو اخبارات میں شائع کر دیا گیا ہے اور لوگوں سے اعتراضات طلب کیے گئے ہیں۔ جین نے کہا، ''مقررہ مدت ختم ہونے کے بعد اس تجویز کا جائزہ لیا جائے گا اور ضابطوں کے مطابق منظوری دی جائے گی۔'' مجوزہ دھرم شالہ ایودھیا میں امیتابھ بچن کی جانب سے خریدی گئی زمین پر تعمیر کیا جائے گا۔ جین نے کہا کہ اس سہولت سے دور دراز علاقوں سے ایودھیا آنے والے عقیدت مندوں کو منظم انداز میں رہائش فراہم کرنے میں مدد ملے گی۔

# کانپور میں مقابلہ جاتی امتحان کی تیاری کر رہے نوجوان نے کی خودکشی، پولیس کر رہی جانچ

کانپور: 16 ستمبر (پی این ایس) فوج میں بھرتی کی تیاری کر رہے ایک طالب علم نے محبت کی وجہ سے دباؤ میں آکر منگل کی شام چکری تھانہ علاقے میں واقع اہروان ای۔بس ڈپو کے باہر زہر کھالیا۔ طالب علم جو اپنی خالہ کے گھر رہ کر مقابلہ جاتی امتحان کی تیاری کر رہا تھا، نے ای بس چارجنگ پوائنٹ کے قریب یہ انتہائی قدم اٹھایا۔ اطلاع ملتے ہی پولیس متاثرہ کو فوری طور پر کانشی رام اسپتال لے گئی جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ پولیس نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج کر معاملے کی تفتیش شروع کر دی ہے۔ متوفی کی شناخت 25 سالہ وویک کمار عرف سچن کے طور پر کی گئی ہے جو کانپور دیہات کے رانیان کے بلائی گاؤں کا رہنے والا ہے۔ اس کے والد، اودھیش کمار، فیکٹری گارڈ کے طور پر کام کرتے ہیں۔ اس کے خاندان میں اس کی ماں شرومنی اور دو بہنیں سونم اور لکشمی شامل ہیں۔ وویک دو ماہ قبل گاؤں کے ماحول سے دور رہنے اور اپنی فوج میں بھرتی کی تیاری پر توجہ دینے کے لیے اہروان چلا گیا تھا۔ واقعہ کے دن جب وویک کی ماں شرومنی نے اسے فون کیا تو اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ تشویش میں اضافہ کرتے ہوئے، اس کی ماں نے وویک کے دوست آشیش سے رابطہ کیا اور اسے اس کی جانچ کے لیے بھیجا۔

# سکندرآباد میں بخار کا قہر، دو معصوم سگے بھائیوں کی علاج کے دوران موت

## لواحقین اور اہل محلہ میں مچا کہرام، میونسپلٹی افسران پر کالونی میں صفائی نہ کرانے کا الزام

بلند شہر 16 ستمبر (پریس ریلیز) سکندرآباد کے محلہ کھتری واڑہ کے رہنے والے دو معصوم بھائیوں کی بخار کے باعث موت ہونے سے اہل خانہ میں کہرام مچا ہوا ہے۔ تین چار دن پہلے اہل خانہ ان کا علاج کروا رہے تھے۔ شروع میں انہیں شہر، پھر بلند شہر لے جایا گیا اور جب ان کی حالت بہتر نہ ہوئی تو انہیں میرٹھ لے جایا گیا۔ جہاں بڑے بھائی کی منگل کی رات اور چھوٹے بھائی کی بدھ کی صبح علاج کے دوران موت ہوگئی۔ محکمہ صحت کے افسران نے تحقیقات کی بات کہی ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق شہر کے محلہ کھتری واڑہ کے رہنے والے روہت کے سات سالہ بیٹے مونٹی اور پانچ سالہ بیٹے ٹیٹو عرف سونٹی کو تین چار دن پہلے بخار ہوا تھا۔ والد روہت نے بتایا کہ پہلے بڑے بیٹے اور پھر چھوٹے بیٹے کو بخار ہوا تو اس نے ابتدا میں شہر کے ایک کلینک سے دوا دلائی۔ جب ان کی صحت دو دن تک بہتر نہیں ہوئی تو انہیں منگل کو بلند شہر کے بھوڑ چوراہا واقع ای نجی اسپتال لے جایا گیا۔ ڈاکٹر نے انہیں داخل کر کے انھیں ڈینگی، ملیریا اور ٹائیفائیڈ کے ٹیسٹ کروانے کا مشورہ دیا۔ دونوں کا ڈی ایم روڈ پر واقع پرائیویٹ پیتھالوجی لیب میں ٹیسٹ کرایا گیا۔ ٹائیفائیڈ کی رپورٹ مثبت آئی جبکہ باقی کی رپورٹ منفی آئی تھیں۔ علاج کے دوران ان کی پلیٹ لیٹس کی تعداد کم ہونے لگی تو ڈاکٹر نے انہیں ہائر میڈیکل سینٹر کے لیے ریفر کر دیا۔ دونوں بھائیوں کو میرٹھ کے ایک نجی اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ بتایا گیا ہے کہ بڑے بیٹے مونٹی کی منگل کی رات اور چھوٹے بیٹے سونٹی کی بدھ کی صبح علاج کے دوران موت ہوگئی۔ لواحقین کا کہنا ہے کہ میرٹھ میں علاج کے دوران ان میں ڈینگی کی علامات پائی گئیں، جن کا ٹیسٹ کیا گیا تھا، لیکن میرٹھ سے لواحقین کو کوئی رپورٹ نہیں دی گئی۔ روہت کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے، دونوں بیٹے اپنے والدین اور دادی کے پیارے تھے۔ دونوں بیٹوں کی موت سے ماں ممتا اور دادی مہندری دیوی ناقابل تسخیر ہیں۔ بچوں کی موت سے اہل محلہ بھی مغموم ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ روہت محنت مزدوری کر کے اپنے خاندان کی کفالت کرتا ہے۔ اس کی مالی حالت ٹھیک نہیں ہے، اسے پردھان منتری آواس یوجنا (پی ایم اے وائی) اسکیم کے تحت مکان ملا ہوا ہے۔ اہل خانہ نے میونسپلٹی پر الزام لگایا ہے کہ ان کے گھر کے قریب سے گزرنے والے گندے نالے کی باقاعدگی سے صفائی نہیں کی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے نالہ گندگی سے بھرا رہتا ہے جس سے مچھروں اور مکھیوں کی افزائش ہوتی ہے۔

# 40 مقامات پر 15000 سے زائد چراغ روشن کیے جائیں گے

## لوگوں کو سیوا سنکلپ ابھیان سے جوڑنے کے لیے ایک جامع حکمت عملی تیار کی گئی ہے

بہرائچ۔ قومی پنچایتی راج ولیج ہیڈ آرگنائزیشن، بہرائچ نے آج چیف ڈیولپمنٹ آفیسر سے ملاقات کی تاکہ لوگوں کو ''سیوا سنکلپ ابھیان'' سے جوڑنے کے لیے ایک جامع حکمت عملی تیار کی جا سکے۔ مہم کے ایک حصے کے طور پر ہر گاؤں میں عوامی بہبود، عوامی شرکت اور بیداری سے متعلق مختلف سرگرمیاں منعقد کی جائیں گی۔ اس میٹنگ میں چیف ڈیولپمنٹ آفیسر سنیل کمار دھنوتا نے ولیج ہیڈ آرگنائزیشن سے وابستہ عہدیداروں پر زور دیا کہ وہ 17 ستمبر سے 17 اکتوبر تک ''سیوا سنکلپ ابھیان'' کے حصہ کے طور پر وزیر اعظم کی 25 سال کی مسلسل خدمات کے دوران ہونے والی پالیسی اصلاحات، عوامی بہبود کے کاموں اور گاؤں میں ہونے والی مثبت تبدیلیوں کو عوام تک پہنچائیں۔ انہوں نے ولیج ہیڈ آرگنائزیشن سے وابستہ عہدیداروں پر بھی زور دیا کہ وہ مرکزی حکومت کے 12 سال کے ترقیاتی کاموں اور ریاستی حکومت کے 10 سال کے ترقیاتی کاموں سے عوامی زندگی میں آنے والی مثبت تبدیلیوں کو مستند طور پر پیش کریں۔ چیف ڈیولپمنٹ آفیسر نے ولیج ہیڈ آرگنائزیشن سے وابستہ عہدیداروں پر زور دیا کہ وہ نوجوان خواتین، کسانوں اور پسماندہ افراد کو ایک خود کفیل ملک کی تعمیر اور'' 2047 تک ترقی یافتہ ہندوستان'' حاصل کرنے کے اجتماعی عزم کے ساتھ مربوط کرنے کی مہم کو مربوط کریں۔ پنچایتی راج ولیج ہیڈ آرگنائزیشن، بہرائچ کے ضلع صدر بھگوان دین مشرا نے وضاحت کی کہ منتظمین کے طور پر تقرری کے بعد، گاؤں کے سربراہوں کو متعدد تکنیکی دشواریوں کا سامنا ہے۔ انہوں نے حکومت پر زور دیا کہ وہ منریگا کے کام، تالاب کی تعمیر، اور گائے کے کاموں سمیت مختلف ترقیاتی منصوبوں کے لیے فنڈز کی واپسی اور ادائیگی میں مسائل کو حل کرے۔ انہوں نے تنظیم کو سیوا سنکلپ ابھیان کے لیے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ ضلع پنچایت راج افسر چندر بھان سنگھ نے بتایا کہ ضلع کے تمام 14 ترقیاتی بلاکوں میں 40 شناخت شدہ مقامات پر 15,000 سے زیادہ چراغ روشن کیے جائیں گے۔ مزید برآں، ولیج ہیڈ آرگنائزیشن کے تعاون سے بڑے قائم پروجیکٹوں، دریا کے کناروں، مندروں، پارکوں، اسکولوں، کالجوں اور اسپتالوں میں چراغاں کی خصوصی تقریب منعقد کرنے کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ میٹنگ میں ریاستی جنرل سکریٹری رام سندر پانڈے، ضلع سرپرست سنجیو شریواستو، ضلع نائب صدر رام کمار یادو، راجو شکلا، ضلع وزیر سروج کمار سنگھ، کرشنا کمار گری، رسیا بلاک صدر سنجے تیواری، شیوپور صدر کملا پرساد ورما، مہسی صدر ریگیہ نارائن مشرا، چتاورا کے صدر ریگیہ نرائن مشرا، شیوگن کے صدر رام کمار، راجو رام سنگھ، راجو سنگھ اور دیگر موجود تھے۔ تیواری، حضور پور صدر سنتوش تیواری، راجو، محفوظ، اور دیگر۔

# پوری دنیا آج بھی پروقار اور معیاری موسیقی کی قائل

## ثقافتی نشاطِ ثانیہ "ٹریو سیٹ آف تھری آرٹس" تقریب

سہارنپور (احمد رضا) ممبئی کے موسیقی کے قدردانوں کو اس وقت ثقافتی ورثے کا ایک باوقار اور ناقابلِ فراموش جشن دیکھنے کو ملا جب ''ٹریو سیٹ آف تھری آرٹس'' نے معروف صابری برادرز کے ساتھ سر، شبد اور شخصیت'' کا اہتمام کیا گیا عوام کے پرزور اصرار پر تنظیم نے کلاسیکی عقیدت، شاعری اور آوازی مہارت کا ایک شاندار مظاہرہ پیش کیا جب استاد جوڑی نے کنسرٹ کا آغاز کیا تو بھونس کلچرل سینٹر کا آڈیٹوریم روحانی وجد سے گونج اٹھا۔ ان کی پیش کردہ لازوال تخلیقات بی جیسے اللہ ہو، چھاپ تلک میرا پیا گھر آیا چڑھتا سورج، دمادم مست قلندر اور بھر دو جھولی پر سامعین نے مسلسل داد دی اور ساتھ مل کر گایا۔ فنکاروں اور مختلف نسلوں سے تعلق رکھنے والے شائقین کے درمیان اس پُرجوش تعامل نے سچی قوالی کی آفاقی مقبولیت کو نمایاں کیا اس ستارہ پوش محفل میں شوبز اور ثقافتی دنیا کی کئی معروف شخصیات نے شرکت کی۔ نمایاں مہمانوں میں اسلم لشکریہ، وسیم لشکریہ، دلیپ سین، ڈبو ملک، احسان قریشی، سنیل درشن، راجیو والیا، رحمان نوشاد، محبوب، کلدیپ سنگھ، کنول جیت سنگھ، مالتی جوشی، اشوین کوشل، زرار، روہن کپور، کمار، کمار گرو مشرا، سیف حسن، ناصر، امتیاز جلیل، اندلیب سلطان پوری، حافظ بیگ، بابا چودھری، کشش وارثی، وسیم آر خان، معراج حیدر، جسوندر سنگھ، للی پٹ فاروقی، اوتار گل، آنند راج آنند، مہا لکشمی ایر، شاہد رفیع، سندیش نائک، ششکر سچدیوا، چندن داس، نادرا ببر، نیراج کمار مشرا، فضل الرحمن انصاری اور کلدیپ سنگھ ملہوترا شامل تھے اس سنگِ میل تقریب پر گفتگو کرتے ہوئے، ٹریو سیٹ آف تھری آرٹس※ کی مینیجنگ ڈائریکٹر شیبا لطیف نے کہا۔۔ ''صابری برادرز کو ممبئی کے پرجوش سامعین کے سامنے دوبارہ متعارف کروانا ہماری فنکارانہ جڑوں کے احترام کے مشن کی تکمیل ہے۔ سر، شبد اور شخصیت※ صرف ایک لائیو شو نہیں ہے بلکہ یہ ہماری مشترکہ ثقافتی میراث کو ایک دلی خراج تحسین ہے۔ پورا آڈیٹوریم کو عقیدت اور نغمگی میں متحد دیکھنا ہی اس تقریب کی اصل کامیابی ہے۔'' چیئرمین آتش عباس نے بھی اس موقع پر شرکت کی اور ثقافتی ورثے کے تحفظ کے حوالے سے تنظیم کے عزم کا اعادہ کیا روایتی روحانی فنون کو جدید ایونٹ مینجمنٹ کی عمدگی کے ساتھ ملا کر، ٹریو سیٹ آف تھری آرٹس※ نے ایک بار پھر ثابت کر دیا ہے کہ وہ عظیم ورثے اور جدید دور کے سامعین کے درمیان ایک خوبصورت پل بنا رہے ہیں، تاکہ ہماری کلاسیکی روایات آنے والی نسلوں کے لیے بھی پھلتی پھولتی رہیں۔

# بہرائچ کے پریانشو موریا اور محمد افضل کا انڈر-14 کرکٹ ٹرائل میچ کے لیے انتخاب

بہرائچ۔ اتر پردیش کے بہرائچ ضلع کے دو ابھرتے ہوئے نوجوان کرکٹرز نے کھیل کی دنیا میں اپنا پہلا بڑا قدم بڑھایا ہے۔ ضلع کے ہونہار کھلاڑی پریانشو موریا اور محمد افضل (Md Afzal) کا انتخاب انڈر-14 (U-14) کرکٹ ٹرائل میچ کے لیے کیا گیا ہے۔ یہ دونوں کھلاڑی مشہور کرکٹ اکیڈمی آف پٹھانس (CAP) سے جڑے ہوئے ہیں، جو سابق بھارتی کرکٹرز کے ذریعہ چلایا جانے والا ایک معزز تربیتی ادارہ ہے۔ اس انتخاب کے بعد دونوں کھلاڑیوں کی جرسی پر CAP کا لوگو فخر سے چمک رہا ہے۔ اس ٹرائل میچ کے ذریعے کھلاڑیوں کو اپنی صلاحیت دکھانے اور ریاستی وقومی سطح کی جونیئر ٹیموں میں جگہ بنانے کا سنہری موقع ملے گا۔ دونوں کھلاڑیوں کو ان کی اس کامیابی پر کھیل سے محبت رکھنے والوں، ان کے کوچ اور اہل خانہ کی طرف سے لگاتار مبارکبادیں مل رہی ہیں۔ سوشل میڈیا پر پوسٹر شیئر کر کے دونوں نوجوان کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے انہیں آنے والے مقابلوں کے لیے نیک خواہشات دی جا رہی ہیں۔

# دو منشیات اسمگلر 48.49 گرام اسمیک سمیت گرفتار

دیوبند، 16/اگست (ڈاکٹر فیروز خان) منشیات کی غیر قانونی اسمگلنگ کے خلاف جاری مہم آپریشن سویرا کے تحت اگل پولیس نے دو مبینہ منشیات اسمگلروں کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس کے مطابق، سہارنپور کے سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کی ہدایت پر علاقے میں منشیات کی اسمگلنگ اور فروخت کو روکنے کے لیے مسلسل چیکنگ مہم چلائی جا رہی ہے۔ اطلاع کے مطابق سب انسپکٹر نوین جینت، انسپکٹر انچارج رادھیشیام یادو کی قیادت میں مظفر نگر۔سہارنپور ہائی وے پر کھجور والا کے قریب مشکوک لوگوں اور گاڑیوں کی جانچ کر رہے تھے۔ اس دوران گاگل ہیڑی کی جانب سے بائک پر آ رہے دو نوجوان اچانک پولیس کو دیکھ کر بھاگنے لگے۔ جس پر پولیس نے گھیرا بندی کرتے ہوئے انہیں حراست میں لے لیا۔

# ''دو روزہ تربیتی کیمپ تحفظ ختم نبوت''

## 14-15 اکتوبر، بدھ وجمعرات مدرسہ جامع العلوم پٹکا پور کانپور میں

کانپور: ایمان ہمارے لئے سب سے بڑی نعمت ہے ہم اور آپ اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں، اس نعمت کی حفاظت کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے عقائد واعمال صحیح ہوں، اگر کوئی مسلمان اپنی نادانی اور ناواقفیت کی وجہ سے کتاب وسنت اور اجماعِ امت کے خلاف کسی باطل عقیدہ کو اختیار کر لیتا ہے تو پھر وہ ایمان کی عظیم نعمت سے محروم ہو جاتا ہے، اگرچہ کہ وہ نماز، روزہ اور دیگر ارکان اسلام اور اخلاقی تعلیمات کا کتنا ہی زیادہ پابند کیوں نہ ہو، اس لئے ہمیں ایمان کی نعمت سے محروم کرنے والے موجودہ دور کے گمراہ اور باطل فتنوں سے ہوشیار وچوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔ یوپی کے بہت سے اضلاع کے شہری اور دیہی علاقوں میں بھی قادیانیت، شکیلیت، گوہر شاہی اور پرویزیت وغیرہ مختلف ارتدادی فتنے سرگرم ہیں، ان فتنوں کے بارے میں آگاہی اور ان کی سرکوبی کے سلسلہ میں کانپور واطراف کانپور کے علماء اور ائمہ مساجد کی رہنمائی وان کی تربیت کیلئے مجلس تحفظ ختم نبوتؐ کانپور کے زیر اہتمام ''دو روزہ تربیتی کیمپ'' بتاریخ ۱۴/۱۵/ اکتوبر ۲۰۲۶ء بروز بدھ، جمعرات بمقام مدرسہ جامع العلوم جامع مسجد پٹکا پور کانپور میں زیر سرپرستی الحاج محی الدین خسرو تاج مہتمم ومتولی مدرسہ جامع العلوم جامع مسجد پٹکا پور کانپور کے مشورے سے زیر صدارت مجاہد ملت قاضئ شہر کانپور حضرت الحاج حافظ وقاری عبدالقدوس ہادی مہتمم جامعہ عربیہ اشاعت العلوم قلی بازار کانپور ونائب صدر جمعیۃ علماء اتر پردیش منعقد ہونا طے پایا ہے۔ واضح رہے کہ مذکورہ دو روزہ تربیتی کیمپ میں ملک کے مشہور ومعروف اکابرین اور مربی حضرات تشریف لا رہے ہیں، جس کی تفصیل بہت جلد پوسٹر میں آئے گی۔ لہٰذا اس تربیتی کیمپ کی تاریخ کو نوٹ فرمالیں۔

# حضرت علی بہادر شاہ کی بارگاہ سے ملا محبت وبھائی چارے کا پیغام، قل شریف کے ساتھ عرس اختتام پذیر

گورکھپور، رحمت نگر میں واقع درگاہ پر حضرت محمد علی بہادر شاہ علیہ الرحمہ کا تین روزہ 110 واں عرس پاک بدھ کو قل شریف اور دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا، جس میں بڑی تعداد میں عقیدت مندوں نے شرکت کی اور لنگر تقسیم کیا گیا۔ عرس کے اختتام کے موقع پر نیک زندگی گزارنے، شریعت پر عمل کرنے اور فرائض بروقت ادا کرنے کی تلقین کی گئی، سنت سے جڑنے، برائیوں سے بچنے اور پڑوسیوں، رشتہ داروں وتمام لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا پیغام دیا گیا۔ آخر میں درود وسلام پڑھا گیا اور ملک میں امن، خوشحالی اور بھائی چارے کے لیے دعا کی گئی، عرس میں علی غضنفر شاہ، محمد زید، مولانا علی احمد، محمد امان، زید مصطفائی، سیفی، شہزادے قریشی، ببلو قریشی، ریحان قریشی، یاسین علی نصرت شاہ، علی اشعر شاہ، علی ظفر شاہ، علی مظفر شاہ وغیرہ نے شرکت کی۔

# جے ایس پی جی کالج کے بی ایڈ شعبہ کی فیئرویل پارٹی میں فریشرز اور فیئرویلز کا انتخاب

## بی ایڈ کے طلبہ کو مثالی استاذ بننے کیلئے اخلاقی اقدار اور تدریسی صلاحیتوں کو فروغ دینے پر زور دیا

بلند شہر 16 ستمبر (پریس ریلیز) جے ایس ڈگری کالج سکندرآباد کے بی ایڈ شعبہ میں فریشر اور فیئرویل پارٹی کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ تقریب کا افتتاح مہمان خصوصی پروفیسر ہوشیار سنگھ، پروفیسر چندر ویر، ڈاکٹر ونود یادو اور ڈاکٹر اروند چوہان نے دیوی سرسوتی کی تصویر کے سامنے چراغ جلا کر کیا۔ تقریب کا اہتمام بی ایڈ سال دوم کی طالبات کی جانب سے کیا گیا تھا۔ جس میں طالبات نے رنگارنگ ثقافتی پروگرام پیش کر کے حاضرین کو مسحور کر دیا۔ فریشرز اور فیئرویلز کے انتخاب کے لیے تین مرحلوں پر مشتمل مقابلہ منعقد ہوا۔ جیوری میں ڈاکٹر شویتا شرما، انجلی سنگھ اور ندھی شرما شامل تھیں۔ مقابلے کے نتیجے میں دنیش پرجاپتی کو 'مسٹر فیئرویل' اور بھاونا یادو کو 'مس فیئرویل' منتخب کیا گیا۔ اسی کے ساتھ نیرج کمار کو 'مسٹر فریشر' اور سویٹی تومر کو 'مس فریشر' کے خطاب سے نوازا گیا۔ اس موقع پر طلبہ اور طالبات کے لیے مختلف گیمنگ کی سرگرمیاں بھی منعقد کی گئیں۔ طلبہ نے فیکلٹی ممبران کے لیے میوزیکل چیئر مقابلے کا بھی انعقاد کیا، جس میں سب نے جوش وخروش سے حصہ لیا۔ اپنے خطاب میں مہمان خصوصی پروفیسر ہوشیار سنگھ نے کہا کہ اس طرح کے پروگرام طلباء کی ہمہ جہت ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے طلبہ کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ نظم وضبط، لگن اور مثبت رویہ کے ساتھ اپنے مقاصد کو حاصل کریں۔ انہوں نے بی ایڈ کے طلبہ کو مثالی استاذ بننے کے لیے اخلاقی اقدار اور تدریسی صلاحیتوں کو فروغ دینے بھی زور دیا۔ پروگرام کی نظامت طالبہ شویتا گوتم، نشو سنگھ اور ہرشیت سنگھ نے مشترکہ طور پر کی۔ بی ایڈ شعبہ سے ڈاکٹر گیتا شیخاوت، ڈاکٹر الکا چودھری اور ڈاکٹر ورون تیاگی نے پروگرام کے کامیاب انعقاد میں خصوصی رہنمائی فراہم کی۔ اس موقع پر دیپک دویدی، ڈاکٹر مینک سکسینہ، ڈاکٹر پریتی سکسینہ، ڈاکٹر پردیپ گوئل، سنگیتا وتس، ڈاکٹر نوین کمار، دیپک شرما، نیرج کمار سمیت کالج کا تمام عملہ موجود تھا۔

# راشٹریہ بجرنگ دل کارکنان نے ایس ایس پی ابھینندن سنگھ کو میمورنڈم ارسال کیا

دیوبند، 16/اگست (ڈاکٹر فیروز خان) بین الاقوامی ہندو پریشد راشٹریہ بجرنگ دل کارکنان نے دیوبند کوتوالی انچارج سندیپ بالیان کے توسط سے ایک میمورنڈم ایس ایس پی ابھینندن سنگھ کو ارسال کر ماں شاکمبھری دیوی کی پد یاترا میں دیوی دیوتاؤں اور ایشور کے سوروپوں کی بے حرمتی کرنے اور یاترا کے دوران ناچ گانے پر مکمل پابندی عائد کرنے اور اس میں ملوث افراد کے خلاف سخت قانونی کارروائی کئے جانے کا مطالبہ کیا۔ تنظیم کے تحصیل صدر گروت چودھری کی قیادت میں کارکنان نے کوتوالی دیوبند پہنچ کر دیوبند کوتوالی انچارج سندیپ بالیان کے توسط سے ایک میمورنڈم ایس ایس پی ابھینندن سنگھ کو ارسال کیا۔ ارسال کردہ میمورنڈم میں کہا گیا ہے کہ ماں شاکمبھری دیوی کی مقدس عبادت گاہ ہندو سماج کے عقیدے کا مرکز ہے۔ یہاں ہر سال، لاکھوں عقیدت مند ماں کے درشن اور آشیرواد حاصل کرنے کے لیے پد یاترا کرتے ہیں۔ ان مذہبی جلوسوں کے دوران عقیدت مندوں کی طرف سے دکھائی جانے والی خوبصورت اور باوقار جھانکی سناتن روایت اور عقیدت کا باوقار اظہار ہے۔ تاہم پد یاترا میں شامل کچھ لوگ دیوتاؤں اور بھگوانوں کا لباس پہن کر بے ہودہ رقص کرتے ہیں جو ہندوؤں کے عقیدے کی شدید توہین ہے۔ میمورنڈم میں ایسے افراد کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ میمورنڈم دینے والوں میں انوج، پچن، انکور، دیپک، اتل سینی، منوج سینی، راجن کمار، پنکو اور شیوا سینی سمیت تنظیم کے دیگر افراد موجود تھے۔

# مولانا سیادت نقوی کی رحلت پر انجمن ساداتِ رضویہ کی تعزیت

## مولانا احسن اختر سروش سے کیا اظہارِ غم

امروہہ: انجمن ساداتِ رضویہ کے ایک وفد نے شیعہ امام جمعہ مولانا احسن اختر سروش سے ملاقات کی اور ممتاز شیعہ عالمِ دین مولانا سیادت نقوی کی المناک رحلت پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے ان سے تعزیت کی۔ اس موقع پر انجمن کے نمائندے سید اویس مصطفیٰ رضوی نے ایک تعزیتی بیان جاری کرتے ہوئے کہا، ''مولانا سیادت نقوی صاحب کا انتقالِ پرملال پورے معاشرے کے لیے ایک ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔ انہوں نے تمام عمر دین، علم اور انسانیت کی جو خدمات انجام دیں، انہیں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔'' تعزیت پیش کرنے والے وفد میں اور شرکاء میں خصوصی طور پر سید تقی الحسن رضوی، سید اویس مصطفیٰ رضوی، پروفیسر ناشر نقوی، صوفی نشاط، زید رضوی، ایڈووکیٹ داؤد رضوی، رہبر رضوی، انجینئر مبارک حسین نقوی، صحافی علی عابدی امروہوی، کیپٹن اشہر رضا تقوی، محسن تقوی، رضا تحسین تقوی اور وسیم امروہوی شامل تھے۔ تمام حاضرین نے مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے دعا کی۔

# اکھلیش کا بی جے پی پر حملہ، منفی مہم کا الزام

## 2027 میں پی ڈی اے کے ساتھ حکومت بنانے کا دعویٰ

لکھنؤ: سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ منفی مہم بی جے پی کا ہتھیار ہے۔ بی جے پی سماجوادی پارٹی کے رہنماؤں کے خلاف ڈیجیٹل مہم چلا رہی ہے۔ بی

### ڈیجیٹل مہم کے ذریعے سماجوادی پارٹی کے رہنماؤں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے: اکھلیش یادو

جے پی کی زبان غیر جمہوری ہے اور اس کا ایجنڈا سماج میں نفرت پھیلانا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی جمہوریت، آئین اور ریزرویشن کی مخالف ہے۔ حکومت نے منافع خوری کے ذریعے مہنگائی بڑھائی ہے اور بدعنوانی عروج پر ہے۔ ریاست کی عوام بی جے پی کی بدانتظامی سے پریشان ہے اور مہنگائی نے عام صارفین کی مشکلات بڑھا دی ہیں۔ بی جے پی سماج کو تقسیم کر کے اقتدار میں برقرار رہنا چاہتی ہے۔ اکھلیش یادو نے بدھ کے روز سماجوادی پارٹی کے ریاستی دفتر میں ریاست کے مختلف اضلاع سے آئے پارٹی رہنماؤں اور کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ 2027 میں پی ڈی اے کے ساتھ سماجوادی پارٹی کی حکومت بننے جا رہی ہے۔ پارٹی کے رہنماؤں اور کارکنوں کو متحد ہو کر کام کرنا چاہیے۔ سماجوادی پارٹی جس امیدوار کو بھی نامزد کرے، کارکنوں کو پوری یکجہتی کے ساتھ اس کی حمایت کرتے ہوئے اسے کامیاب بنا کر رکن اسمبلی منتخب کرانا ہے اور 2027 میں سماجوادی پارٹی کی حکومت قائم کرنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سماجوادی پارٹی مثبت سوچ کے ساتھ اتر پردیش کی ترقی کے ایجنڈے کو لے کر آگے بڑھ رہی ہے اور عوام سماجوادی پارٹی کے ساتھ ہے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت میں ناانصافی اور ظلم بڑھتا جا رہا ہے۔ ریاست میں قانون کا نظام بدحال ہے اور جرائم پیشہ عناصر بے خوف ہیں۔ ہر روز قتل کے واقعات پیش آ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت میں خواتین اور بیٹیاں محفوظ نہیں ہیں۔ خواتین سب سے زیادہ غیر محفوظ ہیں اور خواتین کے خلاف جرائم میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ بی جے پی حکومت کا قانون و انتظام اور جرائم کے خلاف زیرو ٹالرنس کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ حکومت میں پولیس جرائم پر قابو پانے کے بجائے بی جے پی کے سیاسی مخالفین کو پریشان اور ہراساں کرنے میں مصروف ہے۔ سماجوادی پارٹی صدر نے کہا کہ بی جے پی کی ناانصافی کے خلاف لوگ کھڑے ہیں اور عوام بی جے پی حکومت کے خلاف تحریک کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی حکومت تکبر میں مبتلا ہے اور اس حکومت میں کسی کی بھی شنوائی نہیں ہو رہی ہے۔

## چچا بھتیجے کی یکجہتی سے بی جے پی پریشان

### اسی لیے لوہیا ٹرسٹ کا معاملہ اٹھا رہی ہے: شیو پال

اٹاوہ، 16 ستمبر (یو این آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے قومی جنرل سکریٹری شیو پال سنگھ یادو نے بدھ کو بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) پر الزام عائد کیا کہ چچا بھتیجے کی یکجہتی سے بی جے پی پریشان ہے اور اسی وجہ سے لوہیا ٹرسٹ کا معاملہ اٹھایا جا رہا ہے۔ اٹاوہ ہیڈ کوارٹر کے پرکاش نگر میں ایک مذہبی پروگرام میں شرکت کے بعد صحافیوں سے بات چیت میں شیو پال یادو نے لوہیا ٹرسٹ کی صدارت اکھلیش یادو کو سونپے جانے کے فیصلے پر کہا کہ انہوں نے خود ٹرسٹ کا اجلاس طلب کر کے اکھلیش یادو کے نام کی تجویز پیش کی تھی، جسے اتفاق رائے سے منظور کیا گیا۔

انہوں نے کہا کہ لوہیا جی کے نظریات اور پالیسیوں کو عوام تک پہنچانے کے لیے ٹرسٹ کو مزید فعال اور مضبوط بنانا ضروری ہے اور اکھلیش یادو کی قیادت میں یہ کام کیا جا سکتا ہے۔ شیو پال یادو نے کہا کہ اتر پردیش میں کئی وزرائے اعلیٰ رہے ہیں، لیکن ان کے مطابق اکھلیش یادو جیسا جدید ترقی کا وژن کسی کے پاس نہیں رہا۔ انہوں نے کہا کہ لوہیا ٹرسٹ انہوں نے اپنے بھتیجے کو ترقی دینے کے مقصد سے سونپا ہے اور بی جے پی کو اس پر اعتراض کیوں ہو رہا ہے۔

# پسماندہ طبقات میں عدم تحفظ، کانگریس نے حکومت کو گھیرا

## قتل کے واقعات پر ٹھوس کارروائی نہ ہونے کا الزام عائد کر دیا

لکھنؤ۔ پسماندہ طبقات کے شعبے کے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے چیئرمین ڈاکٹر انیل جے ہند نے آج اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر دفتر میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج ریاست میں پسماندہ، انتہائی پسماندہ اور محروم معاشرے میں عدم تحفظ کا ماحول پیدا ہو گیا ہے۔ ریاست کے وزیر اعلیٰ زیرو ٹالرنس کی بات کرتے ہیں، مجرموں کے گھروں پر بلڈوزر چلانے کی بات کرتے ہیں، لیکن حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ آج پسماندہ اور انتہائی پسماندہ معاشرہ پوری طرح غیر محفوظ ہے۔ انہوں نے کہا کہ گونڈہ میں ایک نشاد برادری کے شخص کو صرف سوشل میڈیا پر کچھ باتیں لکھنے کی وجہ سے دبنگ افراد نے قتل کر دیا۔ متھرا میں نشاد برادری کے ایک شخص کو اتنا مارا پیٹا گیا کہ وہ اسپتال میں زیر علاج زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا ہے۔ ایودھیا میں موریہ برادری کے ایک نوجوان کا قتل کر دیا گیا۔ مسلسل جس طرح پسماندہ طبقے کے لوگوں کے قتل ہو رہے ہیں، اس سے پسماندہ طبقے میں عدم تحفظ کا احساس پیدا ہو گیا ہے۔ سب سے افسوس ناک بات یہ ہے کہ جرائم اور قتل رکنے کے بجائے یہ مسئلہ دن بہ دن بڑھتا جا رہا ہے۔ اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے پسماندہ طبقات کے شعبے کے چیئرمین شری منوج یادو نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اتر پردیش میں قانون و انتظام کی صورت حال پوری طرح تباہ ہو چکی ہے اور پسماندہ و انتہائی پسماندہ طبقات پر زیادتی بڑھتی جا رہی ہے۔ گونڈہ میں نشاد سماج کے ایک نوجوان کا قتل کر دیا گیا۔ متھرا میں نشاد سماج کے لوگوں کو بری طرح مارا پیٹا گیا۔ جو لوگ زخمی حالت میں تھے، انہیں جب اسپتال لے جایا گیا تو اسپتال میں بھی ان پر حملہ کیا گیا۔ نشاد برادری کا نوجوان زخمی حالت میں اسپتال میں داخل ہے۔ ایودھیا میں موریہ سماج کے نوجوان کا قتل کر دیا گیا۔ افسوس ناک بات یہ ہے کہ اسے یہ کہہ کر کہ فلاں تاریخ کو قتل کیا جائے گا، اس تاریخ سے دو دن پہلے ہی قتل کر دیا گیا۔ مسلسل منظم طریقے سے قتل کیے جا رہے ہیں۔ ریاست میں قانون و انتظام کی صورت حال پوری طرح تباہ ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اگر کسی واقعے میں دلت یا او بی سی سماج کا کوئی شخص پایا جاتا ہے تو بلڈوزر چلتا ہے، لیکن دبنگ افراد کی جانب سے کیے جا رہے ان قتلوں پر کوئی بلڈوزر نہیں چل رہا ہے۔ حکومت خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان قتلوں پر مجرموں کے خلاف اگر ٹھوس کارروائی نہیں کی گئی تو پسماندہ طبقات کا شعبہ بڑا احتجاج کرے گا۔ حکومت میں او بی سی سماج کے وزرا سڑکوں پر دھرنا دے رہے ہیں، لیکن پسماندہ سماج کے لوگوں کی سلامتی کے لیے کچھ نہیں کر رہے ہیں۔ مجرموں پر حکومت کا خوف پوری طرح ختم ہو گیا ہے۔ سابق وزیر شری ہیرا ٹھاکر نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں صرف ایک رہنما شری راہل گاندھی بدعنوانی اور ناانصافی کے خلاف لڑائی لڑ رہے ہیں۔ ذات پر مبنی مردم شماری مودی حکومت صحیح طریقے سے نہیں کرا رہی ہے۔ راہل جی نے جو ذمہ داری اٹھائی ہے، اسے ہم سب مل کر کامیاب بنائیں گے۔ حکومت میں موریہ، نشاد اور راج بھر سماج کے جو وزرا ہیں، وہ سب آر ایس ایس کے پیٹنٹ لوگ ہیں اور او بی سی کے سوال پر فرار ہو رہے ہیں۔ رکن پارلیمنٹ شری راکیش راٹھور نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ محروم، پسماندہ اور انتہائی پسماندہ سماج کے لوگوں کے ساتھ جو ناانصافی ہو رہی ہے۔

## یو پی آئی چارج پر اجے رائے کا مرکزی حکومت پر حملہ

### سالگرہ سے قبل نیا چارج عوام پر بوجھ قرار دیا

لکھنؤ۔ اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر اور سابق وزیر شری اجے رائے نے کہا ہے کہ مرکزی حکومت نے یو پی آئی پر جو نیا چارج عائد کیا ہے، وہ عام عوام کے لیے مودی جی کی سالگرہ کا سب سے مہنگا اور ظالمانہ تحفہ ہے۔ کل 17 ستمبر کو وزیر اعظم کی سالگرہ ہے اور اس سے عین پہلے 2000 روپے سے زیادہ کے تجارتی لین دین پر 0.4 فیصد ایم ڈی آر عائد کر دیا گیا ہے۔ یہ محض اتفاق نہیں بلکہ سوچ سمجھ کر کی گئی لوٹ ہے۔ ریاستی کانگریس صدر نے کہا کہ مودی حکومت نے بار بار وعدہ کیا تھا کہ یو پی آئی پر کوئی ٹیکس یا چارج نہیں لگے گا۔ وزیر خزانہ نے پارلیمنٹ میں بھی یہی کہا تھا، لیکن اب نوٹیفکیشن جاری کر دیا گیا ہے۔ 15 اکتوبر سے 2000 روپے سے زیادہ کی متعدد تجارتی ادائیگیوں پر چارج شروع ہو جائے گا۔ حکومت کہتی ہے کہ یہ صارف سے نہیں لیا جائے گا بلکہ دکاندار سے لیا جائے گا۔ لیکن دکاندار آخر یہ خرچ کس کی جیب سے نکالے گا؟ مہنگائی کے اس دور میں قیمتیں مزید بڑھیں گی۔ عام آدمی، مزدور، طلبہ اور چھوٹے تاجروں، سب کی جیب پر بوجھ پڑے گا۔ شری رائے نے الزام لگایا کہ یہ فیصلہ امریکی دباؤ میں لیا گیا ہے۔ امریکہ کی کمپنیاں یو پی آئی کو مفت دیکھ کر پریشان تھیں۔ مودی حکومت نے ان کے مفاد میں بھارتی عوام پر بوجھ ڈال دیا۔ فون پے اور گوگل پے جیسی غیر ملکی کمپنیوں کو فائدہ پہنچانے کے لیے ملک کی ڈیجیٹل کرانتی کو مہنگا بنا دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ مہنگائی پہلے ہی آسمان چھو رہی ہے۔ ایسے میں یو پی آئی جیسا سستا اور آسان ذریعہ بھی اب مہنگا ہو رہا ہے۔ یہ مودی حکومت کی 'لوٹ پالیسی' کا نیا باب ہے۔ پہلے پٹرول، ڈیزل، رسوئی گیس اور اناج پر بوجھ، اب ڈیجیٹل ادائیگی پر بھی ڈاکا۔ ریاستی کانگریس صدر نے مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس فیصلے کو فوری طور پر واپس لیا جائے۔

## معروف افسانہ نگار مینا عرفان کا انتقال

### تدفین آج شام چھ بجے مال اوینیو قبرستان میں

لکھنؤ۔ مشہور شاعر عرفان صدیقی کی بڑی بیٹی مینا عرفان کا آج شام انتقال ہو گیا ان کی عمر تقریباً پچاس برس تھی۔ مینا عرفان افسانے بھی لکھتی تھیں اور ادبی مضامین بھی۔ ادبی تقریبات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں، مینا عرفان کافی دنوں سے بون کینسر کے مرض میں مبتلا تھیں۔ جس کا علاج بھی چل رہا تھا۔ اس درمیان ان کے مرض میں افاقہ بھی ہوا اور وہ ایک بار پھر تقریبات میں آنے جانے لگیں تھیں لیکن۔ مرض کا حملہ پھر بڑھ گیا اور آج شام انھوں نے آخری سانس لی۔ اطلاع کے مطابق مینا عرفان کے پسماندگان میں ان کے شوہر اور دو بیٹے ہیں۔ مرحومہ کی ہمشیرہ نغمہ عرفان کی اطلاع کے مطابق مینا عرفان کی تدفین کل شام ساڑھے ۶ بجے مال ایونیو قبرستان میں عمل میں آئے گی۔

### ڈاکٹر جاوید اقبال صدیقی کے انتقال پر اظہارِ تعزیت

لکھنؤ۔ امیر الدولہ اسلامیہ ڈگری کالج لکھنؤ کے سابق استاد ڈاکٹر جاوید اقبال صدیقی کے انتقال پر نجم الدین احمد فاروقی نے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اہل خانہ سے تعزیت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر جاوید اقبال صدیقی گزشتہ چند ماہ سے سڑک حادثے میں سر پر شدید چوٹ لگنے کے بعد کوما کی حالت میں تھے اور مختلف اسپتالوں میں زیر علاج رہے۔ 15 ستمبر کی شب نماز عشا کے بعد انہیں عیش باغ قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ مرحوم نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے زولوجی میں پی ایچ ڈی کی اور تدریس کے شعبے سے وابستہ رہے۔ سعودی عرب میں

خدمات انجام دینے کے بعد وہ امیر الدولہ اسلامیہ ڈگری کالج سے وابستہ ہوئے اور آخری ایام تک تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔ وہ گوشت کی صنعت کے شعبے میں بھی بطور مشیر خدمات انجام دیتے رہے۔ ڈاکٹر جاوید اقبال صدیقی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اولڈ بوائز ایسوسی ایشن لکھنؤ اور سرسید مشن اسکول سے بھی وابستہ رہے۔ انہیں فلاحی سرگرمیوں، ضرورت مند خاندانوں کی مدد اور بچوں کی تعلیم کے اخراجات برداشت کرنے کے حوالے سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ نجم الدین احمد فاروقی نے مرحوم کی مغفرت، بلندی درجات اور اہل خانہ کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔

## سیاحتی وزیر 17 سے 20 ستمبر تک تین اضلاع کا دورہ

لکھنؤ: 16 ستمبر۔ اتر پردیش کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر اور جھانسی ضلع کے وزیر انچارج 17 ستمبر سے 20 ستمبر 2026 تک جھانسی، فیروز آباد اور مین پوری کے دورے پر ہوں گے۔ مجوزہ پروگرام کے مطابق وہ کل دوپہر 12 بجے لکھنؤ سے روانہ ہوں گے اور سرکٹ ہاؤس پہنچیں گے۔ اس کے بعد، شام 7: بجے، وہ وزیر اعظم کے یوم پیدائش کے موقع پر منعقدہ سیوا سنکلپ ابھیان کے تحت دیپوتسو پروگرام میں حصہ لیں گے۔ اگلے دن 18 ستمبر کو وہ صبح 10 بجے سے سرکٹ ہاؤس جھانسی میں عوامی نمائندوں کے ساتھ میٹنگ کریں گے۔ اس کے بعد وہ صبح 11 بجے ضلع کی کور کمیٹی کے ساتھ میٹنگ بھی کریں گے۔ وزیر سیاحت کلکٹریٹ جھانسی کے نئے آڈیٹوریم میں دوپہر 12.40 بجے سے 03 بجے تک ضلع کے ترقیاتی کاموں اور امن و امان کی صورتحال کا جائزہ لیں گے۔ اس کے بعد وہ مرکزی حکومت کے 12 سال مکمل ہونے کے موقع پر پریس کانفرنس کریں گے۔ اگلے دن 19 ستمبر کو وہ مین پوری میں ٹرانزٹ ہوٹل پی ڈبلیو ڈی پولیس لائن کے سامنے عوامی سماعت کریں گے۔

## انسان کو ہر ممکن مظلوموں کی راحت رسانی کی کوشش کرنی چاہیے: مفتی ابوالعرفان

### محمدی مشن کے جانب سے ضرورت مندوں میں وظیفہ، راشن کٹ تقسیم

لکھنؤ 16 ستمبر (پریس ریلیز) آل انڈیا محمدی مشن کی جانب سے مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محلی سرپرست اعلیٰ ال انڈیا محمدی مشن کی سرپرستی و سید اقبال ہاشمی قومی صدر محمدی مشن کی صدارت میں مدرسہ ستاریا رزویہ مچھلی محال میں ضرورت مندوں کو وظیفہ، راشن کٹ تقسیم کیا۔ مفتی ابو العرفان میاں فرنگی محلی سرپرست ال انڈیا محمدی مشن نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اللہ رب العزت رحمان ہے اور کائنات پر اپنی رحمت کا اظہار کرنے کے لیے اس نے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دنیا فانی میں بھیجا تاکہ امت دنیا و آخرت کے دکھوں کو دور کر کے سکون و اطمینان کے ساتھ اپنی بندگی کا اظہار کر سکے اور آپ کی ساری زندگی بے کسوں، مظلوموں، بے سہارا کی راحت رسائی فرماتے رہے اور امت کو یہ پیغام دیا کہ تم دنیا والوں پر رحم کرو گے تو اللہ تم پر رحم کرے گا۔ مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محلی نے اپیل کرتے ہوئے عام مسلمانوں سے کہا کہ ہم کو کوشش کرنی چاہیے کہ اپنے بچوں کو انٹرمیڈیٹ کرنے کے بعد ٹیکنیکل ایجوکیشن کے ڈپلومہ کورسز بھی ضرور کرائیں تاکہ ہم اپنے پیروں پر خود کھڑے ہو سکیں اور اپنی لیاقت کے حساب سے امدنی کما سکیں، اور آگے کی تعلیم بھی مکمل کر سکیں۔ مہمان خصوصی شیلا حق جنرل سکریٹری علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اولڈ بوائز ایسوسیشن نے اپنے خصوصی بیان میں فرمایا کہ محمدی مشن کے ساتھ مل کر میڈیکل کیمپ کے اہتمام کے ساتھ ساتھ مچھلی محال میں ضرورت مندوں کے لیے انگلش، سائنس کوچنگ سینٹر اور سلائی مشین سینٹر قائم کیا گیا ہے جس سے ضرورت مند خواتین کی ضرورت بھی پوری ہو اور روزگار کے راستے بھی کھلیں گے۔ سید اقبال ہاشمی قومی صدر آل انڈیا محمدی مشن نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ بہت سے غریب و مزدور جن کا گھر یومیہ مزدوری سے چلتا تھا، ان کے ساتھ مسائل ہیں۔ ایسے بہت سے گھروں میں معذوری ایک کے باعث فاقہ کی نوبت ہے۔ ایسے لوگوں کا خیال رکھنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ سید اقبال ہاشمی صاحب نے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ صاحب ثروت افراد آگے آ کر پریشان حال لوگوں کی دل کھول کر مدد کریں۔ واضح رہے آل انڈیا محمدی مشن نے شہر کے مختلف علاقوں میں میڈیکل کیمپ لگا کر، بچوں کی سکول فیس، بچیوں کے لیے سلائی سینٹر، کوچنگ سینٹر، بے روزگاروں کے لیے روزگار و مختلف ذرائع سے عوام الناس کی خدمات انجام دے رہا ہے۔ فیضان فرنگی محلی ایڈووکیٹ یوتھ صدر محمدی مشن نے اپنے خطاب میں کہا کہ تمام حضرات اپنے بچوں کو زیادہ سے زیادہ تعلیم دلائیں جہاں ضرورت ہوگی وہاں مشن کے ساتھ ساتھ دوسری تنظیموں کے ساتھ مل کر مدد کریں گے یہ بے روزگاری تبھی ختم ہوگی جب ہمارے بچے تعلیم یافتہ ہو کر اپنے پیروں پر کھڑے ہو کر سماج کو آگے بڑھائیں گے تبھی ہمارے سماج کے ساتھ ساتھ ملک کی بھی ترقی ہوگی یہی وقت کی ضرورت بھی ہے اور ہماری اپیل بھی۔ اس موقع پر مولانا عفان عتیق فرنگی محلی، حافظ شکیل نظامی، سلیم ازادکی، محمد فہیم صدیقی، سید طارق ہاشمی ایڈووکیٹ فیضانِ فرنگی محلی وغیرہ خاص طور سے موجود رہے۔

## لکھنؤ یونیورسٹی میں بیداری اور اقدار پر مبنی تعلیم پر خصوصی لیکچر

لکھنؤ: 16 ستمبر۔ لکھنؤ یونیورسٹی کے شعبہ ہوم سائنس نے ڈاکٹر میرا سنگھ کے اشتراک سے بدھ کو "بیداری اور قدر پر مبنی تعلیم" کے موضوع پر ایک خصوصی لیکچر کا اہتمام کیا۔ ویمن اینڈ چائلڈ پروٹیکشن آرگنائزیشن (1090) کے ریٹائرڈ ڈی آئی جی ڈاکٹر کرن یادو نے طلباء سے خطاب کیا۔ اقدار پر مبنی تعلیم کے نوڈل آفیسر پروفیسر شیلا مشرا نے مدد اور رہنمائی فراہم کی۔ سیشن میں ذاتی اور سماجی زندگی میں بیداری، ذمہ دارانہ رویے، حساسیت اور قدر پر مبنی تعلیم کی اہمیت پر زور دیا گیا۔ ڈاکٹر کرن یادو نے خواتین اور بچوں کے تحفظ کے بارے میں اپنے تجربات بتائے۔ لڑکیوں میں خود انحصاری کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا۔ ڈاکٹر ریچا سنگھ، ڈاکٹر رشمید کشت، ڈاکٹر رجنی سنگھ، اور ڈاکٹر پارول سینی سمیت فیکلٹی ممبران کے ساتھ، انٹرایکٹو سیشن میں 70 سے زیادہ طلباء نے حصہ لیا۔ پروگرام نے ایک ذمہ دار، باعزت اور محفوظ معاشرے کی تعمیر میں بیداری اور اقدار کے کردار پر غور کرنے کا موقع فراہم کیا۔

## اوزون کی تہہ کا تحفظ عالمی ماحولیاتی سلامتی کے لیے ناگزیر: ڈاکٹر پردیپ کمار

### لینگویج یونیورسٹی میں عالمی یوم اوزون کے موقع پر ایک پروگرام کا انعقاد

لکھنؤ، 16 ستمبر 2026: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے شعبۂ کیمیا کی جانب سے عالمی یوم اوزون کے موقع پر وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی سرپرستی میں ایک خصوصی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کا مقصد اوزون کی تہہ کی اہمیت، اس کے تحفظ کی ضرورت، اوزون کے انحطاط کے اسباب اور اس کے ماحولیاتی و انسانی صحت پر مرتب ہونے والے اثرات کے بارے میں طلبہ اور عام لوگوں میں بیداری پیدا کرنا تھا۔ کنوینر ڈاکٹر ابھے کرشنا نے مہمانوں اور شرکا کا استقبال کیا اور پروگرام کی غرض و غایت اور خاکہ کار پیش کیا۔ کلیدی مقرر ڈاکٹر پردیپ کمار نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اوزون کی تہہ زمین پر زندگی کے تحفظ کے لیے ایک قدرتی حفاظتی حصار کا کام کرتی ہے۔ یہ سورج سے آنے والی نقصان دہ بالائے بنفشی شعاعوں کو زمین تک پہنچنے سے روکتی ہے، اس لیے اس کا تحفظ عالمی ماحولیاتی سلامتی کے لیے انتہائی اہم ہے۔ انہوں نے کہا کہ اوزون کی تہہ کو پہنچنے والا نقصان نہ صرف ماحولیاتی توازن کو متاثر کرتا ہے بلکہ انسانی صحت، حیاتیاتی تنوع اور مختلف ماحولیاتی نظاموں کے لیے بھی سنگین خطرات پیدا کر سکتا ہے۔ دوسرے اہم مقرر ڈاکٹر بی۔ کے۔ دویدی نے اوزون کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ماحولیاتی تحفظ صرف حکومت یا کسی ایک ادارے کی ذمہ داری نہیں بلکہ ہر شہری کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔ اوزون کی تہہ کے تحفظ کے لیے ہمیں اوزون کو نقصان پہنچانے والے مادّوں کے استعمال کو کم کرنے، ماحول دوست ٹیکنالوجی کو فروغ دینے اور روزمرہ زندگی میں ماحول دوست طرزِ عمل اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے طلبہ اور نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ ماحولیاتی مسائل کے تئیں سائنسی شعور پیدا کریں اور اپنے اردگرد کے معاشرے میں بھی ماحول کے تحفظ کے حوالے سے بیداری پیدا کرنے میں فعال کردار ادا کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ عالمی یوم اوزون منانے کا مقصد محض ایک دن تک محدود نہیں ہونا چاہیے، بلکہ یہ دن ہمیں ماحول کے تحفظ اور آنے والی نسلوں کے لیے ایک محفوظ و صحت مند کرۂ ارض کی تشکیل کے اپنے اجتماعی عزم کی یاد دلاتا ہے۔ اس موقع پر ڈاکٹر اجے کمار یادو اور فیکلٹی آف انجینئرنگ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر آر۔ کے۔ ترپاٹھی نے بھی اپنے خیالات اور سائنسی نقطۂ نظر پیش کیے۔ اس پروگرام کی نظامت ڈاکٹر مانویندر اور شکریے کے کلمات ڈاکٹر تسلیم جمال نے ادا کیا۔ اس پروگرام میں یونیورسٹی کے مختلف شعبہ جات کے اساتذہ، ریسرچ اسکالرز اور طلبہ کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

## سینٹرل بار انتخابات، افہام زماں سوسائٹی کا اہم اجلاس

### باصلاحیت امیدواروں کے انتخاب پر وکلا نے غور کیا

لکھنؤ: سینٹرل بار ایسوسی ایشن کے آئندہ انتخابات کے پیشِ نظر افہامِ جما سوسائٹی کا ایک اہم اجلاس سرپرست نواب مسعود عبداللہ کی نگرانی میں سٹی اسٹیشن کے قریب واقع پلے وے ہائی اسکول میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت سینئر ایڈووکیٹ صابر عباس نے کی۔ اس اجلاس کا بنیادی مقصد سینٹرل بار ایسوسی ایشن کے آنے والے انتخابات میں بہترین اور باصلاحیت امیدواروں کا انتخاب کرنا تھا تاکہ بار کے لیے ایک مضبوط اور بااثر مجلسِ عاملہ (ایگزیکٹو کمیٹی) وجود میں آ سکے۔ اجلاس میں اسی نقطے پر تفصیلی بحث کی گئی اور مختلف امیدواروں نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ سوسائٹی جلد ہی اپنی حمایت یافتہ امیدواروں کی فہرست کا اعلان اخبارات کے ذریعے کرے گی۔ اجلاس میں سرپرست نواب مسعود عبداللہ، صدر سید علی میثم نقوی ایڈووکیٹ، صابر عباس ایڈووکیٹ، شہنشاہ حسین ایڈووکیٹ، سید معصوم رضا ایڈووکیٹ، آدم سلطان ایڈووکیٹ، ممشاد خان ایڈووکیٹ، مکیش کمار ایڈووکیٹ، یوشع عابد ایڈووکیٹ، درگیش کمار ایڈووکیٹ، مجبیں پروین ایڈووکیٹ، جیوتی ایڈووکیٹ، ذیشان جمشید ایڈووکیٹ، غفران جمشید ایڈووکیٹ، شکوہ محمد ایڈووکیٹ، جنیش دھانوک، معراج صدیقی ایڈووکیٹ، صدر کے عہدے کے امیدوار پردیپ سنگھ ایڈووکیٹ اور برجیش کمار سریواستو ایڈووکیٹ، لکھنؤ بار کے جونیئر نائب صدر انوراگ سریواستو ایڈووکیٹ، کنوینر عاصم مارشل اور متھلیش سنگھ نے شرکت کی۔ پروگرام کے اختتام پر سید معصوم رضا ایڈووکیٹ نے تمام تمام حاضرین اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

## ٹریلر کی ٹکر سے خاتون سمیت دو افراد کی موت، نوجوان شدید زخمی

پریاگ راج، 16 ستمبر (یو این آئی) اتر پردیش کے پریاگ راج میں جھونسی علاقے کے ابوسا موڑ۔سہسون راستے پر بدھ کو موٹر سائیکل اور ٹریلر کے درمیان آمنے سامنے کی ٹکر میں ایک خاتون سمیت دو افراد کی موت ہو گئی، جبکہ ایک نوجوان شدید زخمی ہو گیا۔ حادثے کے بعد ٹریلر ڈرائیور گاڑی سمیت موقع سے فرار ہو گیا۔ پولیس کے مطابق موٹر سائیکل پر دو نوجوان اور ایک خاتون ہنڈیا سے گوتاواں کی جانب جا رہے تھے۔ ابوسا موڑ کے قریب رش مور انٹرنیشنل اسکول کے سامنے سامنے سے آنے والے بے قابو ٹریلر نے موٹر سائیکل کو زوردار ٹکر مار دی۔ ٹکر سے تینوں سڑک پر کافی دور جا گرے۔ خاتون اور ایک نوجوان کی موقع پر ہی موت ہو گئی، جبکہ تیسرا نوجوان شدید زخمی ہو گیا۔ مقامی لوگوں نے زخمی کو اسپتال پہنچانے کی کوشش کی۔ ان کا الزام ہے کہ ڈائل 108 پر اطلاع دینے کے باوجود ایمبولینس تقریباً 30 منٹ تک نہیں پہنچی، جس کے بعد زخمی کو ای رکشا کے ذریعے کوٹوا اسپتال لے جایا گیا۔ ابتدائی علاج کے بعد اسے سوروپ رانی نہرو اسپتال ریفر کر دیا گیا۔ اطلاع ملنے پر پولیس موقع پر پہنچی اور دونوں لاشوں کو قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ پولیس متوفیوں کی شناخت کی کوشش کر رہی ہے اور فرار ٹریلر اور اس کے ڈرائیور کی تلاش جاری ہے۔

## لکھنؤ یونیورسٹی میں یوم اوزون کے موقع پر تقریر، پوسٹر اور سلوگن مقابلے کا انعقاد

لکھنؤ: 16 ستمبر۔ لکھنؤ یونیورسٹی کے شعبہ جغرافیہ نے اوزون کی تہہ کے تحفظ کے عالمی دن کی یاد میں ایک خصوصی لیکچر کا اہتمام کیا۔ اس موقع پر پوسٹر سازی اور سلوگن لکھنے کے مقابلے بھی ہوئے۔ شعبہ کی سربراہ پروفیسر گیتیکا ٹنڈن کپور نے تقریب کی صدارت کی۔ انہوں نے معزز مقررین، اودھ گرلز ڈگری کالج کی پروفیسر اپما چترویدی اور آئی ٹی پی جی کالج کی محترمہ انوپما ریکا انٹھونی کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے کہا کہ اوزون کا تحفظ معاشرے کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔ کلیدی مقرر نے آلودگی پھیلانے والی گیسوں اور اوزون کی تہہ کو ختم کرنے میں ان کے کردار پر روشنی ڈالی۔ طلباء پر زور دیا گیا کہ وہ پلاسٹک اور اوزون کو ختم کرنے والے مادوں (ODS) سے بچنے کا عہد کریں۔ محترمہ ریکا انٹھونی نے الیکٹرانک مصنوعات کی توانائی کی درجہ بندی کی جانچ پڑتال اور ای فضلہ کو محفوظ طریقے سے ٹھکانے لگانے کی اہمیت پر زور دیا۔ کوآرڈینیٹر ڈاکٹر لال کرشن مشرا نے بتایا کہ پروگرام میں 78 طلباء نے حصہ لیا، اور مقابلے میں 42 طلباء نے حصہ لیا۔ پوسٹر ڈیزائن کے زمرے میں ایم اے کے تیسرے سمسٹر کے آیوش کمار گپتا کو پہلا، کیرتی ورما نے دوسرا اور خوشی گوتم نے تیسرا انعام حاصل کیا۔